



رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْه

# ازمغان صابر

دیوان مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کلیمی



ناشران

ملک دین محمد اینڈ سنسز اشاعت منیرل بل روطہ پاکستان

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi  
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ  
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ



39143

ارمغانِ صابریہ

دیوان سیدنا مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابری کلیری رحمۃ اللہ علیہ

ناشران - ملک دین محمد اینڈ سنز اشاعت منزل بل روڈ لاہور

طابع - ملک محمد عارف خان صابری

طبع - دین محمدی پریس لاہور پاکستان

تعداد طبع ۱۰۰۰

بارود تم (تقریباً سو سال کے بعد پہلی مرتبہ پاکستان میں طبع ہوا)

پدیہ عقیدتمندان و فلامان صابریہ رحمۃ اللہ علیہ سے 3/75

تین روپے پچتر پیسے

# انتساب

صاحب دیوان

مخدوم پاک، آفتابِ حقیقی، واقفِ رازِ خفی و جلی، جگر گوشہٴ تمول و علی  
کاشفِ برّ و نفاق، چشتِ نگر کے شہنشاہ، حضرت سید علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ

## کی طرح پر فتوح کے نام !!!

ناشرانِ دیوانِ بصداد، واحترام اس کتاب کو صاحبِ دیوانِ سلطانِ اعجازین  
قدوة السالکین نور چشمِ بابا فرید الدین گنج شکر حضرت سیدنا مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر قلمبر  
کے نام مای پیری مہنوں کیے حضرت اقدس سے دعائے سعادتِ اخوی کے طالب ہیں سے

گفت قدس سے فقیری و رشتا و وید بقنا

خود بخود آنا و پوری خود گرفتار آندی

(حضرت عبدالقدوس گنگویری)

گر قبول اقتداسے عز و شرف

نیاز کے  
ملک محمد عارف چشتی صابری برائے ناشرانِ دیوان ہذا  
فرم ملک دین محمد اینڈ سنز ریل روڈ لاہور مغرب پاکستان

# اظہارِ شکر

ناشرانِ دیوانِ صابریہ بصمیم قلب جناب سید عبدالحمید الکیلانی  
کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے کمال مہربانی سے ہمیں دیوانِ صابریہ  
کا ایک پرانا ناپید نسخہ عطا فرمایا جس کی مدد سے ہم اس درناسقتہ اور کلام  
فائز المرام کو ناظرین کی خدمتِ بابرکت میں پیش کرنے کے قابل ہوئے۔  
جناب احسان قریشی صابری صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ای۔ ہیں پرنسپل  
گورنمنٹ کمرشل کالج سیالکوٹ کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنہوں نے ناشران  
کو چیدہ چیدہ غزلیاتِ صابریہ ارسال فرمائیں اور اس کتاب کا پیش لفظ بھی  
تحریر فرمایا۔

کہاں میں اور کہاں وہ نگہتِ گل

سیم صبح تیری مہربانی!!!

ملک محی عارف چشتی صابری (رضی اللہ عنہ)

برائے ملک دین محمد رشید سنسر، بل روڈ، لاہور

لاہور، (مغربی پاکستان)

(ناشرانِ دیوانِ ہند)

۵ دسمبر ۱۹۶۴ء





## ویساچہ

برادر محترم ملک محمد عارف صاحب پر پرائیٹر ملک دین محمد اینڈ سنز کو عبیب صوفیائے  
چشت اہل بہشت اپنے بلند مرتبت والد اور صوفی منش درویش جناب ملک دین محمد صاحب  
قاوری نقشبندی صاحب سے ورثہ میں ملی ہے۔ راقم المحروف کو ان کے ساتھ سرفیئر شریف  
(مجاہد) کے دوران قریب سے دیکھنے کے مواقع ملے۔ مخدوم پاک سید علاؤ الدین  
علی احمد صاحب خلیفہ عظیم حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کی ذات والا صفات سے  
ملک صاحب کو کمال درجہ کا عشق ہے۔ حضرت کے عرس کے موقع پر آستانہ  
عالیہ کلیر شریف میں راقم المحروف نے مخدوم پاک کی دو نظموں (سینڈ سپر بلاک  
پر خوشخط لکھوا کر) پاکستانی زائرین کی طرف سے نذر کی تھیں۔ میں نے ملک صاحب  
سے کہا کہ دوسرے کار صاحب پاک کا دلیران نہیں مل رہا حضرت نے اپنے قیام احمدیوں  
رپاک ٹین ان دنوں احمدیوں کہلاتا تھا۔ پاک ٹین کا نام ۶۴۲ھ ہجری سے شروع ہوا  
کے بعد ان چند ابیات و غزلیات کسی تھیں جواب ناپید میں اور کہیں نہیں مل رہی  
میں۔ کلیر شریف جانے کے بعد حضرت پر زیادہ تر مسکرو صوفی کیفیت طاری رہی  
اس لیے ان کا کلام ادھر ادھر بکھر گیا۔ کوئی غزل کسی کے پاس رہی کوئی نظم کسی  
دوسرے خیدانی نے بطور تبرک لے لی، کیونکہ احمدیوں میں حضرت نے خود  
اپنے کلام مبارک سے یہ ابیات تحریر فرمائی تھیں۔ حضرت کے وصال کے  
بعد ان کے شیدائی اور عشاق حضرت کی تحریر کو اکثر چھوڑتے تھے۔ ان

کے چومنے سے ہی کئی اشعار کے کچھ حرف مٹ گئے۔ بعد میں حضرت شیخ  
 عبدالقدوس گنگوہی نے (کافی عرصہ بعد) کشفی ذریعہ سے ان کی درستی کی اور  
 حضرت کاظمی دیوان نے سرے سے مرتب کیا۔ اُس دیوان کی وہ قلمی نقول  
 تیار کی گئیں۔ یہ تمام عزلیات معرفت الہی اور روحانی کیفیت سرور سے بہر لوج ہیں،  
 ملک محمد عارف صاحب نے فرمایا کہ وہ پہلے سے ہی کوشاں ہیں کہ سرکار  
 صاحبزادہ کا دیوان کہیں سے مل جائے تو اس کی فوری اشاعت کا انتظام  
 کریں۔ ملک صاحب نے بتایا کہ ۱۸۸۸ء میں دہلی کے ایک صاحبزادے شیدائی  
 نے حضرت کی کلیات اکٹھی کر کے ۵۰۰ کی تعداد میں شائع کرائی تھیں۔ بد قسمتی سے  
 وہ نسخہ بھی نہیں مل رہا۔ بہر صورت وہ اس نسخہ کی تلاش میں اپنی کوشش برابر جاری رکھیں گے  
 ، اکتوبر ۱۹۶۴ء کو میں ملک محمد عارف سے ملے گیا تو انہوں نے خوش خبری  
 سنائی کہ وہ پرانا نسخہ دستیاب کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ہماری خوشی کا  
 کوئی ٹھکانا نہ تھا۔ ملک صاحب نے اسی روز سے کتابت شروع کرادی اور  
 نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ یہ مشک اُلفت کہ خود بود نہ کہ عطار بہر توبہ  
 بزرگان کرام سے اکثر سنا ہے کہ (۱) جسے کسی صحیح مرشد کی تلاش ہو اور اسے  
 کوئی کامل ولی اللہ نہ ملتا ہو تو وہ حضرت وانا گنج بخش کی تصنیف کشف المحجوب کا  
 مطالعہ کرے تو اس کی برکت سے اُسے پیر کامل مل جائے گا۔ مطالعہ خواہ اصل  
 فارسی کتاب کا کرے یا اردو ترجمہ کا۔ دونوں ٹھیک ہیں (۲)  
 جو شخص کسی پرانے مرض میں مبتلا ہو اور تندرست ہونے سے قلمی  
 ناامید ہو چکا ہو تو چالیس روز صبح کی نماز کے بعد سورہ یسین کی تلاوت کرے اور

عشا کی نماز کے بعد مخدوم علاؤ الدین علی احمد صاحبہر کا کلام (کم از کم ۲ غزلیات) روزنامہ پڑھا کرے تو باری تعالیٰ اُسے اس مرض مزمن سے نہ صرف شفایابی ملے بلکہ اسے سوز و گداز کی دولت سے بھی نوازا جائے گا۔ اگر مرض کی وجہ سے زمین پر بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو بستر پر ہی ورد کر لیا کرے۔

طوطی ہند خراجہ ابو الحسن امیر خسرو نے کئی سال حضرت محبوب الہی خواجہ نظام الدین اولیاء کی معیت میں بسر کئے تھے۔ لیکن صرف ۲ روز مخدوم علاؤ الدین علی احمد صاحبہر کی بارگاہ میں کلیہ شریفین حاضری دی اور گولیوں کا تبرک کھایا۔ امیر خسرو نے جو نظمیں اور غزلیات کلیہ شریفین سے واپسی کے بعد کہیں، اُن کے سوز و گداز کا کوئی ٹھکانا ہی نہیں۔ ہزاروں صوفیاء کرام نے مجالس سماع میں ان غزلیات پر سر و صدا اور سکر و صحو میں مبتلا رہے۔ علامہ اقبالؒ نے کیا خوب فرمایا ہے

نہ پوچھ فرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو  
 یہ بیٹھے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں  
 جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو سورج نفس ان کی  
 الہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں؛  
 باری تعالیٰ ناشران کو جزائے غیر عطا فرمائیں۔ آمین

عرض نقتے ست کز مایا ماند کہ صفتی را نمی بسید نہ بقائے  
 مگر صاحب دلے رذے برعت کند در حق ایں مسکین و مائے

قلیہ سیالکوٹ | خاکسار۔ اہسان قریشی صابری ایم۔ اے (پنجاب) ڈی کام (لندن جمہور)  
 ۲۰۲۸ء | پی۔ ای۔ ایس۔ پرنسپل۔ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سیالکوٹ  
 بھارتی کم و سبک ۱۹۶۸ء  
 مغربی پاکستان



# شجرہ صابری

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر

سلطان المشائخ حضرت نظام الدین بدایونی حضرت جمال الدین انصاری

مخدوم علاء الدین علی احمد صابری

شمس الدین ترک پائی تہی

جلال الدین کبیر الاولیاء

خواجہ شبلی شیخ نظام سنائی شیخ احمد عبدالحق روپوری شیخ بہرام بیدروی

شیخ بختیار شیخ جان جوہری عبدالغفور اعظم گڑھی شیخ محمد عارف

شیخ محمد

شیخ یحییٰ شیخ عبدالقادر گنگوہی

خواجہ ابوالواحد گنگوہی خواجہ نظام الدین طنجی نقابری جلال الدین نقابری

شیخ محب اللہ آبادی

شاہ محمدی امرتسری اکبر آبادی شاہ محمدی شاہ عبدالدین عبدالہادی امرتسری

حسان جی نور محمد خٹک جھانوی

عبدالباری امرتسری

مناسن علی شہید شیخ محمد حاجی انداد اللہ صابری شاہ عبدالرحیم خاظمی

لہ خلفاء صابری کے متعلق ایک کتاب علیحدہ لکھنا ہے۔ برائے کرم ناظرین والاقتاب مطبوعہ فرانسہ

موجودہ زمانہ میں بظاہر تعلیم صابری کی اشاعت کن مرکزوں سے ہو رہی ہے اور کس طرح

ہو رہی ہے۔ ممنون ہوگا۔ سردار حمید احمد مسعود صابری شیخ پور بدایونی (پری)

صابر و مخدوم قطب الاولیاء جان نسید خسرو دین بادشاہ و پسر سلطان جلال

مختصر سوانح حیات صاحب پیران مخدوم پاک سید علاؤ الدین

علی احمد صابر کلیری

خلیفہ اعظم حضرت بابا فرید الدین گنج شکر پاک پٹی و جگر گوشہ حضرت پیران پسر

غوث الاعظم محبوب ربانی میراں محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

شجرہ نسب

آپ صحیح النسب سادات عظام اور اولاد امجاد حضرت میراں محی الدین سید  
عبدالقادر جیلانی سے ہیں۔ سلسلہ نسب یہ ہے۔ مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر  
بن سید شاہ عبدالرحیم عبدالسلام بن سید سیف الدین عبدالوہاب بن حضرت غوث صمدانی  
شیخ عبدالقادر جیلانی بن سید ابی صالح بن سید عبدالقادر الجیلی بن سید یحییٰ زابد بن سید محمد  
بن سید داؤد بن سید موسیٰ بن سید عبداللہ ثانی بن سید موسیٰ الجون بن سید عبداللہ بن  
سید حسن مشقی بن حضرت امام حسن بن حضرت امیر المومنین امام المقتدین اسد اللہ  
الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔ اس لحاظ سے مخدوم علی احمد صابر جناب  
غوث صمدانی سید عبدالقادر جیلانی کے پڑپوتے ہوتے ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ  
حضرت ہاجرہ (ملقبہ جمیلہ خاتون) فرید الملکت شیخ بھردہ حضرت بابا فرید الدین

مسعود گنج شکر پاک پٹی کی حقیقی ہمیشہ رہتیں۔

اسم گرامی کی وجہ تسمیہ

آپ کا پورا نام علاؤ الدین علی احمد ہے۔ عبا آپ کا لقب ہے جو آپ کے مرشد  
 اصحابوں بابا فرید الدین مسعود نے عطا فرمایا تھا۔ اشعار میں اکثر آپ نے عبا کے تخلص ہی استعمال  
 کیا ہے کیونکہ یہ تخلص یا لقب پیر دشمن ضمیر کا عطا کردہ تھا۔ لیکن چند بیات میں آپ نے احمد  
 کا تخلص بھی استعمال کیا ہے بلکہ ایک ہندی رو ہے میں نور علاؤ الدین بھی لکھا ہے۔ آپ کی ولادت  
 کے زمانہ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی والدہ ماجدہ سے خواب میں فرمایا  
 تھا کہ جو بچہ تمہارے بطن سے پیدا ہونے والا ہے اس کا نام احمد رکھنا چننا۔ چند روز بعد حضرت  
 علی کرم اللہ وجہہ نے آپ کی والدہ کو عالم رویا میں بشارت دی اور کہا کہ اس بچہ کا نام علی رکھنا  
 چنانچہ علی ماجد نام رکھا گیا۔ بعد ولادت کے ایک مہینہ بزرگ آپ کے والد سے ملنے  
 آئے۔ آپ کو گوہ میں سے کرپا کر لیا اور فرمایا کہ تیرا بیٹا علاؤ الدین کہلائے گا۔ اس طرح سے آپ  
 کا پورا نام علاؤ الدین علی احمد عبا بن ہوا۔

ولادت بالسعادت ۱۔

آپ ۱۹ ربیع الاول ۵۹۴ھ بروز جمعرات بوقت تہجد شہر بہرات راجستان میں عالم الادب  
 سے ہیں عالم فانی میں تشریف لائے۔ اس رات بہرات کا تمام شہر معطر ہو گیا تھا اور انوار الہی کی  
 بیشتر کیفیات ظاہر ہوئیں۔ یوم ولادت سے ہی صبر و قناعت کے آثار نمایاں تھے۔ صرف چھ ماہ  
 نو دن ضمیر اور نوش فرمایا اس طرح کہ پہلے سال ایک دن دو دھڑے اور دوسرے دن روزہ  
 رکھتے۔ چار سال کی عمر میں زبان کھولی اور پہلا کلمہ لا الہ الا اللہ آپ کے دہن سے نکلا۔  
 بچپن میں ہی بیشتر کرامات حضرت سے ظاہر ہوئیں۔ آپ پیدائشی ولی تھے۔

## ابو دھمن (پاک ٹین) کو روانگی

۵ سال کی عمر میں آپ کے والد ماجد کا انتقال ہو گیا اور آپ کی والدہ ماجدہ بہت تنگی و ترشی سے گزارہ کرنے لگیں بعض دفعہ ناکہ کی نوبت آجاتی تھی اور زندگی بڑی عسرت سے بسر ہوتی تھی آپ کی والدہ نے بیمار اوہ کیا کہ حضرت علی احمد صابر کو ان کے ماموں یعنی حضرت بابا فرید الدین مسعود کے یہاں ابو دھمن چھوڑ آؤں چنانچہ گیارہ روز کے سفر کے بعد آپ کی والدہ ۵۲ شمال مشرقہ کو انہیں لے کر ابو دھمن پہنچی۔

## علوم ظاہری کی تکمیل

آپ نے تھوڑے سے عرصہ میں ہی تمام علوم ظاہری، عربی، فارسی، فقہ، حدیث، تفسیر، منطق، معانی، ذخیرہ، پڑھ کر لیے اور یہ سب علوم اتنی جلدی کہ سال میں ہی حاصل کر لیے کہ شاید سراسر کوئی بچہ ۸ سال میں بھی وہ حاصل نہ کر سکتا۔ ۱۰۲۳ھ میں شیخ الملت والدین بابا فرید الدین مسعود نے انہیں سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بیعت فرمایا چند روایات میں بیعت کا سن ۱۰۲۳ھ لکھا ہے بچپن سے ہی آپ میں جلال بہت تھا۔ قیام ابو دھمن (ان دنوں پاک ٹین) کو ابو دھمن کہا جاتا تھا) کے دوران ہی آپ سے بیشتر کرامات ظہور میں آئیں۔ جو جنہاں خاص سے آپ کی ذرا بھی بے ادبی ہوئی ان کو کوئی امراض نے جالیہ اور یہاں تک کہ خود ان کے مرشد کے ایک فرزند و بلند حضرت عزیز الدین کا انتقال بھی اسی طرح ہوا۔ حضرت علی احمد صابر کے سپرد لنگر تقسیم کرنے کا کام تھا۔ کئی سال تک آپ لنگر تقسیم کرتے رہے لیکن خود کچھ نہ کھایا۔ دن بدن ان کا بدن کانٹوں کی طرح سوکھتا جا رہا تھا۔ اسی حالت کو دیکھ کر ایک دن بابا فرید الدین مسعود نے وجد میں آکر فرمایا میرا علی احمد صابر ہے۔ میرا علی احمد صابر ہے۔ یہ تین دفعہ فرمایا۔ اس دن سے آپ کا لقب صابر ہو گیا۔

## آپ کا عقد و نکاح

اپنی ہمیشہ کے مجبور کرنے پر بابا صاحب نے حضرت صاحبزادے کا نکاح اپنی دختر نیک اختر خدیجہ بیگم سے کر دیا۔ یہ نکاح ۱۱۳۳ھ میں منعقد ہوا۔ پہلی رات دلہن دست بستہ حجرہ صابریں کھڑی رہی۔ جب وقت تہجد حضرت کو مراقبہ فنا سے فرست لیا تو دیکھا کہ حجرے میں ایک عورت موجود ہے۔ فرمایا ”تو کون ہے؟“ دلہن نے جواب دیا کہ آپ کی زوجہ ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک دل میں دو کی محبت کو جگہ دوں؟ میں تو ایک کو دل دے چکا ہوں۔ دوسرے کی قطعاً گنجائش نہیں۔ اتنا کہنا تھا کہ زمین سے ایک آگ پیدا ہوئی جس نے دلہن کا جسم جلا کر جاگت کر دیا اور وہ زمین پر ایک تودہ خاک ہو کر رہ گئی۔ اسی صدمہ سے ان کی والدہ بیمار پڑ گئیں اور ۱۱۳۵ھ کو انہوں نے چند ماہ کی علالت کے بعد انتقال فرمایا۔ والدہ ماجدہ کے انتقال کے بعد حضرت پر سکریہ صحو کا جذبہ طاری ہونے لگا۔ انہی ایام میں آپ نے چند اشعار کہے جو کہ سوز و ساز کا ایک نئے نمونہ ہیں اور ناظرین کے پیش خدمت ہیں۔ یاد رہے کہ حضرت کا آٹھ سے زیادہ کلام ناپید ہے اور یہ بھی جو بدیہ ناظرین ہے سالہا سال کی محنت کے بعد ملک محمد عارف صاحب چشتی صابری اور راقم الحروف کی کوششوں سے حاصل کیا گیا ہے

غبارِ راہ گشتم سدم گشتم طوطیا گشتم  
بچندیں رنگ گشتم تا بہ چشمت آشنا گشتم

کلیر کی ولایت :- حضرت بابا صاحب نے ۱۱۵۶ھ میں مخدوم علی احمد صاحبزادے

کو کلیر کی ولایت عطا فرمائی۔ کلیر کا شہران دنوں ہندوستان کا پانچواں بڑا شہر تھا۔ خواجہ خواجگان حضرت معین الدین حسن چشتی رحیمی سنجری کی کوشش و تبلیغ سے وہاں اسلام تو پھیل چکا تھا، لیکن کلیر کا گورنر خطیب جامع مسجد اور چند دوسرے سرکاری اہل کار بہت بد باطن اور دیا کار تھے۔ انہوں نے مخدوم علی احمد صاحب کو تنگ کرنا شروع کیا یہاں تک کہ جامع مسجد کلیر میں نماز بھی نہ پڑھنے دیتے تھے۔ جب ہر قسم کی ایذا اور دکھ انہوں نے پہنچایا اور بار بار بھگانے کے باوجود بھی باز نہ آئے تو حضرت جلال میں آگئے۔ ایک درخت گورے سے پشت مبارک لگائی اور کھڑے ہو گئے (وہ درخت تا حال موجود ہے۔ کیونکہ ایک میل کے فاصلے کے اندر کے درخت اس وقت کی آتشِ جلالت سے بچ گئے تھے)۔ بائیں ہاتھ کی انگشت شہادت کو آسمان کی طرف کر لیا اور پھر اپنی چھاتی کے برابر لگا کر نگاہ مبارک آسمان کی طرف اٹھائی۔ کچھ دیر ایسا ہی کرتے رہے۔ پھر ایک نظر قر زمین پر ڈالی تو فورا زمین سے ایک آگ نمودار ہوئی اور بار بار کوں تک اس آگ نے پھیل کر قصبہ کو تباہ و برباد کر دیا۔

خاندانِ چشتیہ میں جتنے تصرفاتِ جلال حضرت مخدوم صاحب سے سرزد ہوئے وہ کسی دوسرے بزرگ سے نہیں ہوئے۔ آپ کی ولایتِ ولایتِ موسوی ہے۔ آپ سیفِ زبان تھے۔ جو کچھ منہ سے نکل جاتا فوراً ہو جاتا۔ حضرت پایا صاحب نے ایک دفعہ فرمایا تھا: "صابریا اولیائی نمی کند بل بحکم خدا" خدائی می کنند۔ ان مختصر صفحات میں گنجائش نہیں کہ کراماتِ صابری کا ذکر کیا جائے اس کیلئے ضخیم جلد درکار ہوتی ہے۔ ناظرین حکیم محمد امین سنزبل رعد اللہ سے "حقیقتِ گلزارِ صابری" منگوا کر مطالعہ فرمائیں



## خلفاء

حضرت علی احمد صابرنے صرف ایک ہستی کو خلافتِ بخششی۔ ان کا نام نامی ہے خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی رنزار پانی پت میں ہے۔ خواجہ شمس الدین ترک کے آگے ہم لاکھ مریدا اور ۲۰ خلفاء سلسلہ عالیہ صابریہ میں پہلے تیسرے صوفی صوفی میں ہندوستان کے مشہور صابری صوفی اور جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے مجاہد حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی نے سلسلہ عالیہ صابریہ کو مصر۔ شام۔ عراق اور حجاز میں بھی پھیلا دیا۔ آج بھی مصر میں ہزاروں مسلمان اپنے نام کے آگے صابری لکھنا سعادت سمجھتے ہیں۔ مصر کے موجودہ ذیہیرا عظیم کا نام بھی علی صابری ہے۔

## وصال

۱۳۔ ربیع الاول ۶۹۹ھ بروز بدھ بعد نماز ظہر وصال فرمایا۔ وصال کے فوراً بعد ہی خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی کبیر شریف پہنچ گئے تھے۔ انہوں نے ہی غسل دیا۔ غسل کے بعد حضرت کی مشہور کرامت جس کو "ننا وبقا" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ظہور میں آئی۔ حالانکہ اس وقت کوئی اور فرد بشر موجود نہ تھا۔ لیکن چند منٹوں کے بعد ہی ہزار ہا اولیاء۔ صوفیاء۔ سردان غیب کہیں سے آنسو دار ہوئے ایک اور گھوڑ سوار بزرگ نے جلدی سے گھوڑے سے اتر کر امام کی جگہ سنبھال لی۔ جنازہ پڑھا گیا۔ حیب امام (جنہوں نے جنازہ پڑھایا تھا)۔ جانے لگے تو خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی نے گھوڑے کی باگ پکڑ لی۔ اور کہا کہ حضرت اپنا نام تو بتلاتے جائیے کہ میرے مرشد علیہ الرحمۃ کی نماز

جنازہ کے امام کون بزرگ ہیں؟ ان گھوڑ سوار نے اپنا نقاب اٹھایا تو خواجہ شمس الدین نے دیکھا کہ خود وہ حضرت علی احمد صابر ہی تھے۔ گھوڑ سوار نے کہا "شمس الدین! تو نے ایک بار مجھ سے فنا و بقا کا مسئلہ پوچھا تھا۔ یہ نے اس کا جواب۔ یہ فنا ہے یہ بقا ہے۔ فقیر نے اپنا جنازہ خود ہی پڑھایا ہے۔" یہ کرامت دیکھ کر خواجہ شمس الدین بہوش ہو کر گر پڑے۔ ہوش میں آنے کے بعد انہوں نے تدفین کی رسم ادا کی۔ لفظ "مخدوم" سے حضرت علی احمد کی تاریخ وفات نکلی ہے، شہر ظہیر آباد گوردوارہ چڑھو کے حضرت کی بددعا سے تباہ برباد ہو چکے تھے اس لیے کئی سالوں تک حضرت کا مزار لا پتہ ہی رہا۔ قطب عالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی آپ کے شجرہ طریقت کی ساتویں پشت میں خلیفہ تھے۔ انہوں نے ۱۹۰۲ء میں حضرت کے مزار اقدس کا پتہ لگایا اور ایک نئی عمارت اپنے دست مبارک سے بنادی۔ ہر سال ۱۳ ربیع الاول کو کلیر شریف ضلع سہارن پور (بھارت) میں حضرت کا عرس منایا جاتا ہے۔ حکومت بھارت ہر سال ۲۰۰ پاکستانیوں کو عرس پر آنے کی اجازت دیتی ہے۔ ہزار ہا مند اور سکھ بھی عرس میں شرکت کرتے ہیں وہاں کی مجالس سماع قابل دید ہوتی ہیں۔ ملک محمد عارف صاحب چشتی صابری ناشر دیوان صابر پاکستانی زائرین کے سفر و حضر کا انتظام احسن طریقہ سے کرتے ہیں۔ چند سالوں سے راقم الحروف کو حکومت پاکستان زائرین کلیر شریف کا امیر قافلہ (پارٹی لیڈر) مقرر کر رہا ہے

ملک محمد عارف صاحب اور عبدالرحمن صاحب کی امانت و تعاون سے سدرین پاکستان کے زائرین بھی بفضل ایندی نیارت صابر سے اور

زیارتِ خواجہ اجمیری سے بہرہ ور ہو جاتے ہیں۔ باری تعالیٰ ان دونوں بھائیوں  
 پر یہ فیصلِ خواجہ اجمیری و خواجہ کلیر جی اپنی رحمت کی بارش کریں سے  
 میری قسمت سے اہی پائیں یہ رنگِ تبول  
 بچوں کچھ میں نے چھتے ہیں ان کے دامن کے لئے

خاکسار

احسان قریشی صابری۔ ایم۔ اے۔ ڈی۔ کام  
 دلنڈن)۔ پی۔ ای۔ ایس۔ پم۔ نیپل گورنمنٹ  
 ٹریننگ انسٹیٹیوٹ۔ سیالکوٹ۔ مغربی پاکستان





داوند مرار و زانزل گوشت جسم را  
 شد مسکن من عرش برین تا بد چشم شر  
 پیدا است بمن سر دل هر کس ناکس  
 گهر شرح نمود به بنده اکس مجربید  
 تا خار صفت گزشتیم ز غدایش  
 منقاج در فیض الهی فتوم آل اوم  
 بر عرش برین مست بر قسم بعد آئین  
 بنور شریعت بسرا پرده وحدت  
 گزشتی من شود از دست حق مست

دارم بگفت دل علم دود الم را  
 آنکه که نهادم بره دوست قدم را  
 و اوم بدل خویش عنان لوح و تسلیم را  
 زین راه تو ال یافت کمال است قدم را  
 برخاک نذرت فکنم مسند جسم را  
 یک بار اگر بوسه زخم سنگ برم را  
 یک بار اگر بوسه زخم نقش قدم را  
 ره نیست سر و گم شده اباب حکم را  
 بیرون کنم از کون و مکان نام عدم را

از درد تو ال رفت بسر منزل عرفان  
 صبا پرده اندوست شود این حزن و الم را



روئے نبی امراء رسول خدا  
 چوں نگروم نہ جہاں فدائے کربت  
 اشکارا چشم دل دیدم  
 تو نگہدار از کمال کرم  
 سوئے تو از کمال شیدائی  
 رحمت خاص حق توئی زان دو  
 نتوان کرد متران شبیه  
 سر نهادم بخاک دو گاہت  
 در مقامم بکوسے تو از پا  
 ہمہ ناجی شدند در یک دم  
 شکر یا میکنم ازین شادی  
 یا خدائے تو در حسلا و ملا  
 از ازل عشق تست در دل ما  
 جلوه ذات تست در ہمہ جا  
 یا لب از لطف اندرین دوا  
 میرود بچو باد بے سرو پا  
 دو جہاں هست بر در تو گدا  
 ذات پاک تو هست بے ہمتا  
 ناشوم محرم قضا و رضا  
 دست من گیسو تا بروز جزا  
 گونگا بہت منت بہر دوسرا  
 بہر دو دم و دم تو بہت دوا

میدہم مہم تر حساب  
 ہر چہ خوابی بخواد از دریا





برویت چوں نظر افتاد ما را  
 بدیدیم در رخست نور خدا را

اگر گنج فنا آید بدستم  
 دهم از فوق صد ملک بقارا

بیاد چشم من بنشین و بنگر  
 اگر خوابی که بدنی مصطفارا

اگر افتد بدستم درو عشقت  
 نخواهم تا دم محشر دوارا

اگر در دل خیالی تو کند بار  
 ز شهر دل کنم بیرون هوارا

فتا شو باں فتا شو باں فتا شو  
 چو صایر باش عشق کبیر یارا



بدہ ساقی شراب غم زدوارا  
 وہ سے دیگر ندرم جنزور تو  
 اگر جبریل آرد داکو درد  
 اگر پسند از تو تا دم حشر  
 ز سر تا پا گنہگارم ازیں رو  
 اگر لطفت شود ماوی کنم طے  
 خدا شو بروز چشم خویش با ندق  
 کہ تا بنیم جمال کس بریا را  
 تو نبوا ازہ ازہ کرم ایں بینوارا  
 نخواہد عاشقے دروت دوارا  
 گو با بیچکس تر قضا را  
 بکن عفو از کرم مرا ایں گدارا  
 بسودایت رہے ملتہارا  
 کہ خوش دیدہ جمال مصطفارا  
 میریں ناز اہل عرفان کس نگوید  
 چو سابر ستر اسرار خدا را



خداوند ارہ تو نسیق بنما  
 سرا از لطف خود در سپرد عالم  
 مگر حال شود از لطف نعمت  
 شد اندر آرزوئی ویدین تو  
 زبیرت آن جهان این جہاں ما  
 از آن روزیکہ حال من بدیدند  
 بدرگاتو ام آوردہ خود  
 ازین لطفی کہ کردی وحق من  
 اگر خوابی چو ذات خود بیابی  
 خلافت شاہ بازاں حقیقت  
 بروئے من در تحقیق بکشا  
 بسودائے محبت دار برپا  
 شہود وایما این بے نوا را  
 زبیر سویم ہزاران چشم بینا  
 ذاب دیدہ من گشت دریا  
 لایک میر بسر بستند شیدا  
 سراں از لطف ای یاد بتعالی  
 نشستم بر سر عرش معلی  
 درون ہر دو عالم نیست پیدا  
 نہ گفتن من تو مسیدانی خدارا

اگر خوابی کسی در بزم وحدت  
 چو صبا بر رو براہ عشق یکتا



میں گن از نظر خود نسبتاً زیاد را  
بہ بزم خاص مدہ را خود پسندان را

من از کتاب غم عشق خوانده ام چند بار  
نصیب و روش عاشقان و ریاں را

خیال روی تو در دم بعد از آن لطیف  
ز نامہ دل من محو کرو عجبیاں را

اگر نیز از غم باوہ بے نوروش کم نسیم  
اثر میکند این عاشقان ہنساں را

چو شکر گویت اے نازنین ہر کسر و بود  
خیال زلف و نعت برو از من بیان را

دوبارہ راہ نیابی بہ بزم و سلسلہ حضور  
اگر تو فاش کنی سیر از پند سال را

بہ بزم عشق در آنچو کہ ساہرا از سیر نذوق  
بہر وہ کون بسیں جلوہ ہائے یزوان را

ہستند و روزیایا نیکوین و کایا ما  
 نشند تا پیر ما در و سہ ست  
 زان سبب رو سو تو اور نام  
 خود بگو جز تو کسے واریم ما  
 در کتاب عشرتیاں من خواہم  
 پروردگار استیم از روز اول  
 خیر نامت بر نیاید از زبان  
 پیوں بود بر تو عیاں احوال من  
 ذات تو از روز اول بچو حق  
 در و ما را نام پاک تو بسست  
 از ہمہ رو سوئے تو واریم روئے  
 زان سبب مہر و در عالم گشتہ  
 رحم کن بر حال من بادشاہ  
 یافتہم از روز بہت از روز عشوق  
 من ہمہ پیوں صبا بوم از روز صدق  
 میرساند در روئے با کبریا  
 انصرام بخشش از بہر خدا  
 ذات تو از ذات حق نمود جدا  
 دست ما گیر از کرمے مقتدا  
 نام پاکت از اول مشککشا  
 کار ساز یہائے ما کن بے تقنا  
 گہ مرا پسند در روز حسنا  
 رحم کن بر ما از روئے مصطفی  
 دستگیری ما ست در ہر دوسرا  
 روز و شب اندر خلا و در ملا  
 دست ما گیر از کرم ای رہنا  
 نور حق ہستی تو از سر تا پیا  
 تو غنی ہستی و ما بمل گدا  
 من جدا و سر جدا و پاجدا  
 سر نہ اوم پرورد تو از رصنا



فنا شو کہ تو میں خواہی بختسارا  
 ز خود پر خیر یعنی یہ سب بد نشو  
 فنا ملک بختسارا می نماید  
 رضا یعنی شستن را بر قضانہ  
 اگر خواہی کہ گروہ کارت آسان  
 بدرگاہ توره آورده ام من  
 بکن طے از سستی بصدق  
 کنتم بر عرش اعظم قہس مستی  
 توانی یا فتنن زین کب سیر یارا  
 کہ بینی بے طلبم اچود و خدا را  
 از اں من دوست میدارم فنا را  
 کہ ناوانی تو اسرار خفنا را  
 مکن محواز دل خود مدعا را  
 تو بنوا از کرم این بینوا را  
 دوگامی منزلی نامنتہارا  
 اگر بستم جمال مصطفارا  
 من از سوداے عشقیت بچو صابرا  
 نہ مے خواہم بدرد خود و وارا





در ہوا ئے وصلی آن جانان دلا      در ہوا شہور ہوا شہور ہوا  
 تاب سیابی راہ وحدت از سر آئد      بے نوا شہور بے نوا شہور بے نوا  
 گمہ بخواہی از بقائے حق بقا      ہاں فنا شہور ہاں فنا شہور ہاں فنا  
 گیزہ بھر عشق خواہی گوہرے      آشننا شہور آشننا شہور آشننا  
 تا تو کردی قتلہ اصحاب دین      رہنما شہور رہنما شہور رہنما  
 چسند خواہی کرد بے حکمی ما      بیوتنا اے بیوتنا اے بیوتنا  
 کارکن تابشہوری از قدسیاں      مرحبا اے مرحبا اے مرحبا

ہچو صبا بر از کمال عاشقی  
 پارہ سا شہور پارہ سا شہور پارہ سا



بنما جمال خود را یکدم بمن نگارا  
 پرده بر افکن از رخ من با فتم ز دوست  
 من هیچ غم ندارم در روز محشر از فوق  
 سوئے خدا بروم من از هر وسیله خواهم  
 بوسے زلف مشکین با هر کسی رساند  
 عالم کشی و گئی اینها ہم از قضا شد  
 عالم نماہ رویاں گر پیر شوونہ بیستم  
 بر آرزو آرزو سے مارا  
 گر راه دہی شوم فدایت  
 در حضرت تو گراست قدرت  
 در راه تو سر نما وہ ام من  
 بنوا از لطف ہے نوارا

بے جلوہ روئے تو بگویت

صا برنگ نظر بقارا



سیرگزیدہ زوہست کلام است ما  
داوی تو اہمت پیارہ دل خود پرست ما

ماگر چہ پرورد تو بجاک اہمت اوہ ایم  
بر عرش اکبرست ہمیشہ نشست ما

جز جلوہ جمال تو در خود نیافتیم  
گزمستی تو ہست شدہ ہست ہست ما

از ما جدا افتادہ ز سودائے دلبر ال  
بر عہد خود نمساند دل خود پرست ما

از عرش بگزری و بلا ہوت در روی  
یک جریدہ گرید تنواز دست مست ما

بر قول و فعل حال نبی بستہ ایم دل  
بر شرع مصطفیٰ است ہمہ بند و کبت ما

گویم ہجو صابر عاجز بہ بندگی  
رہے بکن نگار بجاں شکست ما



بیاگر عاشقی ابدی بکوسے دلبر زیا  
برقص از ذوق تاپایی وصل آن بت معنا

اگر خوابی فتویٰ چوں ہر سہن و جہان عشق  
بدہ جان دل دین ہر چہ وارسی آرد معنا

نوائے تونہ میگنجد بر زم بالیقین میدان  
اگر خوابی وصل مابیا از خویش تن بکتا

براک چنبریکہ دیدی دراز ل امرقہ خوابی  
بسین گریستوانی یافت نامہ صورت اشیا

بہ صورت عیال شد جلوه دیدار تو بسگر  
بیا در عالم کثرت کہ بسینی جلوه خود را

اگر داری سر سودا بازار حقیقت را  
کہ یابی سودا اندر طریق عشق این سودا

اگر خوابی کہ بنی کسرا سرالود عالم را  
چو صبا بر شور بصبر اندک کہ یابی دیدہ بینا

اسے دلہنزیبا بیاہن دوست میدارم ترا  
 سر پایہ ایمان تویی در و سر اور ماں تویی  
 یکدم بیانی جان دل تابا بیانی پیش من  
 از جلوہ روی تو من نورم سر سر جان تن  
 بر رخسے تو دارم نظر ہستم ز سر تا پا بصر  
 اے منظر نور خدا از دست اشیا راضیا  
 من کی بدم در کوئے تو دارم نظر بر روی تو  
 اے مکرم راز خدا اے منظر سر خفہ  
 اے سرور کون مکان ثانی نداری بر جہاں  
 از دولت خود آن کو دارم ہے بینائے تو  
 در بر چہ دیدم نظا ہری ہم حاضری ہم نظری  
 بر من تو دارم نظر آن من گشت تنزخیر  
 اے روتق روی زمین سر پایہ خلد بریں  
 اے کاشف علی یقین کما حسب علی یقین  
 صبا پر سیاور عاشقی و عشق بازی صادقی  
 بنما رخ از بہر خدا من دوست میدارم ترا  
 در شہر جان سلطان تویی من دوست میدارم ترا  
 بشنو بگوش دل سخن من دوست میدارم ترا  
 نازم بحال خوشتن من دوست میدارم ترا  
 بنما رخ خود را در گریں دوست میدارم ترا  
 بنما سرا ملک بقا من دوست میدارم ترا  
 جان میدیم پر تو تو من دوست میدارم ترا  
 ہستی امام انبیا من دوست میدارم ترا  
 رحمت بحال بکیسان من دوست میدارم ترا  
 سر ز نام پر پائے تو من دوست میدارم ترا  
 از ہر دو مہ شکن تری من دوست میدارم ترا  
 شد حاصل رنگ و گریں دوست میدارم ترا  
 پیرایہ خوبان حسین من دوست میدارم ترا  
 اے صد حق یقین من دوست میدارم ترا  
 دانستہ ام چون عشقی من دوست میدارم ترا



خواجہ قطب دین مدد شہریا  
سیرا کسر ارعشق خود بسنما

از طفیل معین دین چشتی  
در رحمت بروئے من بکشا

شاہبازان قدس اند کسر صدیق

سرنسازہ ترا بزیر پا

رحم کن

رحم کن رسم از سر الطاف

دُرخ زریباٹے خودو سے بنما

ادفتادوم بورطہ نقلت

سازہ از لطف خود مرا سیر پا

وصف ذاتت نمیتواں کردن

ذاتت پاک تو بہت ستر خدا

قطب دین قطب دین بگو سابر

گر تو خواہی شوی ز اہل صفا

خواہی





عاشقِ خونخوارہ ام دلدار میدانند ترا

ہمچو عشقِ آوارہ ام دلدار میدانند ترا

اندازِ دل در کویِ غم با صد ہزار اہلِ مجرور و دلد

ہمچو جانِ بیچارہ ام دلدار میدانند ترا

جائے آبِ زہرینِ موجیں آتشِ بیند

انچینیں خواہنخوارہ ام دلدار میدانند ترا

آفتابِ عالمِ افروزِ مستانِ زہرنازل

طلعتِ خسارہ ام دلدار میدانند ترا

در طریقِ عشقِ بازی صابر اندوے نیاز

ہمچو مہِ سیارہ ام دلدار میدانند ترا



ای زفاتِ فیضِ بخشش شد دلِ جانِ فیضیاب  
 دیدہ ام نور خدا و زفاتِ پاکت ہے نقاب

قد تو طوریت چشمِ چو مور سے منتظر  
 نیست کس لطفِ وقتِ روئے تو بدین بے حجاب

نورِ ذاتِ معطفی در ذاتِ تو شد آشکار  
 چون نگویم مگر ترازاں رو کہ ہستی آفتاب

بچھکیس راہیت از میر کمالِ تو خبر  
 خواندہ ام روزِ ازل و صفت کلماتِ کتاب

آنچہ اندر لوح محفوظ است دیدم سرب

کردہ ذاتِ تو از سہر معانی نقاب

صدا پر از میر کمالِ تو چہ گوید پیش تو  
 درو عالم گشتہ روشن چو مہر آفتاب



اگر عشق نوزادی بخوان بی حجاب  
 کتابم کتابم کتابم کتاب  
 نہ اکم و نہ انکم نہ جسم نہ جان  
 نہ بجز حقیقت ہم آفتاب  
 نہ مومن نہ ترسانہ کافر نہ مش  
 نہ شاکم نہ بادم نہ آتش نہ آب  
 نہ عشقم نہ عشقم نہ مجرم نہ وصل  
 نہ عزم نہ ذلم نہ خیرم نہ شر  
 تو در خود بین جلوہ ذات ما  
 بکن این چہ گفتیم زردی سے لقمین  
 نہ بیند کسے در جہاں در سخن  
 بگو جاوہ من بہ بسند خواب

مکوحا پر آن وقت انظر الیہ

چو موسیٰ مکن در جہاں اضطراب



در طلبِ روئے تو ام آریا امی حبیب  
دیدہ بسوی تو ام آریا امی حبیب

منظرِ پرواں توئی رحمتِ رحمان توئی

باطن و ظاہر توئی آریا امی حبیب

اول و آخر توئی حاضر و ناظر توئی

چارہ و درمان توئی آریا امی حبیب

مستی تو نور و بین ہادی اہلِ عتیبین

رواقِ خلد بریں آریا امی حبیب

قبلہ کون و مکان ات تو تبرِ حیاں

نورِ زمین و زمان آریا امی حبیب

بحرِ حقیقت توئی سرِ طریقت توئی

مہرِ شریعت توئی آریا امی حبیب

عساکرِ دلِ خستہ بازِ صفت بسوز و بساز

ز آتشِ دل درگداز آریا امی حبیب



سوئے من بقیرانگہ بیارائے حبیب  
 ریختہ ام خون دل از رہ دید چنان  
 از غم بجزت رخت شب ہر شب بیار  
 رہے نماز کرم سے بت رخت بیا  
 جلوہ حسن رخت کرد بہر شے زہد  
 ریخت بفرق جہاں زنا تش ہوائے تو  
 در طلب وصل تو جمع شدند ہاں دین  
 تاکہ خیال رخت در دل من جا گرفت  
 صبا پر مسکین تو گویدت اندوے عجز  
 آندہ ام اشکبارنگہ بیارائے حبیب

نیست و گر غمگسا رنگہ بیارائے حبیب  
 کو تو شد لالہ زارنگہ بیارائے حبیب  
 چشم و دم خون بیارنگہ بیارائے حبیب  
 کرد بدل دروکارنگہ بیارائے حبیب  
 بہر تو شد اشکبارنگہ بیارائے حبیب  
 آہ دل من شرارنگہ بیارائے حبیب  
 برو تو صد ہزارنگہ بیارائے حبیب  
 سر بسرم نو بہارنگہ بیارائے حبیب



اللہ اللہ کوچھ صابر از ادب  
مستی و دیوانگی از روی طلب

از زبان دل بصد عجز و نیاز

نام حق خوانی بجنابانی تو لب

نیست غم مار از روزی باز پر س

پیشوا داریم ما شاہ عسرب

نیست آن عاشق کہ می تو سوز غم

عاشقان را درو غم باشد طرب

ناگهان گر نام تو آفت بگوش

گر وید جان نیست عاشق را عجب

صابر از شوای ہی جمال عاشقی

نام حق میگردد بسیکن روز شب

صابر آن را دوست میدار و خدا

در ازل و اندما را وین لقب



نور حق بین محمد عربی است  
 مادر همه انبیا بحکم خدا  
 شکر کن شکر تا بروی جزا  
 بهر هفت آسمان بسعد خوبی  
 یار غار نبی ابوبکر است  
 در همه کائنات از هر صدق  
 بزرگان ملائکه جاری است  
 از ازل تا ابد بهر دو جهان  
 در همه عاشقان برزخ و فنا  
 با هزاران نیاز تا دم حشر  
 قیل و دین محمد عربی است  
 ختم تلقین محمد عربی است  
 عیش غمگین محمد عربی است  
 ماه پر دین محمد عربی است  
 سر و کار نبی ابوبکر است  
 غمگسار نبی ابوبکر است  
 یادگار نبی ابوبکر است  
 جان نثار نبی ابوبکر است  
 شمسوار نبی ابوبکر است  
 راز داور نبی ابوبکر است  
 مادی هر دو کون **ص**  
 در دیار نبی ابوبکر **ص**



حامی دین مصطفیٰ اعظمی

گلچہ تلقین مصطفیٰ اعظمی

من، حسین گویم از کمال تقسیم  
چشم حق دین مصطفیٰ اعظمی

آشنا باش تا بدانی تو

بہر تمکین مصطفیٰ اعظمی

در دین زار گلشن رضوان

گل نسوین مصطفیٰ اعظمی

یستم یا ستم ز لطف خدا

نظر آئین مصطفیٰ اعظمی

در سہاوت عاشقان ہنگر

ماہ پرویں مصطفیٰ اعظمی

صاپر از صدق دل ہمیں گوید

جان و تکین مصطفیٰ اعظمی





مکان درد عشقت بیائینہ ماست

سرود جہان غم ویرینہ ماست

بسودا کے محبت تا دم حشر

متارح عشق در گنجینہ ماست

نہ تنہا من زجر عہ مشیت گشتیم

جہاں ماست از سئے و دشمنینہ ماست

خداوند تو مسیدانی ز ابدی

ہمیشہ ز ابدان را کینہ ماست

زیر زہر کسے ہستیم واقف

کہ وجہر خالص تو آئینہ ماست

مراد در ہر دو عالم گونہ بجزئی

بمزید خرقہ پیشمینہ ماست

بیا صابر نظر کن بر رخ ما

کہ بان امشب شب آورینہ ماست



بہ یاد بروئے ساقی میتواں زلیبت

پر بوئے سوئے ساقی میتواں زلیبت

ازین جانے کہ باشند گونباشد

بکنج سوئے ساقی میتواں زلیبت

لبودائے محبت تا شوم خاک

بخلق جوئے ساقی میتواں زلیبت

بصد ذوق و طرب تار و زخم

بگفت و گوئے ساقی میتواں زلیبت

بکار من نیاید آب حیواں

باب جوئے ساقی میتواں زلیبت

اگر جان رفت ازین پچ غم غمیت

ز چشمہ بروئے ساقی میتواں زلیبت

نہ جان خواہم نہ دل نے زین چو صابر

بجست و جوئے ساقی میتواں زلیبت

ہر کہ از عشق رشتہ گرداں است  
 نہ پھنس گزیرد شیطان است  
 ہر کہ بر نفس غالب است تمام  
 بادشاہِ جہان عرفان است  
 ہر کہ گزیرد گدائی ویر تو  
 او بہر دو جہاں سلطان است  
 ہر کہ در کور دوست پیراں است  
 ہر کہ در جہاں پیر کہ پادمان است  
 گر تو خوابی بخواب نہ کہ و لم  
 مصدق گنج نور پیران است  
 خسرو بہر دو کون مسیگرود  
 ہر کہ در بندگی سلطان است  
 عاشق زلفش روئے تو پیران  
 گاہ کافر گزیرد مسلمان است  
 رہ نیاید پیرم نامو نشان  
 ہر کہ از درد و عشق گریاں است  
 لذت در دریا کسب و اند  
 ہر کہ را دل بسوگوریاں است  
 روشن از مہر و صبر پوتا حشر  
 ہر کہ را روسے دل بقرآن است  
 راہ عصیان تمسیر و زہر گز  
 ہر کہ بازخشاں مگر سلیمان است  
 از کالات عشق محمود است

گفت صبا پیرید لبر غم بخش

سوز و درد تو آب حیوان است



ہر کہ بانفس خویش قادر نیست  
ہو بانوار عشق ناظر نیست

نفس آثارہ میکشد سوائے خود  
بشنواز من کہ بر تو ظاہر نیست

مستِ غفلت ہمہیکند ادا  
ہر کہ بر حال خویش حاضر نیست

از ہوا ہائے نفس کے ترسد  
ہر کہ لادول نہ از ظاہر نیست

نتوان شرح وادتاہستم  
حالتِ نفس را کہ آخر نیست

کے تو اند نفس بر آوران  
ہر کہ بر شیر نفس قادر نیست

گفت حساب بر غیر سد بحال  
ہر کہ در کوئے عشق حساب بر نیست



مارا غم عشق شادمانی بہت  
 سر پایہ عمر جاودانی بہت  
 مگرست برائے اولیٰ سر کوب  
 ہر کس کہ ورین جہان فانی بہت  
 زمین سستی خود نمیتوان فرست  
 سوئے و حقیق کہ در نہانی بہت  
 سیدانم و من ز روز اول  
 لعل لببت آب زندگانی بہت  
 از جلوہ تو در روئے خوبت  
 دیدن نتوان کہ لامکانی بہت  
 شگشتہ بکوئے تو جہانے  
 انصاف بکن چہ خون نشانی بہت  
 صد بخت بگر ز دیدہ دل  
 بر چہرہ عاشقان نشانی بہت  
 ہرگز نہ ہم بیدر و مرہم  
 این درود ولم زیار جانی بہت  
 صبا پر گوید نہ شوق ادنی  
 گویا لب طعنے لمن ترائی بہت



در بزم وصال رفتم از دست  
دارم دل خود از دست پر دست

من عاشق هستی تو، هستم  
کین هستی من ز هست تو هست

شد محرم راز خلوت عشق  
هر کس که ز نفس خویشتن دست

هرگز ز کس نظر بر هم  
آنکس که بدرد عشق پیوست

بگست نشست بر در عشق  
هر کس دل خود بدست پیوست

مخروم نگردد از غم و درد  
آنکس که بکنج محب ز نشست

صابر گشتی چون خاک از فدق  
در زیر کعب نگار خود بست



ہوش کن ہوش کہ تاریک شبے در پیش است  
گوش کن گوش کہ را ہے مجھے در پیش است

ہاں کن کبریا میں حسن و جمالیکہ تراست

بہر ہرگز خوبت بجھے در پیش است

گرچہ ہستی تو گرفتار بدست عصیاں

شکر کن شکر کہ شب ہے عربے در پیش است

تو مشغورہ بگردار خود از لوالہ موسیٰ

یار کن کار کہ میر غیبے در پیش است

گرچہ در عالمیاں بے سرو سامان ہستم

بہیچ غم نیست کہ بزم طربے در پیش است

یا تفت غیب خیر و او بے نسر و لہ من

بہر بخشایش صفا پر صلبے در پیش است



مرزا زطلعت رویت انگر سوخت  
 دل نشوید و من آری پایش  
 نمیدانم بربانان چون در کمین  
 ظفر با ہم ز زخم شکست کرب  
 تا صید آتش سوزان عشقت  
 بجائے آب آتش میزند جوش  
 بزمی سووا چکونه جبال توان برود  
 شب چوبان پیرا آرزو  
 چکوبه مکتوبان دیدن ایچ سوخت  
 راه افروختن شمشیرش سوخت  
 ز لور سینه کن راه بر سوخت  
 که انانقاس اگر من چو ز سوخت  
 متلا سینه من سر بر سوخت  
 ازان چشم من گنج و کمر سوخت  
 بیکدم شعله و آتش جگر سوخت  
 ز سوز بزمی گوئی سوخت

نگه افتاد چوں بمسند حساب  
 زگر مئی نگاه من سار سوخت





حفظ خدا و ہمہ جایا را است	لطف خدا فافله سال را است
فرق حسودان بسیردار است	از کرم غافلین خداوند گار
رحمت رحمان بحدو کار است	نیست غم از شتر عنده تا به شتر
در دو جهان حضرت خود کار است	قبله جان و دلی و ایمان ما
قوت بخشش دل بیمار است	خواجہ محمود لطف و کرم
سر ہم ریش دل افکار است	یک نظر از خواجہ حضرت کمال
ز انکه چو حق واقف بسرار است	شاید با شیخ ابوالاحمد است
روئے تو از آتش گلزار است	موسے تو شد غیرت مشرک غتم

نالہ زند صاحب بر نحو رخت  
طالب رحمت دل خود غرار است



خدایان می شوم سوئے خرابات  
 نونگب فقر و ریائے شہودوم  
 بخلوت نمائے مستان دستم  
 ز حال خویش نتران گفتگر کرد  
 مدد از دست شرع مصطفیٰ را  
 مگر مسدد قضا افسرد عالم  
 بعد محنت شدم واقف ازین حال  
 بزن نغمہ نیاز غم لعل نیاز  
 کہ یایم مسست و ہم قصانہ حال  
 کن ہے کر زہ جسم بقیان  
 بحسرت توبہ دگر نبود مکافات

نمازہ حمد معہ جائے مناجات  
 نیم فادخ ز سووائے عباوات  
 شدم واقف من از تر شقیات  
 بہر حالش بخوانی با تحیات  
 کنز این رہ میشود حاصل کمال  
 ز توبہ دست روشن و توبہ دروات  
 دل من نیست قادر بر محال  
 کہ یایم مسست و ہم قصانہ حال



لریخ خوب با تو در لوق قمر است  
 لسیا لعل تو غیرت شکر است  
 بهر سو بسمل تو از سیر سیرودا  
 دل از لیب تو مسرور بدست  
 بهر که در سنج عشق شاد شد  
 از غم دور و عشق باخیز دست  
 ره نیا بدینرم جهان بازان  
 بهر که از درد عشق تو جدا گشت  
 مبدید با آنچه خواهد از هر لطف  
 آنکه از درد دل شکسته گشت  
 توند واقف از حقیقت عشق  
 جان شبیه عشق در و اما میر است  
 گاه خندد گوی بگریه زار  
 دل عشاق را این سیر است  
 از شبیه سیر تو ندانم غم  
 بخیال تو شام من سحر است  
 کاشنا حقه لایق و در صرا  
 بوی هر قسم ز خم من طهر است  
 کن مشرد اموش صفا بر از دل خود  
 نیک دید بر چه هست و در گذر است



اندر دل ما بجز خدا نیست

از منظر دل خدا جدا نیست

فرمود لطف نَحْسِ اقْرَبِ

در حکم خدا کے ما خطا نیست

از ما بطلب ہر انجیم و اریکم

درستی من بجز بقا نیست

در روز ازل اکت گفتند

گفتیم بے عنس بلا نیست

در سپیکرنا نیم نظر کن

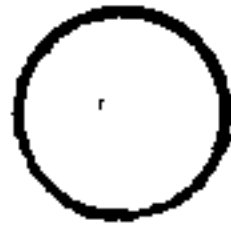
بجز ما عنس و درواشتنا نیست

این دل کہ درون سینہ دارم

بجز ما عنس و درواشتنا نیست

در ہر دو جہاں بجان پاکست

بجز ما بجز تو ترا گدا نیست



بیخبر از خویش شو دزد هر چه هست  
 طالب مائی اگر از صدق دل  
 خاک صفت باش اگر عاشقی  
 ره سلامت نه بروی هیچ کس  
 می توان دید رخ خوب تو  
 ایدل اگر عاشقی از در کعبه  
 دل بسیر کوئی تو مستی نمود  
 باده از جام می است خورده ام  
 زانکه توئی محرم رسترا نشست  
 در دمر ازود بیاورد بدست  
 راه نیابد بر ما خود پرست  
 زانکه کس از نفس چستی ز نرسنت  
 طلعت ساریت ه نظاره است  
 نیستی آورد که شوی جمله است  
 غمزه شورش تو سر دل شکست  
 مست شدم مست شدم مست

صابری شوریده بعد از زود  
 کوه صفت بر سر کویت نشست

شہراب و عذتِ جامِ شریعت  
کشیدم من چوستانِ طہر لقیقت

بہر سو چوں نظر افتاد و اللہ

ندیدم من بجز کسرِ حقیقت

بسترِ لامکان از نفسِ ہستی

رہے یابی بسودائے محبت

اگر عاصی و گرنایمی ست بگذر

مکن بائیکس زین رہ ملامت

بفعل و حال قال مصطفیٰ باش

کہ ہست این پیشہ اہل سلامت

بروزِ شرمی آید بکارت

زہدِ کرون نہ کردارِ ندامت

چو صابر نہ بخیر از خویشتن شتر

کہ تابیابی رہ کوئے غرامت



کسی که عشق ندارد بدگهر سنگ است

بظالمان محبت همیشه در جنگ است

هر آن روزی که تا ابد هزاران شکر

که در این غم عشقت همیشه در جنگ است

هزار جان بروان که بزمم این جان

بگوش دل شنو اندر ق نفهم جنگ است

خیال می نرسد و در حرم تو جانان

چگونه وصل بیایم که راه پرنگ است

ز ظلم غمزه نشو زنت به ملامت را

خدا پناه دهد زان کسی که سرنگ است

کسی که نیست و راه به سر پانه از سرود

چگونه جان بدید زان که زان گران سنگ است

نمیرسد کجالات عشق ای همایم

هر آن کسی که ز خودی عشق در جنگ است



نظر عشق سحر لامکانی است  
 اگر تو عاشقی بنشین بعد ذوق  
 انانیت نمی گنجد در آن بزم  
 حلال و حرام غم و غم زینت است  
 بجز تیرگی ندانند هیچ مرده  
 نشان عاشقان هرگز نیابی  
 بی بخت کز یکدم آشنا شو  
 جمال حسن نور جاودانی است  
 کجنگ شمع مشایخ نثار دمانی است  
 که بی بساطی در آنجا زندگانی است  
 بحق مسکن کمال مهربانی است  
 کلام عاشقان و دینی زیبایی است  
 نشان نامتعلقان و دینی نشانی است  
 که سیرم هم لبیر بحر معانی است  
 بیا هم پر بردگر سساقی تو  
 بگو سکه دلبران راه نمانی است





اگر خواہی کنی با حق کلامات

بخوان قرآن دین گیران سرا دامت

بیا از من طلب مستی بے کیف

خرا با تم خسر با تم خسر ابات

ز من تو ہر چہ میخوانی، بسیاری

کراماتم کراماتم کرامات

شوم اندر زمین عشق پیدا

نبا تا تم نبا تا تم نبانات

مرا در یاب اگر خواہی سلامت

کلاماتم کلامات

نہان اسرار عشق آموزان من

خفتی تم خفتی تم خفتیات

تو عفا سے بیا مرزاں نہ عفا پر

خطیاتی تم خطیاتی تم خطیاتی



شرابِ پیچودی خوردم ز جامت  
فتادم از سستی بدامت

بچوگانِ امانت از سیر ذوق  
لبودم از سیر گوشت سلامت

اگر خواہی کمالِ عشقِ سستی  
تکن بر اہلِ دل زین رہ سلامت

کمالِ عشقِ رانیت اتہمائے  
مشو مغرور بر سیرِ کرامت

اگر خواہی کہ گروی محرمِ عشق  
ولست پر کن ز سودائے محبت

سیابی راہ در اہل سلامت  
ز سہ تاپا اگر گروی ندامت

اگر نامت بگوشِ صبا برافت  
دل و جان ترا نشد اسازد بہ سلامت



جلوه نور عقیدت پر رخ من نثار است  
 سیر اشیا را اگر جوای کز چینی در بهمان  
 که تو اندر یک چشم نثاره نور و جود  
 روح قالب از غایت است حق فار و نشان  
 پر کسی را جلوه نمودی نمایم مختلف  
 آنچه اندر لوح شغور است تا کوی نام نمایان  
 عاقبت و اقیقت نمود از سر حال هر که  
 در دو عالم عیال تبار و راه زار و زحیرا

شاہد است بر اهلین است غایب است و حاضر است  
 چشم دل کیش او بنگر بر سپهر خواجه نثار است  
 تا پیش مہربان او حسن خود را نثار است  
 ہر کہ بین رہ منکابر است آن رہ مردیم نثار است  
 در سیر اشیا شہود و عدت با قاور است  
 کہ شور و فہم از من در چشم کن نثار است  
 ہر کہ از شہت سرور کوئی غفلت نثار است  
 زانکہ دل لاجرم نثار است و نثار است

گویے جوای نور و عرفان چشم دل را با کن  
 مصدر سیر الہی ہر دو عالم صبا ہر است



پردہ پاؤں تاب از با ہم وحدت  
 کمال از چه حاصل شود در بره دین  
 ندارم نظر بر درین ماه و تو شبید  
 اگر گوهر رازت حواشی زمین خواه  
 اگر یک دره از تو نظر بر من افتد  
 دره نویسی را در کف نفیس بگوش  
 پیشمان شمر از هر چه کردی بسود  
 بدین عمر خانی مشغول یکدم  
 شوم مست به خود به بزم نیست  
 بیاد بر در بر صراط شریعت  
 منم شمع نور صفائی حقیقت  
 منم گوهر از کمان نور نبوت  
 شوم در هر دو عالم سائل سعادت  
 کمن تا تو، مستی ظهور کرامت  
 بنه سر ز انبوی از ندامت  
 که تاراه یابی بکنج عزامت

یقین و از یقین دان چمن یقین بان  
 که نیست اندرین و هر جائے تعامت



عشق تو عیشِ شادمانی ماست

مایہِ سمرچادمانی ماست

تو ان زلیست ہے سرکویت

باد کوئی تو زندگانی ماست

پروہ ہر افکن از رخِ زیبا

گرترا ذوقِ خوفشانی ماست

شبِ درد ترا چہ شرح دہد

شورِ عشق تو یارِ جانی ماست

باعبادتِ شادبتِ صبا پر

کز ازل بر تو مہرِ بانی ماست



ماہ و مہر از رخ تو جبران مست  
 در بوائے رخ تو از سر درد  
 بد سر کوائے تو ز روز ازل  
 گرد و از تاب رویتو تابی تاب  
 بر سر او دو کون می خندد  
 بحر عشق تو در دلم جو شید  
 ہر چہ دزد کون و در مسکان بیدم  
 در ہمہ کائنات از سر لطف  
 لذت درد کے دہا اورا  
 دشمنی ہائے کس ضرر نکند  
 از کمالات احمد و محمود  
 بر حال تو حسن قربان مست  
 چشم من بچو ابرہ گریبان مست  
 دست ہر فرد و در گریبان مست  
 گر چہ خورشید یا تابان مست  
 ہر کہ در ملک داد سلطان بہت  
 چشمہ ہائیش چو آب حیوان مست  
 جلوۂ نور ذات یزدان مست  
 مظہر میر ذات ایشانست  
 ہر کہ در آرزوئے دربان بہت  
 ہر کہ لطف تو نگہبان بہت  
 ذات پاک تو چون سلیمان بہت

جسم بر حال او بکن یا رب  
 صابرا ز کرد ہائیشمان بہت



مبر کس کہ درین جهان فانی است  
 حال دل نمود نمیتوان گفت  
 کار تو پرورد محشر آید  
 گر نکته عشق را سخوانی  
 از خویشی نهان نشین بخلوت  
 درین تو بخو نشان بستی  
 در عالم کائنات ذاتت  
 یکسر ز نشان مهر بانی است

در بحر محیط زندگانی است  
 کشمکش و غم نهانی است  
 شائستگی که در جوانی است  
 دانی که کلام بی زبانی است  
 زین خلوت نه حاصل مکانی است  
 نور دل مازبی نشانی است  
 یکسر ز نشان مهر بانی است

صبا پر ز ازل بذات خوبت

با در دو غنم تو یار جانی است



مکان میں جہان والا مکان بہت  
 بہم نمودت کہ دیدیم یا فتنم من  
 دیرین وحدت گرائی و عالم کون  
 بہار جملہ خوبان و وعالم  
 نہ پیر زاری کہ فتنم یا فتنم من  
 اگر چشم خدا میں است سنگ  
 چشم غیر زانت در و عالم  
 ز صدق دل لقیین و بیستہ من  
 ترا خواہ کس و تا کس بچسبہ راہ  
 دل صبا پر سر اس کے تکیہ ال بہت  
 نمودم از ظهور سبب نشان بہت  
 دل اندر غم غم اندر دل بہت  
 چشم از حیا حیا از آن بہت  
 خیزان اندر خیزان اندر بہت  
 رہا اہل سوا بہت بکیر بہت  
 ظهور و است و غایت بی نشان  
 نہان بہت نشان بہت بہت  
 غم غم غم غم و اس کے بیدار بہت





مدد شرابِ مُبیت، بمن بیا اید دوست  
 کُنم بہر سرِ موی تو جانِ فدای دوست  
 نشستہ ام لبیر کو تو بصد امید  
 کہ ہر روز تو منیم یکے بر آید دوست  
 بہ بندگی تو سرور نہادو ام ز ازل  
 ترھے بکن آنخیرین گدا اید دوست  
 رسم بکوسے وصال تو با ہر اعلان فوق  
 کہ لطفِ بہت تو مارا دست پیشوا اید دوست  
 ہزار جانِ دلِ دین کُنم خدا سے بہت  
 ہر بنویا سے غنا دارم و تو اید دوست  
 اگر نقاب کشائی ز رخِ دلِ مہربری  
 نمودہ بود جہان از وجود تو پیدا  
 نمیتوان کسی لذتِ فراق تو گفت  
 من از فنا زنا گذشتہ ام چو تو یابی  
 بشہرِ عشقی تو یا صد ہزار دور و بلا  
 توئی از فکر و راستے جہان و راستے جہان  
 چوں کسی نبود طالبِ جفا اید دوست  
 تو خود جو کہ بیا ہم ترا کجا اید دوست

ہزار سجدہ کُنم بچو صبا پر ازہ سرِ ذوق  
 پیایا کہ توئی منظرِ خدا سے دوست



خداوند بجز ذات تو کس نیست  
بجز ذات تو کس سر یا درین نیست

مخواه از هر دو عالم جز غم عشق  
تو گنج غنیم سودا شایسته نیست

درین ره پائے نہ بر پوی دلہا  
ترا ہادی رہ بانگ بہرین نیست

نہ بہر مسکن مرغ دلہا تو  
بصدق و طرب کچھ قفس نیست

درین رہ جاں نیاید داد صبا پر  
بکوئے دلبرای رقتن ہوئی نیست



بدہ ساتھی شراب از خم و مست  
 اگر یکس جگر خمر یا بجم از لب تو  
 بمستان حسد یا با سحر الہی  
 ز شہبہ تا صبح از نورق مناجات  
 دل خود را چوستان پاک گردان  
 وضو کن از شراب خمر و قمر و نوش  
 و لا اگر طویر با ششی نور گروی  
 بجای میخ و ہ خون داون چیر لایق  
 کہ گروی مست تا روز قیامت  
 کہتم من از سر مستی عبادت  
 شوم بحدوش و گروی ظل جنت  
 نشانیم مست در کوسے ملامت  
 کہ گروی مصدر کسرت مجت  
 کہ گروی سر بسر نور حقیقت  
 اگر مستی تو لایق در شریعت  
 چنین گویان بمان بود صورت

نرا بخشید صابر این روز از لطف  
 کہ تو بر حال خود داری ندامت



درد عشق دلبر خود نخواہد شومین است  
 در میان بزم مهر و دیباں بصد غم و شرف  
 کے توانا بود درد درد تو از من کسے  
 کے کتم رو سوسے گلزار جہان تازندہ ام  
 من مدارم بیچ غم از بحر تو تار و زحشر  
 در میان بزم مشتاقان بصد ذوق مطرب  
 نیست حاجت بچو منصفی راز کفن بر باد عشق  
 گزنگریم خون دل و کوی تو با شکر عجب

شکر لبت تا قیامت درد غم یاد من است  
 باوشنا سپید لبان از ان یاد من است  
 پاسبان گنج عشقت چشم یاد من است  
 درد و غربت محبت غم جلمہ گلزار من است  
 زانکہ اندر زبیدی بجزت خریدار من است  
 جان برائے عشق تو و بیافتن کار من است  
 آہ درد آلودہ عشق تو ہم دار من است  
 پھر ما بہر سو روانی از چشم خونبار من است

گفت مصائب با حریفان غم عشق بتان  
 ہر چہ خواہد از غم و غربت بازار از من است



در عالم با کسی تو ما نیست  
 اندر دل ما بجز خدا نیست  
 سر زلفت را نبیاد مرسل  
 در دو جهان چو مصطفی نیست  
 از روز اول بصد غم و درد  
 در حضرت او چو پاکدانیست  
 درستی ما اگر بجوئید  
 باں از سر و پا بجز وفا نیست  
 او را نتوان شمر و آدم  
 کو عاشق در وی دو نیست  
 در خلوت او نه باره یابد  
 هر کس که بندد آشنا نیست  
 خواهم ز غمت جدا نگروم  
 بیہات کہ در جهان بقا نیست

صابر تو بسا زبا عنیم عشق  
 معشوق اگر چه با وفا نیست



نورِ چشمانِ منِ ظہورِ علی است      مایۂ جانِ منِ ظہورِ علی است  
 از ازل تا ابدِ دوسے یقین      جانِ جانانِ منِ ظہورِ علی است  
 تو نگہدارِ یاربِ از آفات      زیبِ بستانِ منِ ظہورِ علی است  
 روزِ محشر اگر مرا پرسند      سرِ ایمانِ منِ ظہورِ علی است  
 بخشِ یاربِ مرا از لطفِ قدیم      نورِ برہانِ منِ ظہورِ علی است  
 بخدائے کہ خالقِ دلہا است      سرِ و سلمانِ منِ ظہورِ علی است  
 در حینِ زارِ گلشنِ احمد      گلِ در بیانِ منِ ظہورِ علی است  
 چشمِ غیر از کجا تواند دید      زبیر و امانِ منِ ظہورِ علی است  
 در گلستانِ مصطفیٰ ابدیم      گلِ خندانِ منِ ظہورِ علی است  
 نکتہ سونے مہر و ماہِ نگاہ      شمعِ تابانِ منِ ظہورِ علی است

تحتِ جانِ و فوادے صبا پر

گوہرِ کانِ منِ ظہورِ علی است



بدر و عشق جانان میتوان مراخت

بدین راه جان روشن میتوان مراخت

ز کف پاد زول مستی ز سر بهوش

به شکر گاه مستان میتوان مراخت

بصد ذوق و طرب جان خواهد آرد تو

بدرست خود جوستان یابد انداخت

کنم شور و غلب فریاد و افغان

ز بهر ویدیت صد گونه پروا نخت

چگونه جان دوی پیشش بیازد

چو صبا پر رازه دور نشناخت



منظور بر سر خدا حضرت خوندار کار با است  
 هر چه نخواهید بدانند لطیفی طلب  
 طلعت رویش مگر برود جهان در گرفت  
 و در تمام حساب دین نزد خدا ذمی کرم  
 نیست غم اندر روز حشر خاطر خوب جمع دار  
 و دیده از چشم دل در صفت مردان این  
 در همه سگان غرض از کرم ذوا کجلاان  
 مطلع نور خدا حضرت خوندار کار با است  
 تا که گنج بقا حضرت خوندار با است  
 هر صفتی بر ضمایا حضرت خوندار با است  
 واقف بر خدا حضرت خوندار کار با است  
 حامی روز جزا حضرت خوندار کار با است  
 و سید مصلحتی حضرت خوندار کار با است  
 محرم اسرار حضرت خوندار کار با است

صبا پر گوید ز صدق از دل بیان نماید  
 قبله هر دو سر حضرت خوندار کار با است





در عشق تو جاودان توان ز نیست  
 با در و تو شاودان توان ز نیست  
 بنما رخ خویش تن زیانے  
 تا پیش تو کامران توان ز نیست  
 از لطف نظر جمال من کن  
 در کوئی تو جان جانان نیست  
 منہ و عنفت بدوق مستی  
 در پیش تو کامران توان ز نیست  
 بیجان ہوائے وصل جاناں  
 در زمرہ عاشقان توان ز نیست  
 بیجان عزیز مردل و دین  
 در کوئی تو بچپان توان ز نیست  
 در غمگدہ خسیال ز نیست  
 شادان چو خیال جان توان ز نیست  
 بگذر تو ز جان ما ز نیست ہاں  
 در دہر تو مہمان توان ز نیست

جان و دل و دین بسا و دادہ  
 صبا بر بچند انہاں توان ز نیست



سو ختم از درد و لیسر الغیاث  
غمره او مسرت و حیان بر الغیاث

عالمی برہم شود اندر سے  
گر شود زلف تو ابتر الغیاث

از غم غریت بسودائے تو من  
میکشم افتادہ بر در الغیاث

روئے بنماتا شود کین دل  
آتش سوزان ست در بر الغیاث

از ہوائے روتو در کوئی تو  
کردہ ام میں خاک بر سر الغیاث

کس ندیدم ہجو تو دیدم بسی  
نیست اندر سفت کشور الغیاث

بے تو صابر دارو اسودائے تو  
جائی گل آتش بر لیسر الغیاث



خداوند از گنج خویش گنج

بده یک جلوه ای صورت پنج

گذشتم از سر عرش معالی

بگوشتم تا رسیده نغمه پنج

خداوند امیر اورده محشر

بمور عشق خود یاد دست در سخ

مر اراه به بزم قدس صبا

شد ازین منسیرید الدین شکر گنج



بیزم درد کشان یافتم نشان صلاح  
 زمان مکان نمود و در طریق سر میدان  
 فغان و در عزت است تو اول لان  
 ز جام لعل لب و لیران شد مبد خوش  
 به بند خویش نگهداشتم ز دولت عشق  
 ز چشم خویش بدیدم بعد هزار نظر  
 بدست نفس بود و بوس مده دل را  
 بکوسے پیر فغان دیدم هم مکان صلاح  
 بیرون ز هر دو جہاں است آن جہاں صلاح  
 بروز حشر نکال آیدت فغان صلاح  
 روم بعترش محبت بنزد بان صلاح  
 بود آنکس جس کہ مستندہ زبان صلاح  
 ز عرش رفت سرا پیش کلوان صلاح  
 زمین شنوتو اگر طالی بی بیان صلاح

چو عیا پر از نیر سحر و البعد ہزاراں صادق  
 نہ سادہ ام سر سحر و ابر آستان صلاح



نشین در بزم سلطان مشائخ  
 کہ قامتِ اوست ایمانِ مشائخ  
 ظهور گنجِ شکر در رخِ اوست  
 ازین وجہ است سلطانِ مشائخ

نظامِ الدین نظامِ الدین گویند  
 کہ یادِ اوست سامانِ مشائخ  
 تو نامش را درونِ دل نگہدار  
 کہ نامِ اوست در مانِ مشائخ

زمنِ بشنو نظامِ الدین چشتی  
 کہ هست اندر جہاں جہاں مشائخ  
 بجاکِ کویتو سر بر نہادوم  
 کہ کوئے اوست بستانِ مشائخ

چہ می پرسی زمن از ستر پنہاں  
 منم صابر نگہبانِ مشائخ



ز عشقت شد دلم بگوش چوں باد  
گہی در گوش گہ خاموش چوں باد

از ان روزیکہ دیدم روئے خوبت  
برفتہ از در من جوش چوں باد

کرم ہائے کہ کردی در حق من  
رسد از ہر طرف در گوش چوں باد

نمیدانم چرا با من چنینی کرو  
ز رفتہ از در من جوش چوں باد

بسودائے محبت ہچو صبا پر  
برائے وصل او میکوش چوں باد



جہاں از طلعتِ نیت سرِ نورِ منیر  
 پیرِ ہم ما نہ باشد حاجت با وہ بیابندر  
 بیاورِ خلوتِ ہم بکد ہم اگر در ای تقویٰ بشنو  
 اگر کفر ستہ و گمراہی میان بیدر گاہ کریم آری صد  
 میفکن از رخِ زیبای نقاب از دور کونانی  
 کجا یابد کمال عشق با زہی یافتن معنی  
 بریز از جامِ رحمت آب تسکین بخش اور نہ  
 غم و غمِ غم حاصل اگر خواہی رسال او

دو کون اندر دو چشم من بیکد تیر میگرد  
 چنان مست از شرابِ نعمت تیر میگرد  
 دل شوریدہ ات از در غمِ غم میگرد  
 ہر چہ می بری آنجا ہم منظور میگرد  
 تجلائے سر و نور پیش تو مستور میگرد  
 ہر آنکو خوشش را خواہد ازین دور میگرد  
 ز نورِ بحرِ درد تو تنم نور میگرد  
 ہر آنکو خوشش را خواہد ازین دور میگرد

اگر خواہی سر دیوانگی صما پر بمانشیں !!  
 ازین رہ نفس شیطان عاقبت تمہور میگرد



بنیرم عشق بیایا کہ برقرار کنند  
 زرق تا بقدم جملہ گوشم از سر صدق  
 زگرہ شب بجز ان کتاب سینه گرم  
 جہان جہان شود از تہ خودی تا  
 اگر کمال بخواسید از سر سودا  
 ز بندگی دل محمود را فرات گرفت  
 متاع ہر دو جہاں اگر طلب کند نا  
 بسوئے کعبہ دل از کمال بحر نگاه  
 بجز حق نتوانید یافت مفصل  
 اگر حقیقت اشیا صفت کہ شفا ہے  
 بصد ہزار تمنای دل نیاز کند  
 بزفت آن بت بیابن دراز کند  
 کنج غم دل مسکین خود گذار کند  
 اگر در دہل خویش لغت ساز کند  
 بگویش دلبر عنایتیست از کند  
 نظر بجانب سرمایہ ایاز کند  
 نظر بجانب لطافت کار ساز کند  
 ز شام تا ببحر چوسن نیاز کند  
 بہ پیش حضرت شاہ و بہ مثل فراز کند  
 بنیرم بگرہ دہا آید استرا کند

خبر رسید بسیار بصد ہزار امید  
 صبا نگاہ بر دے کہ آواز کند





بچوگان شریعت گوئی بر بود  
ز چوگان طریقت سوئے سمعی بود

رسانیدیم بسیر حد طریقت  
مرا زین حال شد تا جسمه مقصود

چو گشتم آگره از حالی دل خویش  
شدم از فرق تا پا جسمه محمود

بیاد بزم مستان خوردند  
اگر خواهی مراد خویش تن زود

ز سر نفس بد کردار استی  
که آواز حکیم حق گفت است سرود

چه حال است این بایں سو و لکه واری  
نبره بیچکس از ذات او بود

بیاضی ز شین بر سینه عشق  
هر آنچه خواستی در دست موجود



دل و طلب باز نکوشد که نشد  
در بجز تو خونخوار نکوشد که نشد

بیهوشش قتا و این دل و لیوانه من  
از مستی بیشتر نکوشد که نشد

در دای عشق تو چون بوی بهبان  
دل طالب ز بیدار نکوشد که نشد

منصور صفت بدای غم میسر قصبه  
جان محسوم اسرار نکوشد که نشد

رفت سنت از دست دشمن جان عزیز  
مادول شدگان کار نکوشد که نشد

با این غم فاندوده که دارد دل من  
اندرد دل و لعل از نکوشد که نشد

صابر تو بگو شکر که وزد بر فلک  
با کج روشان نکوشد که نشد



هر که در عشق تو بیگامه زندیان خواهد بود  
 واقعت از سر خفیات نهان خواهد بود  
 هر که در کویتو چون خاک فدا شود عزت  
 می ندانم چه شود عاقبت کار من  
 از ازل تا به ابد چشم و لم از سر فوق  
 صاحب خمت فروش شود از سر خاک  
 تا قیامت بسرا پرده وصلت نرسد  
 مشکلات که در الفاظ قرا تم پیدا  
 جان او محرم اسرار نهان خواهد بود  
 هر که در کویتو بی نام و نشان خواهد بود  
 بر فلک مهر صفت نور نشان خواهد بود  
 حالت خویش ندانم که چسان خواهد بود  
 همچو زنگین بحالت نگران خواهد بود  
 هر که خاک رو آن سروردهاں خواهد بود  
 دل من کنز غم درد تو گران خواهد بود  
 روز محشر همه از شرح بیان خواهد بود

صبا پر از درد و فراق آه بکش تا دم حشر  
 شعله آه تو در کون و مکان خواهد بود



عاشقان از شرابِ عنم مستند  
در عشرتِ بدیگران بستند

گفتگو سے امت اندرین معنی

از ازل تا ابد ہمیں بستند

عاشقان از کمالِ صدقِ لفتین  
ہمہ بادرو دولت پر بستند

عاشقان سوئے لاسکان از عرش  
بچو معنی ز لفظ بہ بستند

لذت در درانمید انند  
ز ابدان از نعمت نہی دستند

عارقان کمال حضرت تو  
بچو صما بر ز خویش بستند



مستجاب رسید پیدا بیان خدا کنید  
 عصیان نما ندهد بدتم تا برود حشر  
 در بارگاه حضرت حق زود تر رسید  
 آمدند بگوش دل ما ز سوی حق  
 با ما رسید و در جهان از سر نیاید  
 در بزم باوه جهان گراں کرده آید گم  
 خواهد اگر قبول شود روزه و نماز  
 عارفان ز بهر خدا از کمال لطفت

صابر کمال قرب دولت با خدا  
 رحمت بحال شسته این بنیوا کنید



ما شوقاں برادر تو شادی بود

بیداراں را لطف تو باوی بود

نیست لایق با چنین لطف و کرم

بیرون من آن تو سپید اوی بود

نیست خط بر صفحہ رخسار تو

بہر ما این خط اندر روئے بود

رہ نمی یابد بیزم ما کے

بہر کہ بہر خون تو شریاویے بود

شکر گویم صا پر اندر روئے مسیانہ

عشق و درگوشش و لم تا اوستے بود



خداوند اسمواریں من مکن رو  
قبولش کن اگر نیک ست و گریہ

من از روز نازل امسید وارم  
بدہ مارہ از گنج خویش بے حد

من از تو ہر چہ میخوام ہم بدہ زدو  
بعزت ذات پاک شاہ احمد

از ان در قرب حق ممتاز گشتیم  
کہ ہستم عاشقِ روسے محمد

خداوند از لطف و رحمت خود  
بندہ در سینہ من عشق سرد

بدہ سرورہ سو داکے خوبان  
نہی یابی تو ملک عشق بے کہ

بیا صد پر نظر کن بر دل ما  
کہ دل از غیر حق گشتہ مجرب



ماه محرم رسید و روز و الم تازه شد  
بر دل هر انس و جان زخم ستم تازه شد

تا که درین گوش من نام محرم رسید  
بر دل شوریده من آتش ستم تازه شد

از ازل سنت تا ابد شور و فغان و در جهان  
از غم در حسین شور و الم تازه شد

بهر جانش چنان پرده بستند بان  
از قدم شاه دین باغ ارم تازه شد

گشت بصد تیغ کین یعنی زید لعین  
بر دل خونین دلان حزن عدم تازه شد

هر که حسین گریه و زاری کند  
بر سر او از خدا لطف و کرم تازه شد

صبا بر گرد زور و شب همه شب شد بدو  
ماه محرم رسید و روز و الم تازه شد



در گلشن ما خیزان نہ گنجد  
 و صفش بسیر زبان نہ گنجد  
 ہر کس کہ بدل خیال تو بست  
 او نیز بہ لامکان نہ گنجد  
 ہر کس کہ ترا شناخت و در حشر  
 در حلقہ عاشقان نہ گنجد  
 مرغی تو کہ کرد و رقص جا  
 در باغچہ جنان نہ گنجد  
 در ہر دو جہاں بصدا لطافت  
 جز نام تو در جہاں نہ گنجد  
 خاموش در آ اگر توانی!  
 در ویرنغان فغان نہ گنجد  
 در سینیہ من نہ دولت عشق  
 جز آہ شہر فغان نہ گنجد  
 بلبیل بہوائے وصل ہوتا  
 در گلشن بوستان نہ گنجد

صابر تو کیجاریسی باہن ہم  
 در ہر ہم وصال جان نہ گنجد



دل بے نور خود خیر ندارد

در دیدہ خود بصر ندارد

در بستی خدائے بیچگونم

چون تو بچسان دگر ندارد

عاشق بہوائے وصل بیت

در سینہ بجز شرم ندارد

در سینہ عاشقان جانباز

بہ غمزه تو ضرر ندارد

عاشق کہ بکوائے او قدم زد

جان و دل و دین مگر ندارد

زاید بفریب نفس بدیش

از درد خدا اثر ندارد

صاحب بجز از دیدہ عنم

در عشق تو را ببرد



نگار از لطف چون برین نظر کرد  
مین دیوانہ را دیوانہ تر کرد  
حریت مین ز جام بادہ عشق  
بیک جرہ ہما نرا بخیر کرد

ہمہ حوران بسجدہ سر نہادند

شب بخت چون گندہ گرو

اگر ذوق وصال مابدارید  
زایر ویدہ خون دل بیارید  
ند بارید از شما بارید بر ما  
بدست خود دل جانرا سپارید  
غم و غم بہت ز ما خواہید باران  
ندارید اگر ندارید اگر ندارید  
بہر ازل غم درد غم زہر جنس  
بصحرائے وجود مین بکارید  
اگر ہارید ذوق بہشت بہشت  
بہر شمی صورت جانان بکارید  
پہر ازل جان فداسازیم ورم  
اگر وہ عاشقان مالا شمارید

بکن اے جان صابر تو تماشا

دمی اورا بدست اد سپارید



مراد کوئے دل پر راہ داوند

در عشرت بروی من کشاوند

غریبانی سیر کوئے تو از جان

ددین محنت سرا بس نامراوند

غلام حضرت عشق تو مستند

نخست زان سبب سرا پانهاوند

چو در وحدت سرایت را نداوند

ز روسے بخودی از پافتاوند

بکوسے عاشقان از فوق وصلت

ز شب تا صبح بر پا ایستاوند

بمکتب خانہ زنداں بیا چون

ہمہ در عشقباری اوستاوند

مقیمان حریمت از سر صدق

چو صبا بر بردر عشق تو شتاوند



ای اہل ولان شما کجا بایید  
 مستی بکنید همچو باو  
 از حال و دم کس چکوید  
 مفتاح خمر زیمہ مالہ بید  
 تالذت در در ایدر انید  
 سامان دل خراب ہستند  
 زبان در وی عاشقان بکنید  
 بیدید جمال حسن جانان  
 زبا و وی یاد عشق سازید  
 افتد بجان عشق غوغا  
 در کوئے معان وی بپایید  
 از رشتہ دل گرہ کشایید  
 گرمسندہ نخاصہ خدایید  
 سوئے در دست نماید  
 یک لحظہ بزم ماورا نید  
 سراپہ مفلسان شما نید  
 چون مہر سپردہ ہوا نید  
 از ہستی خوشتون در اید  
 بیدید ہمیشہ در جفایید  
 از حسن نقاب بر کشایید

صاحب زکماں عشق گوید

اسے اہل جہان چہ بوفایید



من پاوہ نوش کریم ایطالباں بدایند  
 من صا حبیب وایم در عشق پیشوا ایم  
 من عشق جانا نگارم با پیچ کس لہازم  
 بر عمرش جاسے دارم در عشق شہر یارم  
 سلطان دین پناہم کہہ مگر چوپا ہم  
 در کوسے میفر و نشان مستم چوپا وہ نوشا  
 کے ذوق عشق دارید و لہر لغم سپا پند  
 سو داسے عشق دارم اندیدہ خون ہارم  
 من کفر دین ندامت و عشق مہر نشانم  
 من عشق عاشقانم من حسن جہاد نام  
 من درد را دو لیم من عشق با وفا ایم  
 من مرغ ہیر نام جہز نام تو ندامت  
 چون باوہ جو ش کریم ایطالباں بدایند  
 کہ بندہ کہہ خدا ایم ایطالباں بدایند  
 چون حسن بی نیازم ایطالباں بدایند  
 با حسن یار غارم ایطالباں بدایند  
 بخش بندہ گناہم ایطالباں بدایند  
 از درد و ضرورت نشان ایطالباں بدایند  
 اندیدہ خون بیارید ایطالباں بدایند  
 از بحر میفرارم ایطالباں بدایند  
 در الامکان مکانم ایطالباں بدایند  
 چون و چہر اندام ایطالباں بدایند  
 من حسن راعفا ایم ایطالباں بدایند  
 نماوش و زلفانم ایطالباں بدایند  
 صبا پرہیا بگویم بنگرومی بودیم  
 من باکے نکریم ایطالباں بدایند



نہ روزِ اول از حکم خداوند  
 بیایرانے ایر از حکم آسمانی  
 جہاں شد بر ہم از خشکی بعدِ درو  
 کریمی تو رحیمی بر خلیایق  
 تو مسیدانی نہمانی ہر کسے را  
 بکن لطف اول اندر حق خلق  
 جہاں رازہ ابر باران بہت پیونند  
 کہ تا گردو جہاں زمین لطف خودید  
 جدا افتادہ انداز جوشِ فرزند  
 بجائے آب آتش را تو چہینند  
 چگونہ پیش تو گوید خرد مند  
 بحال عاشقان درو بلا چند  
 ہمگوید بہ پیشیت صایم از عجز  
 تو راہ ابر باران کن بند



تو از کریم بر باران به خلقهای مبتند  
بذات پاک تو من میدهم ترا سوگند

یکے تو از کریم کار ساز بند  
ببار ابر شادی بدوق برق بخند

تو آن کریم در صحنی بسد هزاران فوق  
که هست خلق جهان بر قضائی تو خوردند

تو عرض صبا پر مسکین شنو بروی نیاز  
که نیست خلاق ترا جز تو با کسی پیوند





آفرینندہ بر تو سے نازد	از رحمت نور عشق می تابد
ہر کہ بر بدو سے تو نظر وارو	سرور جمیلہ قدسیاں گرو
مہر ہم چون دھما صی بگدازد	گرفت تاملش ز خیمت بر مہر
ہر کہ در گوشے عشق سر پازد	بہ بقائے خدا شود بانے
ہر کہ باورد عشق می سازد	باو می ہر دو کون میگرد
ہر کہ در نرم و دوستی یابد	سیکند آرزو سے بہشت بہشت
ہر کہ پیش آیدش سوزاندازد	تنج حُسن تو از سر عبرت
ہر کہ بر نفس خویش می تازد	عاقبت رہ بر بخلوت دل

عاشق و صیل دوست چون صبا پر  
جز تو با بیچکس نہ پروازد



مراور بزم جانان بار داوند  
در بسته بروئے من کشاوند

شرابِ وحدت از جامِ محبت  
بالطافِ تو در جامِ من ساوند

کشیدم بچو مستان از کس رفوق  
زستیم ہمہ مست افتاوند

مرا گفتار چرا افتادی از پا  
نه آخر باوہ شکر م بدادند

ملا یک سر بسر چون طفل مکتب  
کتابِ مستی تو باز خواندند

ترا داوند سامانِ عنسم و درو  
جهانِ قدسیانِ زمین لطف شایند

به بین صبا پر چو چاوشان ملا یک  
به پیش جنگِ لطفت بچو باوند



زبوسے باوہ بزم تو عاشقان مستند

ازاں بکوسے تو مسرت پر خوردار مستند

اگرچہ سخن نسج ملک ہمیں خوانند

وسے زورد مجت ہمہ تہی دستند

بکنج ہجر تو عشاق از کس سو دا

ہم بہ ماتم دلہائے خوشن ہستند

ہزار شکر کہ ابن طالبان حضرت تو

بیک نگاہ تو از ہر دو کون دارستند

فدا میان تو محو جمال چوں صبا پر

بروسے ہجر زرد و زو است وہ بستند



زبان من بزبانِ دگر نئے ماند  
بیانِ من بہ بیانِ دگر نئے ماند

نشانِ من بطلبِ گرتو عاشقیِ خوشی  
نشانِ من بہ نشانِ دگر نئے ماند

زمنِ پیرس اگر مچھڑے تہ بہرود جہاں  
جہانِ من بچھسانِ دگر نئے ماند

حدیثِ میر تو از سرِ دل نہان سازم  
نہانِ من نہ نہسانِ دگر نئے ماند

اگر فغانِ کتم از دلِ جہانِ شود بہر ہم  
فغانِ من بہ فغانِ دگر نئے ماند

ز دستِ من بہر وہانِ عددِ بعدِ کوشش  
سنانِ من بہ سنانِ دگر نئے ماند

ہزار تیرالم بر دلِ عددِ صابر  
کمانِ من بہ کمانِ دگر نئے ماند



شکر حق را کہ شادمانی داد

بروہم عمیش جاودانے داد

شاد گشتم بگوش دل از لطف

خبر از عالمے نہسانی داد

ہمہ تن گشتہ ام چو گل از ذوق

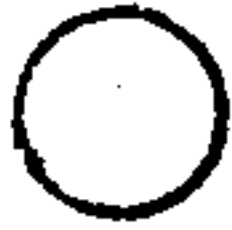
کہ مرا رونق جو آنے داد

مر ترا از کرم خدائے کریم

لطف را بہر پاسبانی داد

نے تنزل ز لطف خود صابر

بر صحبت ترا نشانے داد



در بزم عشق و دوست مرا محقرین بود  
 بودست ذات بخت اینجا بصد نیاز  
 دیدم بصد هزار تمنا نه یافتم  
 در بزم کن بذوق تماشا می نمودن  
 بودست ذات پاک محمد بصد شرف  
 جایکه بود ذات خداوند و الجلال  
 بعد از ظهور ذات محمد شد آشکار  
 جایکه بوده ایم سما و زمین نبود  
 در بزم عشق صورت عرش برین بود  
 نقش و نگار گلشن خلد برین بود  
 بودیم محو پیش دران منکرین بود  
 دردی بجز حال جهان آفرین بود  
 آنجا بجز خدا و محمد امین نبود  
 این هر دو کون لیک در آنجا چنین بود

صابر هزار شکر خدا کن بصد نیاز  
 جز خط بند گیش ترا در تبیین نبود



ہر روز کوئے جانتا نازان بچوئید

ہمہ دیوانہ و شہید ا بگروید

اگر خواہید نوری جاودانی

بمازہا و گمبار سے نڈازند

ہمہ خوبان عالم بیوقایند

بہ تسبیح و دعا مشغول باشید

شما سے ناپہان عجز بگروید

فتا کے سیکھو سوئے شمارد

اگر واید زلفت عشق شاید

نہر دوست مارا صابر از ذوق

چہ غم واید با حق زو بروئید

ازین لذت و گمبار کس بگروئید

اگر خاک رہ مارا بچوئید

ز آب مہر دئے خود بچوئید

چرا و حال من نہ گفت بگروئید

بایشان منگرید از راست گروئید

ز آب زندگانی پیر سبب بچوئید

بچوئید از سر سوا بچوئید

نہر دوست مارا صابر از ذوق

چہ غم واید با حق زو بروئید



اگر خوابی وصال با دل پرورد می باید  
 اگر ناگاہ افتد چشم تو بر روی او در دم  
 بزم پاکبازان خدا جوایز خود بخود  
 تونی کنه تو اگر در تو نمائند همچو مستانش  
 اگر آفتاب ستر از حق از تو شود در خلق  
 ز شب تا صبح دم در خواب غفلت مکن  
 نباید کارها سنجای بیغم و غربت و گر چہ  
 کہین سنگ فساں تنگ خمی نیک تو بر باید  
 اگر آورده ز دوسوئے او صفا پر یقین میدان  
 کماز حسن جمال روئے تو جنت بیاراید

کہ بے درد و غم غربت بن جانی نیرمیا  
 تجھے خیالی او ترا از خویش بر باید  
 بیا کہین سہ پہان بر تو آسان رک بناید  
 برویت خود بخود این لبستہ در از وقتیکہ  
 چو منصور آریئے تو بمستان ہا پیشاید  
 نگر دم اینچنین کاسے کہ روز حشر کاو آید  
 کہین سنگ فساں تنگ خمی نیک تو بر باید

اگر آورده ز دوسوئے او صفا پر یقین میدان  
 کماز حسن جمال روئے تو جنت بیاراید





جانان چو دلم بدست گیرد  
غم از دل من شکست گیرد

جان نتوان ز دست گیرد  
گر تیغ بجا بدست گیرد

از لطف تو بر دلم دل من  
بر عرش برین نشست گیرد

آسان برسد بحضرت حق  
هر کس که ره دست گیرد

از دست کجا و بد چو صبا  
دانا ترا که دست گیرد



محب دارم من از حالِ دل خود  
نمیگویم از مشکل خود

ز غیرت غیبت تو در هر دو عالم  
کجاست که در محفل خود

بزاران سراسر الهی

بیایم که بخوابیم از دل خود

اگر پرسنده آید روز عشر  
چگونه از دل بیجا وصل خود

ازین لذت بکس حرفی نگویم  
شوم مستربان و باشم قایل خود

شدم مدبوش مستان محبت  
ز لطف خاص بهر کمال خود

بجانان گفت صابر من ندیدم  
بجز دردِ غم تو مائل خود



ای آفتاب پیرخ دین مستان مست میکنند  
 ای سرور کون مکان کار کشکان پستان  
 ای قبله ایل لان اسکادری گمشکان  
 سامان کسامان توفی دربان بیدیان توفی  
 در آرزو سے رو تو مشب تا سحر و کونی تو  
 ای محرم راز خدا اے نور چشم مصطفیٰ  
 ای قاضی حاجانای رولق طاعت ما  
 ای اوقف علم الیقین اے کاشف الیقین  
 ای سانی کوثر پمارمی کن بہر حسدا  
 از لطف تو شاہیم ماور طبعت ساسیم ما  
 اندر زادنی ظاہری ہم حاضری ہم باطنی

ای قبلہ اصحاب دین مستان مست میکنند  
 نام تو درود بزرگان مستان مست میکنند  
 ای سازد بکیسان مستان مست میکنند  
 ولادہ یزدان توی مستان مست میکنند  
 چشم دو عالم شہزاد مستان مست میکنند  
 ای صاحب برود کس مستان مست میکنند  
 ای باوہ کاسات ماستان مست میکنند  
 ای صاحب حق الیقین مستان مست میکنند  
 ہستی ظہور کبریا مستان مست میکنند  
 از تو ترا خواہیم ماستان مست میکنند  
 حکم تو حکم وادری مستان مست میکنند

ای ز بیدہ میسر روشن ز تو شمس و قمر  
 ای سر جمع شاه و گدا ای مطلع نور بد  
 رو برو دست بہما وہ ام جان اول وین اولم  
 ای حسا عالی نسب واری تو ام اللہ نقیب  
 ہنما سر آن پاک رو اسچو رو پاکیزہ خو  
 ای بادشاہ ہریان ثانی نداری در جہان

من آدم سویت با سر مستان اسلا میکنند  
 ہستی امام و رہما مستان اسلا میکنند  
 دستم بگیر افتادہ ام مستان اسلا میکنند  
 عالم ز تو اندر طرب مستان اسلا میکنند  
 عشق تو دارد مویں مستان اسلا میکنند  
 لطفت بحال مستکان مستان اسلا میکنند

صابر غلام خاص تو بہت ازل ہی گفتگو  
 رہے بکن بر حال او مستان سلامت میکنند



باش بیوقوف در جهان هر چه کند خدا کند  
 باش بکوی یار خویش دل گرم بسپید  
 عاشق کار خود مشغول حال دست کس مگو  
 ای دل درو مند من چون تندی ببند من  
 ای بست مهربان من رحم کن بحال من  
 من بهوائی رویت آورده ام بکوی تو  
 سر بدست نهاده ام دل بهوانداده ام

سجده تشکر کن بجان هر چه کند خدا کند  
 ز در بنه قدم به پیش هر چه کند خدا کند  
 سو خد اسخورد برو هر چه کند خدا کند  
 باش بقدر ذوالمنن هر چه کند خدا کند  
 گوش کن فغان من هر چه کند خدا کند  
 جان بد هم بوئی تو هر چه کند خدا کند  
 دست و پا کشا دهم هر چه کند خدا کند

چو نتو شدی قداے او صابر بر پلاے او  
 شو سمه تن بر اے او هر چه کند خدا کند



اللہی بغیر جمال محمد  
اللہی بغیر جمال محمد

نہ تو ہرچہ خواہم بدو از سر لطف  
اللہی بغیر جمال محمد

ز قہر قیامت نگویان من شو  
اللہی بغیر جمال محمد

بعین محبت دل جان خود را  
فدا میکنم بر بلال محمد

مسوزان دل صبا پر از آتش عنم  
اللہی بغیر جمال محمد



من برودت رسیدم یا مصطفیٰ محمد  
 تو رحمت خدائی و عشق پیشوائی  
 تو نظره الهی در ملک وین چو ماهی  
 تو صاحب کمالی خورشیدی زوالی  
 تو گفتی ما عرفنا که از عشق چشم غمناک  
 روی تو بر که دیده بر عرش مگر کشیده  
 هر کس خواند نامت شد صد کرامت  
 از نور عشق جانت بر لامکان مکانت  
 تو نور انبیائی پنهان درین ردائی  
 از مستی تو مستم زان برودت نشستم  
 مسجود عاشقانی مقصود عارفانی  
 ای خاتم نبوت ای ذریه بخش جننت  
 هر کس نراندیده از خود نه آرسید  
 مهر زخمت دیدیم یا مصطفیٰ محمد  
 با دی و منمائی یا مصطفیٰ محمد  
 در هر دو کون تنهای یا مصطفیٰ محمد  
 در ذات سبب مثالی یا مصطفیٰ محمد  
 از بهر دست لولاک یا مصطفیٰ محمد  
 در دم بحق رسیدم یا مصطفیٰ محمد  
 رفت از جهان مستی یا مصطفیٰ محمد  
 من چون کنم ثنایت یا مصطفیٰ محمد  
 محبوب کبریائی یا مصطفیٰ محمد  
 از خویش تن گستم یا مصطفیٰ محمد  
 در جان و دل نهائی یا مصطفیٰ محمد  
 اس دستگیر امت یا مصطفیٰ محمد  
 آسب ز دل کشیده یا مصطفیٰ محمد

ای خواجه دو عالم ای نور بخش آدم  
 از جلوه شریعت من یافتم طریقت  
 در ملک حق امینی سلطان با یقینی  
 نور تو در گل من عشق تو در دل من  
 تو صاحب السستی از عشق تست مستی  
 ظاہر عنصری تو باطن ازل بری تو  
 چون مهر در سمائی و زحق تو پیشوایی  
 در ذوق و غسل مردم آبیست خرم  
 با حق شدی تو مردم یا مصطفیٰ محمد  
 گشتم ہمہ حقیقت یا مصطفیٰ محمد  
 با دوست ہم نشینی یا مصطفیٰ محمد  
 شد حل مشکل من یا مصطفیٰ محمد  
 دل جز بحق نہ بستی یا مصطفیٰ محمد  
 ختم پیمبری تو یا مصطفیٰ محمد  
 در چشم ما ضیائی یا مصطفیٰ محمد  
 خود را بتو سپردم یا مصطفیٰ محمد  
 صابر گدائی کویت دل بستہ موبوت  
 دارد نظر برویت یا مصطفیٰ محمد





اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مُحَمَّدٌ

مُرَارَ حَسْمِ كُنْ اَزْ نَسِيَا زِ مُحَمَّدٍ

ہمہر امتان را بہ لطفت سپروہ

توئی از کرم کار ساز محمد

بدر گاہ تو سر نہادم بصد حجرت

لہ دوست بہ نما بہ راز محمد

بعون خداوند گیتی گذشتہ

ز عرش برین پائے ناز محمد

چو صبا پر بکش یارب از لطف و احسان

بسویئے خود از اعانت ناز محمد



ہست و رکوتے عشق ورو ملاؤ  
بہر تسکین آہ سر و ملاؤ

از اول تا ابد فدائی تو  
ہر عنیم عشق تو نکر و ملاؤ

در عنیم عشق از سر سونا  
عاشقان راست رنگ زرد ملاؤ

عاشقان راست ذوق در کبر صدق  
از سر کونے تسست ورو ملاؤ

صاہر از و نکر رو مشو عنافل  
نفس بد گیش راست طسرو ملاؤ



مرامت از غم عشق تو آہ کسرو لذیذ

بجوئے پھر نباشد بدل چو درد لذیذ

نہ آرزوئے وصال ست نے غم ہجران

مگر کہ یافتن از عشق گشت زرد لذیذ

ز درد عشق اگر فارغ ست کوم نصیبت

بغیر گریہ و غم نصیبت خشک سرو لذیذ

ہزار مدت دنیا و دین براہ خدا

چو درد عشق نباشد بمر و فرود لذیذ

نہ آرزوئے رخ صاحب دلاں ہی ماند

از ان بہ صبا پر گشت ست نگ زرد لذیذ



بے خبر شوبے خبر شوبی خبر  
 محو شوبان محو شوبان محو شو  
 ہر چہ پیش آید بسو زور و روی  
 بچو سرمہ خاک پایش میکند  
 گریہ وزاری بکن گر عاشقے!  
 دور گردان اندول نمود غیر حق  
 گشتم از تاب عباس باندی  
 گزیدہ باد صبا حسرت در بدر  
 بچو حسنش در جانش سر لبیر  
 شمس آہ دل من خشک و تر  
 درد و چشم خورشید تن اہل البصر  
 ہر چہ خواہی مہیدد وقت حسر  
 چند زمانہ کی بر کالاست و ہنس  
 گاہ چون نور شید گاہ بچہ چون قمر  
 شاہ راہ عشق صبا گیسو  
 چند میگروی براہ پر خط



پیامت روئی گلزار اسرار  
 بصد ذوق و طرب گرون گروم  
 من اندر روز اول و روز نهمت را  
 زخم در زخم و حسیل تو نگار  
 بجایست ایستاد چشم و دل خود  
 من از حال دل شوریدید خود  
 بگویند از حدت باست و دیدید  
 به بخشش از لطف و عمل خیر نیاب  
 نه ناظم در غنیمت دانده مغربت  
 زخم در ذوق بسوزانست محبت

مرا با خوشی تن یک دم ننگدار  
 وفا دارم وفا دارم وفا دار  
 خریدارم خریدارم خریدار  
 سبکسارم سبکسارم سبکسار  
 شرربارم شرربارم شرربار  
 خوب دارم خوب دارم خوب دار  
 گهربارم گهربارم گهربار  
 گنهگارم گنهگارم گنهگار  
 درین کارم درین کارم درین کار  
 هوادارم هوادارم هوادار

چو صیام بر درت اندر روز اول  
 گرفتارم گرفتارم گرفتار



میر دم میر دم بکوئے نگار  
 گرتو خواہی مخلص اندر حیراں  
 زلف تو شب رخ تو چو ہر امت  
 ہر اسرار عشق فاشش مکن  
 کوچہ عشق زہر درو بلاست  
 گرتو در عشق صادق صبا پر  
 چون تسیم صبر با وقت ہمار  
 در رہ عشق پابند مستحیا پر  
 چشم بشارت بین یہ طلعت یار  
 ہچو منور در پیشو سے پروار  
 گفتہ ام من بگو شش تو صبا پر  
 خوشی عشق با بدست با بسپار



درد و غم و عشق را بعد فوق  
 در کوچہ بید تو نگار  
 دیدم ہمہ جا نیا فتنم درو  
 چوں من نبود کے غم سریدار  
 جز درو نہ کسی تھی مشور یار  
 در کوئے تو بصدت درو یار

ہرگز نہ مشور دریں جہاں مست  
 جانان تو ز رخ نعت سب پروار



وعدا نوری ہیں گا اور محمد و ہم پاک فرمایا کرتے تھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ نُوْسًا اَوْفِيْ قَلْبِيْ نُوْسًا اَوْفِيْ قَبْرِیْ نُوْسًا  
 وَفِيْ نَفْسِيْ نُوْسًا اَوْفِيْ بَصِيْرِيْ نُوْسًا اَوْفِيْ شَعْرِيْ نُوْسًا  
 وَفِيْ اَنْفِیْ نُوْسًا اَوْفِيْ لَحْيِيْ نُوْسًا اَوْفِيْ دُمِيْ نُوْسًا  
 وَفِيْ مَفْجِیْ نُوْسًا اَوْفِيْ عِظَامِيْ نُوْسًا وَبَيْنَ يَدَيْ نُوْسًا  
 وَبَيْنَ خَلْفِيْ نُوْسًا وَوَعْوِيْ بِمِیْنِيْ نُوْسًا وَعَنْ شِمَالِيْ نُوْسًا  
 وَعَنْ فَوْقِيْ نُوْسًا وَوَعْوِيْ تَحْتِيْ نُوْسًا وَوَسْلَاهُ حَقًّا هُوَ مَط

نوٹ: یہ معجزہ اللہ تعالیٰ نے کیا تھا۔ اس پر بطور تبرک حضور صابر صابریؐ کو دعا ہے۔  
 جو آپ صبر و شہادت فرمائی کرتے تھے۔



سر حلقہ عاریتاًں کامل  
 او گفت و ریں زمین غزل را  
 من ہم بہمان نوا کشیدیم  
 از لطف بخوان زردی معنی  
 یا نشد کہ بود قبول دلہا  
 اسرار نہاں زول نہاں کن  
 رنجے بکند تا توانید  
 ز نہار مزن ز سیر حق دم  
 صد شکر کہ حق ز لطف احسان  
 در دین محمد است عطاہ  
 از خواندن او شد مچو گلزار  
 این نعمت تازہ لطف پرواہ  
 در شعر من است جملہ اسرار  
 این خامہ من کہ شد شور بار  
 منصور مشو زبان نگہ دار  
 بر حال دل شکستہ و زار  
 رقصاں گروی تو بر سرودہ  
 بنواخت مرا ز لطف بسیار

صبا پر تو متا ز روز محشر  
 شرمندہ شوے ز روئے کردار





بیدار شو بیدار شو ای خفته جان بخیر  
 گر خواهی دست و دغم چون عاشق شو بیدار  
 بشنوز من گرفتگی با گریه باش موزول  
 گرفتگی شو بیدار گنج غم بنشین و  
 خوبان خوبت سزگول گشتند با شد  
 دیدم بگویت هر طرف از ذوق محبت  
 زهی بکن بر حال ای بادشاه قدی پناه  
 هر کس که شد منظور تو بیند چشم دل عیان  
 همیشه شو بسیار شو ای قافل شو بیدار  
 یکدم بی از صدق دل حد کوی مستان بجز  
 تا آنکس تو گوید همه بهر تو یک گنج گم  
 حیران شو چون مهر و موم تا چند که بوی بید  
 از طلعت خورشید تو شمرند شمس و قمر  
 زندان بکس گریبان بکس قصدان بکس بختون گم  
 از آتش بجز زنت فارم دل خود پر شر  
 از عکس مهر و تو در هر طرف نور و گر

پرسید جانان از کرم صبا بر چرا دیوانه  
 من یافتم من یافتم کرده غم در تو اثر



اکتھی جسم کن بر حال صبا پر  
کب چشم اوست و لطف تو ناظر

بجز ذات تو کس دیگر ندارم  
زبان من بذکر تست فاخر

عصائے موسوی از لطف پیرواں

فرود برده فسوں بمسلم ساحر

تو داری قدرت کامل خدایا

از ان بستی تو بر تقدیر قادر

باشیا چون نظر کردم پدیدم

تو بستی از کمال لطف ناظر

من از روز ازل صبا پر ز خصیان

شدم از صولت عشق تو ظاہر



رحمتے بکن اے خدائے صابر  
 بر حال دل گدائے صابر  
 وارو ہمہ گنجائے رحمت  
 در ہر دو جہان گدائے صابر  
 صدہوشنی چو مہر گروون  
 واوم بدل صفائے صابر  
 سوئے دل من نہ روز اول  
 لطف شدہ رہنمای صابر  
 از لطف کریم خواندہ ام من  
 اندر قرآن شنائے صابر  
 کر دم بکتاب لوح محفوظ  
 در عالم جان بقائے صابر  
 گوئے عرفان بروز مسیدان  
 ہر کس کہ شد آشنائے صابر



بگویت گریہیم راہ از سر  
 روم چون ذوق مستان سحرگر  
 کنم جان دل دین سپردارم  
 فدای دلبر زیبا سر اسر  
 نشین از صدق دل گرامشقی تر  
 بیابی هر چه خواهی از وزیرین  
 منہ پاتا تو هستی پر مستان  
 بصحرای وجود خوشی اینتر  
 اگر خواهی کہ یابی راحت از در  
 مشواند طریق عشق مضطر  
 اگر پرسند از تو حال دل را  
 چہ خواهی گفت اور از دگر  
 بجز دیوانگی و مستی و ذوق  
 نخواہد عشق بان سالکان دیگر  
 بہ پیش قد عنائی تو از ذوق  
 نہد سر بر زمین سر و صنوبر

چو صابری بود مسکن نہ جاکن  
 کجا اندر رہ تقوا قلند



مشورہ فکین زورست بجز دلبر  
 اگر خواہی صال جاودانی  
 اگر پریندہ عال بجز دل تو  
 اگر تو عاشق صادق قدم پائش  
 بود باطلعت روی تو تمہ شید  
 امام ہر دو عالم پیشوی تو  
 شود روز جزا تاج سر تو  
 نقد مشورہ و شغیب ہر دو عالم  
 اگر گریہ و سیر زلف تو ابتر  
 ز بجز او بیانی و وصل دلبر  
 قلندہ رشوق قلندہ رشوق قلندہ  
 چہ خواہی گفت اندر روز محشر  
 مکن دل را زورست عشق مضطر  
 بہ بیانی با از ذرہ کلمتہ  
 بصدق دل بگو اللہ اکبر  
 بکن خاک رہ جانان نہ بر سر  
 اگر گریہ و سیر زلف تو ابتر

بیانی بجز عصا ہر دو عالم عشق  
 اگر خواہی دو عالم را سر اسر



شکریه بگردگاه تو ای کردگار  
 هر چه تو گویی کنم از فوق دل  
 با دل نمودم گفتم اگر عاشقی  
 درو غم عشق تو از دل مده  
 نشانه چو بر زلف زوی بزدلی  
 در چین باغ جهان بهر سحر  
 دل بهرانی تو به باغ جهان  
 بخشش مرا سرهم دل نازنین  
 وای مرا نیست کسی در جهان  
 من نتوانم به غمت رو نمود  
 هست امید که بی بایت زدم  
 میکنم از لطف تو من صمد هزاره  
 پیش زخمت نیست مرا اختیار  
 سو زنده دارا نکنی آشکار  
 بی سرو سامان نشوی بود شداره  
 نشتر غم بر دل من صمد هزاره  
 تا آنکه کنم بجای عشقی تو چون هزاره  
 بی سر کوی تو ندار و قرار  
 بوده ام از تیر غمت دل فگار  
 جز دل خو نخوازه من یار فگار  
 بس که منم از تو شش صمد  
 خاک شد هم خاک شد هم خاکسار  
 رحم بحال دل صمد با بر بکن  
 هست بکنج غم تو خواهد نزار



توئی رحمتِ خاص صدیقِ اکبر  
 سپردم بدینتِ دلِ جانِ خود را  
 توئی از ازل یارِ غارِ پیمبر  
 بجز عمر بخش اورا دلِ جان  
 توئی منظرِ ذاتِ اللہِ اکبر  
 بجز عمر بخش اورا دلِ جان  
 بعزِ ابوبکر صدیقِ اکبر  
 بجز عمر بخش اورا دلِ جان  
 بکنِ لطفتِ احسانِ تو بر ما سر  
 بجز عمر بخش اورا دلِ جان  
 بعشقِ علیِ ولیِ تائبِ شکر  
 بجز عمر بخش اورا دلِ جان  
 بجز ذاتِ پاکتِ نداریم دیگر  
 بجز عمر بخش اورا دلِ جان  
 پناهِ دلِ خود ندیدم جز این دو  
 بجز عمر بخش اورا دلِ جان  
 ندارم بجز سوزِ عشقِ تو در سر  
 بجز عمر بخش اورا دلِ جان  
 خیالِ دلِ زخِ خوبِ تو هست بر  
 بجز عمر بخش اورا دلِ جان  
 مکنده مشو در غم و در دلبر  
 بجز عمر بخش اورا دلِ جان

بہ صبا پر کشا دیدہ رحمتت را  
 ایسے بعز کمالات سرور



یارب تو مرا از غم نگه دار  
 از درود دل و الم نگه دار  
 گریه غیر ابد بخواب از حق  
 در وقت غملا تو دم نگه دار  
 خود میبید از زود او بیها  
 دست ناید ما تو کم نگه دار  
 گریه شقی صفا و فی بعد ذوق  
 دل را براه جسم نگه دار  
 امید تو نیست یارب از لطف  
 در روز جزا گرم نگه دار  
 ای کاتب غیر و شریب محشر  
 از بهر خدا مستلم نگه دار  
 در پیش پیمبر و عالم  
 از حکم خدا علم نگه دار  
 و دوست ترا کریم صاحب  
 ملک عرب و محبم نگه دار





الہی جسم کن بر جان صابریہ

تو بستی واقف از ایمان صابریہ

زیر حکمت دانم الہی

تو فی بر تخت دل سلطان صابریہ

ز درد عشق تو غم نیست دلرا

کہ لطف تو شدہ بر جان صابریہ

ازین شادی بگنجد درد و عالم

کہ شد درد و بلا مہمان صابریہ

من از اول غم عشق تو دارم

ہمچنین باشد سر و سامان صابریہ

نخواہی یافتن گریک یابی

بجز خون جگر در خوان صابریہ

تعالی اللہ چہ عسرت اینکہ ہر دم

زند صد شعلہ اندر جان صابریہ



اگر خواهی که گردی محسوم راز  
بکن جانرا فدای پاروساز

مرد عاقل درین راه خطرناک  
اگر تو عاشق با سوز میساز

منم شهباز صحرای حقیقت

رسم دلا مکان وایم پرواز

امیدم همت از لطفت که ساز  
مراد بر بندگان خویش نمیشاز

اگر خواهی که گردی شمع دلہسا

مشو در بزم زندان قصہ پرواز

اگر خواهی که باشی بچو صبا پر

ددا در بزم مامستان سرباز



اگر خوابی وصال یار جانند باز جانند با  
 در آورم بزم میخواران بر شکرگاه جانان  
 نگویا بچکس از لذت اسرار جانان  
 بده جان دل وین بچو منصور از مستی  
 بیاد بزم چون مستان شراب بخودی نکش  
 اگر خوابی وصال جاودان در بزم خونخواران  
 بگویی دلبری و غنا بکن جا از مسر سوا  
 اگر خوابی رسی با ما بگویش دل شنوا زمین

قدم در همچون مشیاء جانند باز جانند باز  
 نمی پرسند از کردار جانند باز جانند باز  
 خبر کردم ترا صد بار جانند باز جانند باز  
 بعشق او مترس از وار جانند باز جانند باز  
 مگر در جهان مکار جانند باز جانند باز  
 نشین با عدو غم بسیار جانند باز جانند باز  
 بیانی دولت دیدار جانند باز جانند باز  
 مشهور چون چرخ کج رفتار جانند باز جانند باز

نشوی چون مهر روشن در جهان عشق اگر خوابی

چو صابر بر در جبار جانند باز جانند باز



بکوی عشق اگر آمدی ز دارمترس  
 ز ذوق وصل بده صد هزار جان بر باد  
 چگونہ روئے دلدارم را توانی دید  
 اگر تو راحت کوین خوابی از در دست  
 ودا شوق با تش کده زرد سے نیاز  
 ترھے بکنده آخر از کرم بر تو  
 اگر ز جام لب لعل یار هست ترا  
 اگر تو عاشق دل خسته ز راه وفا  
 قدم برآه جنون نہ ز خر کارمترس  
 اگر تو عاشق مستی زود انفقارمترس  
 زگر تیر چشم دل خویش بازوارمترس  
 نشین چو کوہ ز سوغا بکوی یارمترس  
 تو آتشے ہم تن از شر از ناممترس  
 ز تیر چشمی آن دیدن نگارمترس  
 بقص از سر مستی ایننگارمترس  
 بیاتو بر در ما عدد هزار بارمترس

شود کہ رحم کند بر تو آشکار و نهال  
 نشین چو صبا بر سبکین دین دیارمترس



ذی دل تو نشسته چہ زیا موش  
 فریاد و فغان بکن بصد جوشش  
 باشد کہ ریبہ بجم سال یابی  
 کن آنچه تو خواندہ فراموشش  
 خاموش نشین بیترجم زندان  
 بخروش زور عشق بخروشش  
 گریوشے نگار خواب بینی  
 ہشیار مشورہ دست وہ کوشش  
 از دیدن جلوہ جانشش  
 مارا بہ بلا چہ آزارے  
 ہوش اند سر ذوق گشتہ ہوشش  
 خواہی کہ شوی زود سیانشش  
 از جام شب نگارے کوشش  
 از روز ازل نکرده ام عن  
 چیز حرف محبت تو در گوشش

نور دم زریو اسے وصل صابر  
 از نسیم شراب ہوش بہ ہوشش



گر عاقلان کاشی بصد پرورش  
 بر دوسے نگار بچیز نقش  
 گر طالب درد عشق هستی  
 عالم ہمہ خاک راہ عشق است  
 از عشق همیشه گفتگوست  
 جز یاد خدا ہر آنچه خواندم  
 از جلوہ حسن دوست در دم  
 در بزم وصال رفتم از ذوق  
 دارم زانجا بکلمہ تقدیر  
 ز لہر تو برو بکار خود باش  
 در بزم شیبہ بیارے پرورش  
 شرفش و مجال پرورش  
 از درد و غم نگار غم پرورش  
 خود را تو بوی عشق در پرورش  
 لیکن تو زین سخن کہ شناس  
 از دولت عشق نشاندہ موانہ  
 در بزم است رفتم از پرورش  
 از جلوہ حسن دوست پرورش  
 بایست زانوقت آری پرورش  
 اینجا سخن نہ بہ صفر پرورش

با عرض بریں و عرض بیان ہم  
 صابر ہستیم پرورش پرورش



بگری و دل را هم همیشه با باش  
ز شب تا سحر گاه بیدار باش

اگر وصل خوابی بصد آرزو  
چو بوی سفت درین چاه غم خواب باش

نه هستی چو منصور از بخودی!

انا محق زمان بر سر دار باش

بغم آشنا شو اگر عاشقی

ز سوز غم بجز خونبار باش

چو سوز ایام خون بریزد و چشم

چو دیوانگمال بر دریا باش

اگر لذت درد خوابی نه عشق

ز سرتا بیار است کردار باش

بهرش برین گرتو آسان کسی

چو صبا برین به سبکسار باش



دلا باورد و مستندان آشنا باش  
 غم و غربت بکن حاصل بعدد  
 اگر خواهی کنی بر عرش منسکن  
 اگر خواهی شوی همسر مستان  
 اگر خواهی شوی در عشق مستان  
 اگر خواهی رہی از دست عصیان  
 اگر خواهی رہی در بزم تندی  
 اگر خواهی گریانی دولت عشق  
 ز خود بنجو و چو مستان با خدا باش  
 اگر داری سراپا بنوا باش  
 ز شب تا صبح دم از کوی ما باش  
 بکوئے میفوشان خاکپا باش  
 بزم و لبران عین حیا باش  
 بکار بیگسان مشکل کشا باش  
 ز خود بر خیز چون من بنوا باش  
 بکوئے دلبر رعنایا باش  
 بیای صابر بکنج عشق جا کن  
 دے از خود پرستی با خدا باش





سختن اہل دل بکن درگوش  
 بگردیاں عشق گر بے بسی  
 بادہ در بزم آن پدی رنسانہ  
 سیرا سراز حق مکن بیسودن  
 بادہ عشق جام گر نوشی  
 نبود پیچ عنہم نہ مستے عشق  
 شب ہمہ شب بہ بستر غم من

عیب مومن چو حق بحق در پش  
 باش چون کوه بخورد و خاموش  
 نوش کن نوش ہاں مشو بہوش  
 گر تو گردی چو خم مے در جوش  
 سر بسر بسر تو کردی ہوش  
 گر نہی پائے عشق تو بروش  
 جائے تو بہ شست در آغوش

بچو صابر اگر شو سے با حق  
 سیرا سراز عشق کن درگوش



بیا بیزم حر لقیان عشق باوہ نبوش  
من آنچه گفته ام از فوق دل بگردن گوش

تو بچہ را لکری بہرہ ظہور نبوش مبین  
کہ تو در ہر دو کون ای باہوش

اگر حقیقت امتیاز پرید از تو کسی  
بگو با تو ز اسرار عشق باش خموش

نہتوان نہ سبب خوب تو نظر کردن  
بیا و جلوہ رویت نما نہ ہوش ہوش

بکنج ہجر نشین با ہزار عجب زونباز  
اگر تو سر خدائے زور و غم مخروش

ازین جہان بجان دوگرہ ندوق و طرب  
بپائے فرق بیکدیہ بیا بختیانوش

بصد ہزار امید آورم ز روئے کریم  
بدہ بہ صابر خود از غم و لاسہ جوش



تن مجروح و جان افکار و دلبرش  
شد از تیغ نگاہ و لب سرخویش

بکویت اندرین سو و خسر ایام  
نمیدانم چه خواهد شد ازین پیش

شدم از دست نفس خویش عاجز  
چو کثرت دم میزند هر دم بدل خویش

مراد ریاب گر خواهی سلامت  
منم در عالم مستان و فاکیش

بکن رھے بحال من کہ ہستم  
بکویت او فتادہ بچو درویش

بیابی راہ در بزم حقیقت  
باین حال کہ داری بایماندیش

بگوئے ہجر تو چون صاحب از ذوق  
بخوایم درد عشقت پیش و پیش



من میروم بذوق بکوئی نگار خویش  
گر صد هزارم زخم زندگیش که پیش

سلطان و پسر و دل من جا گرفته است

زان بر سر پویش و عرش و قارم بود پیش

افتاده ام بجاگ درت از سر نیاید

رحمی بکن بحال من خسته سیندریش

از خنجر مژه هزاران هزار ناز

کشورم صفت زوی تو بجایم نه پیش

از کوئی من بیاگریت جان عزیز است

پامال میشوی تو چو صابونم پیش



اگر تو عاشق مستی بکوشے یار برقص  
 ز من شنو اگر تہست مہر اذوق  
 اگر تڑپا لبِ مصلیٰ ز خویشین خیز  
 اگر قبول فتد با ہزار عجز و سباز  
 اگر تو محرم رازی بصد ہزاران نطق  
 اگر وصال بخوای بصد ہزار طرب  
 بود کہ بہر تماشاقت لفظ سہرتو  
 برقص ایک چو طائوس ہوشیار برقص  
 چو زلفند او بر رخ نازنین نگاہ برقص  
 بصد ہزار غم و درد و اشکبار برقص  
 تو آتش کہ تو داری کشتہ بہار برقص  
 ز مستی دل خود را بر سال بہار برقص  
 بہر دم دوست بیابا اول فگار برقص  
 بہ پیش آن بیت رعنا ہزار بار برقص

چو صبا پرانہ سر سودا بندوق بہر نغمہ  
 در آہ قصہ و لیکن بروے یار برقص



رفتین بیپائے دیدہ بکوی نگار فرض

آمد بیدیدہ دیدین روسے نگار فرض

آمد خبر ز غیب کہ رفتین ز خود نہمان

بر عاشقان وصال بکوی نگار فرض

آمد بجان بیان تو از صدق جان بول

داون ہزار بار بوسے نگار فرض

کردن فدای ہزار دل جان عاشقان

از سہر و صبح موئی بوسے نگار فرض

در بند ہیب یگانہ پریشان از رو کمال

بودن رو دست خمی بخوی نگار فرض

خوردن یعاشقان سستی و عشق را لیم

شعبہ تا حرز جام و سلوی نگار فرض

بر عاشقان غمزوگان حسا پر آمدہ

مردن بزم عشق و ہوائے نگار فرض



ننگم در ره تو راه غلط  
ننگم در راه خیر خواه غلط

از ره عقل و راست ملکستان  
ننگم در پیچ بادشاه غلط

نتواند برابری کردن  
بتواند نوار مسدود ماه غلط

اگر تو خواهی شوی ز اهل یقین  
تو کن بر رخ نگاه غلط

در دو عزبت بخواه تا بدم  
بس نخواهی نه من تو جابه غلط

عذر با میکنی بطر زگناه  
بس مشور سببری گناه غلط

دخل و خرجه تو نیک بین صابر  
تا نباشد مگر سیاه غلط



ہر چہ خواہی بمن بگو واعظ  
در جہاں نیست کس چو تو واعظ

از من خستہ و شکستہ دل  
غنیہ و دور بلا مجو واعظ

راہ حق را اگر تو میگوئی

میروم میروم بگو واعظ

گفتنت را نمیتوانم کرد  
وان لعین خود بکن برو واعظ

انچہ خواہی ز من نہی آید

گوش کن گوش شنو واعظ

نکنم انچہ تو بے گوئی

دست از من دگر بشنو واعظ

گفت صابر لب ہزار زبان

تو بمن رو برو شنو واعظ





اگر تو را سخی بر جاوہ شریع  
نشینی زود بر سجاوہ شریع

فشرقی چون شبلیہ و یازید و ایم  
چشتی یک جرحہ گرا تا باوہ شریع

سجاوہ سدر نهم تاج مشکل  
اگر یایم لباس سادہ شریع

شوہر در عالم قدسی مکرم  
ہر آنکو میسرود بر جاوہ شریع

رہم در بزم شریع پاکبازان  
نیاید رہ زیبا انتادہ شریع

نگجد در دو عالم ہمچو صابر  
کہ سے نوشتہ و مادام جام شریع



دارم از بحر شمت در سینم دایغ  
باغ باغم باغ باغم باغ باغ

ہست اندر دل بسد فوق و کتر  
از خیالی روئے جانانی صد چہرہ

درد را نخواہم ز تو ای جانمن  
گر زسد از بادہ غم یکسا باغ

بدرخ زیبامنہ خیال سیاہ  
نیست اندر باغ بہنت بہائے باغ

درد نخواہم درد نخواہم درد  
در غم غربت بسے دارم فراغ

ازدہ عبور رضا صبا پر میریں  
یاںستم من زین رہ بزم سنسراغ



رفتم از کوسے یار خویش و درینغ  
 ماندہ ام جان تراریش و درینغ  
 سرہے بخشش از کرم جانان  
 خویونم از غم تو بخش و درینغ  
 کفر و اسلام رفت بہر روز دست  
 بیستم واد این دو بخش و درینغ  
 بیچ گفتن مسدانی آید  
 گہ یہ پڑسی ز حال پیش و درینغ  
 صما پر از در و دل ہمیں گوید  
 رفتم از کوسے یار خویش و درینغ



منہ قدم بوسہ کوٹے یار خود بکسلاف  
اگر تو عشق ندری بہ بزم درد و بلا

قدم بپراہ حقیقت نہ سادہ ہرگز  
بہ بزم اہل سلامت سخن گو بکسلاف  
ز صیقل غم عشق آہنچناں بکن خود را  
کہ تا چو آئینہ باشی تو در جہان لہدات

چنان بکوش ز سر تا قدم شوی ہمہ نور  
اگرچہ سید علویستی ز سر تا ناف  
بزار جہان بد ہم گر تو بہر کشتن ما  
ز خشم نغمہ بجز ابرو بہ آوری ز کسلاف

بکنج بجز تو جہا کردہ ام ز دولت تو  
بس ست خون جگر در غم تو وجہ کفایت  
ز صابر این سخنے یاد و ارتا باشی  
بغیر نفس ستمگر کن بکس ز مہدات



عاشق من بدر و مستندی عشق

ذوق دارم ز خود پسندی عشق

او بکون و مکان ز می گنجد

هر که او او شد طیندی عشق

بدر او و کون می نهند

هر که اگشت از طیندی عشق

جان عشقانی کند بهر نفس

گر کند گوش نقش بندی عشق

گریه کن گریه کن تو صبا پروار

تا و بدوست مستندی عشق



اللہی رحم کن بر حالِ اوراق  
فرست اور او را از ادج افلاک

باسم ذاتِ خود یارب بسا حل  
رساں اور ازین بحسبِ خطرناک

بدرِ صحت مراد را تا مبادا  
کنم زین غم گر بیان جگر چاک

بدگاہ تو رو آورده ام من  
کن یارب مرا زین درد غمناک

ز لطفِ خاص تو اُمید وارم  
بکن اورا ازین رنج بلا پاک

سرایت کرد و روسے زہر سودا  
ز لطفِ خاص خوشبختی بخش تریاک

بھی گوید ز شب تا صبح صبا پر  
اللہی رحم کن بر حالِ اوراق



رسیمی و کریم امی خالق پاک  
فرست از لطف بارانے زانلاک

بدہ باران کریم بندہ پرورد  
کہ از و آتش باین مست جگرچاک

مشو بر بندہ کے خویش قاهر  
بہ عقارہ می تو گشتند بیباک

توصیاء پرورد افضل خویش یارب  
بر آرزو قید این بگر خطرتاک



دل من در غم عشق تو شد چاک  
 بدین امید تا روزی نہی پا  
 نہ سووائے بتاں از حدیقل عشق  
 نہ غفلت شد غم غربت ز سینه  
 شتیدم من شنیدم از ازل پیش  
 چگونہ و صفت و آنست میدوان کرو  
 شدم قربان دست ناز از لطف  
 نمی آید بد منت و حاصل جانان  
 ز خون دل بسووائے محبت

ازین شادی شدم بواج فلک  
 قتا و دم بود پاک تو چون خاک  
 نہ سزا پا شدم آئینہ صان پاک  
 از ان افتادہ ام بر خاک غمناک  
 خدا فرمود در شان تو لولاک  
 نثار و بود در سنجاق کبود پاک  
 بہ بستی محمد ہزاران دل بہتر اک  
 منہ سر اندازین راہ خط سرناک  
 شد دم در خاک و خون بہ شوم فلک

بود گوئے غم غربت چو صبا  
 کسے کو بہت در عشق تو حیا





پیرم و لیر عمتا اگر در دم خیال  
 نیر سد لیر اوج و وصل مرغ خیال  
 ابوالمکارم بار سیر سلیمانی است  
 سزار و پیدہ کتم از برائے عین تو  
 بیک نظارہ روئے تو کامران گرو  
 شہ و بجزش برین محبوب مہر و مدوشن  
 ز فریق تا بقدم گوش گشت تم از فریق  
 بسوز از سر سوئے عشق تا دم حشر  
 اگر نگاہ تو افتد بر مرغ گشت کباب  
 عدد و چگونہ تواند کہ جان بردار من  
 خیال نقش یہ بند و در آرزو صال  
 اگر پروہ ہوائے تو صد ہزاراں سال  
 ہزار شکر کہ دیدم کمالش از سر حال  
 اگر پروہ فگنی از رخ نقاب بہر مثال  
 اگر چہ از غم تو گشتہ ام محبوب ہلال  
 براہ عشق تو کا ہیدہ آنکہ مثل ہلال  
 مگر گندہ بن از حال و فعل خویش مقال  
 اگر تو عاشق مستے زور و عشق منال  
 یقین ز لطف نکاہت با او پروہ بال  
 قند بذات شہر برش نہ غیب کوہ زوال

چو صبا پر از سر سوئے عشق جان مبار  
 وزین صفت کہ تواری نیر سی بحال



ز عشقت نشا و مانی دارو این دل  
 بہ نغمہ و بسیران از مستی عشق  
 بسودائے وصالست از سرور و  
 بگویش ہر کہم آفتد قال شاید  
 کتاب دل بخوان گر عارضی تو  
 کجا رہے پاید غیب آنجا  
 نیسر و سرگز از محبہ دل آرم  
 بستر دل بگو بٹیک بشنو  
 بشہر عشق جا کر و رستا از ذوق  
 بصدہ ذوق و طرب از درد عشقت

بغم رازہ نسائی دارو این دل  
 بپس شہرہ جوانی دارو این دل  
 بکویت جانفشانی دارو این دل  
 فغان جانفشانی دارو این دل  
 عجب گنج مستانی دارو این دل  
 ز خود ہم پاسبانی دارو این دل  
 حیات جاودانی دارو این دل  
 ز بانے بنیربانی دارو این دل  
 امید کامرانی دارو این دل  
 امید مہربانی دارو این دل

ز تو صبا اگر پرسند بر گو

کاسے لا مکانی دارو این دل



کشیدہ درد عشق پر جفا دل  
 از ان روز سے کہ تا غم بخشین بند  
 درین عالم سے کریم تماش  
 بدین اُمید تار و زسک بے بینی  
 اگر صدمہ جان پہنچد تا دم شمر  
 اگر خوابی شیری اہل سلامت  
 بیک نظارہ لطف خداوند  
 بدین نور جمال خویش جانان  
 شدید از ہر طرف بان مرحبا دل  
 نگر وہ اندرین سودا نخط دل  
 وز آہ دور نظر مشکلا کنا دل  
 فتادہ بر دور تو بے نوا دل  
 نخواہم اندرین رہ بے وفا دل  
 مشو با خود پرستان آشنا دل  
 شد اندر ہر دو عالم مقتدا دل  
 کہ شد از صیقل عشقت صفا دل  
 رسید صبا پر منزل گاہ قدسی  
 اگر دستم بگیسرد بے نوا دل



ما عاشق ظہور جمالِ محمدیم  
 مہر مست از شراب وصالِ محمدیم  
 از آفتاب حشر ننداریم غم کہ ما  
 در زیر یہ نطل مہر جلالِ محمدیم  
 اہل سلا متیم از ان روز صدق دل  
 در قول و فعل مالِ جمالِ محمدیم  
 از بہر کار سازی ما اینقدر بس است  
 کہ صدق خاک پائے بلالِ محمدیم  
 با صد ہزار شوق و طرب تا بروزِ محشر  
 ما بندہ جمالِ کمالِ محمدیم  
 از من بجز محبتِ آلِ نبیِ مجو  
 ما مقصدِ محبتِ آلِ محمدیم  
 صابریہ ز فرق تا بقدم گشتہ ایم گوش  
 از فوق در ہو اسے مقالِ محمدیم



چوتھو بہمان دگر ندیدم  
 سوئے در حق ز لطف احسان  
 غیر از رہ حق ہمہ ضرر بہ است  
 را ہے بوصول کے توان یافت  
 در خود زہو ائے مہر رویت  
 کینج غمت بہ بستر درد  
 چوتھو بہمان حسن حقا  
 و عفت حسنت نمیتوان کرد  
 جز درد و غم و ہراس و حرمان  
 از مسجد و صومعہ پر پرہیز  
 مثلش بنجد البشیر ندیدم  
 جز درد تو را بہر ندیدم  
 در راہ خدا خط نہ دیدم  
 در راہ دگر اثر نہ دیدم  
 خفاش صفت بصر نہ دیدم  
 جزہر یاس و گریہ نہ دیدم  
 در خاورد و باخت نہ دیدم  
 مثل رخ تو نہ نہ دیدم  
 در بزم تو ما حاضر نہ دیدم  
 در کوئے معان ضرر نہ دیدم

صابر بہو اسے ماہدویاں

در سینہ بحشر نہ دیدم



ما عاشق گلستانه درویم      ما رونق سبزه زار درویم  
 کز بیز غم و الم بصد ذوق      گلستانه نو بهار درویم  
 از دوزخ و جنتیم فارغ      سرور قدم نگار درویم  
 جان و دل و دین زدست داریم      با این همه سرشار درویم  
 با اهل جهان سرداریم      از روز ازل بکار درویم  
 از ما طلبید سوزش دل      آتش کده شرار درویم  
 شد فاش با حقیقت عشق      منصور صفت بدار درویم  
 از ما طلبید لذت درو      ما مصدر صد هزار درویم

درند مهب عشق هم چو صبا پر  
 سرمایہ روزگار درویم !!



باز در کونے یار میر منتم  
 بخود و بقرار میر منتم  
 باہوا سے وصال جانا نہ  
 بادلِ خوفشار میر منتم  
 ہچو پروانہ گرد شمعِ رخت  
 مست و مدہوشی و زار میر منتم  
 بہر ایشا رداستی کہ مر است  
 از دو چشمِ افکار میر منتم  
 اندرین بزمِ از رو مستی  
 دوستان با نگاہ میر منتم  
 ہچو بلبلِ بروے گلِ صبا پر  
 اندرین مرغزار میر منتم



مشوار تجسیر دلیر محمد عشقم  
 ندیدم هیچ عاشق را بسایتم  
 بده در دیکه هرگز کم نگردد  
 نخواهد عاشق دردتو سرجم  
 بنثار خاکِ راه ماهر و یار  
 بکن صد جان اگر بستی تو آدم  
 سرانجام غیبت از سودای عشقت  
 اگر بریم آشود این هر دو عالم  
 اگر جوئی دو عالم را سیاهی  
 کسی را بچو من در عشق انجم  
 برگر عاشقی با حمد عشقم و درد  
 که میخواهند اینجا چشم پرانم  
 اگر خواهی وصال جادوانی  
 بده جان و دل و دین حساب از تم





بجز درد تو ساما نے ندارم  
 باورنگ دل خود تا بخش  
 بجز عشق تو من ثنا نے ندارم  
 من و ذوق کمال سے محمود  
 بجز حسین تو سلطانے ندارم  
 اگر پرسی ز اعلم نگارا  
 بجز نور سلیمانے ندارم  
 دل و دین رفتند از دستم ز شفقت  
 بجز سودا ت برہانے ندارم  
 درین خم نمائند جز ہانے ندارم  
 کہجا یا ہم رہ اندر بزم جانان  
 درین خم نمائند جز ہانے ندارم  
 کہ من و خویش تن شائے ندارم  
 بیوزانم ز تاب این سینہ دل  
 کہ من و خویش تن شائے ندارم  
 اگر سستے بدایانے ندارم  
 سراور حفظ خود یارب نگہدار  
 کہ جز فانت نگہبانے ندارم

از این اوز سے کہ دیدم رو سے جلال  
 چو چہرہ از فوق بستانے ندارم



چوں خود بچساں کسے ندیدم

تڑپناں زول شنیدم

از لطفین عدم چو سر کشیدم  
پستان غم و بلا مکسیدم

چوں رہ بمراد دل نہ بروم

پیراہن صبر را دیدم

بستند رہ وصال بر من

آہ سوزان زول کشیدم

در جسد ہے بسے بلا ہاست

در راہ حسد اخطار ندیدم

از دل خبر کے نیا فتم من

صبا کہ ہر سوز مرود دیدم



از گلشنِ حسن تو نگارا  
 یک بمراد دلِ پنجسیدم  
 خود راہ مراد شد ہویدا  
 از نفس مرید چون رمیدم  
 گفتن نتوان برویت اے دست  
 از ہجر تو انچہ من کشیدم  
 از دستِ سراقِ یار صابر  
 جانِ داوم و درو کشیدم



خدایا بجز تو دنیا ہے ندارم

بجز ذاتِ تو تکیہ گاہ ہے ندارم

بہ تختِ دل خویش از روزِ اول

بجز اسمِ ذاتِ تو شاہ ہے ندارم

ز تو نیست پنہاں خداوندِ عالم

کہ جز درد و غم ز اورا ہے ندارم

مرا پرودہ حفظ تو مانم شد

بجز سایہ ات باہگاہ ہے ندارم

ز شرکِ خفی و جلی پاک ہستم

بجز تو اہسا اے ندارم

متارحِ دل من چہ پری تو امین

بدلِ انچہ وارم جز آہستہ ندارم

چو صابر بدرگاہ تو از دل و جان

بجز کوئے تو زویرا ہے ندارم



سن و گر گفت گوئی و انم  
 از انزل تا ابد روئے یقین  
 آشنایان عاشقیم تو هر سوئے  
 از کمال غنایست لطفست  
 روز و شب در صحیفه ازلی  
 از خیال جمال تو ما شتر  
 سن از و دست دل نبردیم  
 در نشان زلفش روئے چو ماه  
 انزل عاشق سبب ما نم  
 جز و پیر خود نمیب در انم  
 غلبه را سوئے خود بگردانم  
 در همه کائنات سلطانم  
 ایست عشق تو ہی خوانم  
 سر لبیر لبیر گلستانم  
 مستم از بادہ کہ نوشت نام  
 گاہ کافر گئے مسلمانم

صبا بر از من پیرس حال ما  
 محرم راز سحریز و انم



ز بسکہ از غم بجز تو کامران شدہ ام  
 اگر بگوئے تو تا حشر جا کنم بجا است  
 سرا چگونہ نیا بند در طریقت عشق  
 بکوی عشق تو پہاں نمیتوان ہم رفت  
 نشد بقید دل من بعد ہزار قیول  
 اگر بجز نشینم مراد شد امروز  
 ز بسکہ شور و زل عشق تو دارم اندر دل  
 از ان گنج کہ خیال تو در دم جا کرد  
 نما نہ ظلمت عصیان بجانہ دل ان  
 بکج عشق و آیم ز خود نہاں باشم

ز عشق دست دل و لوانہ من بجاں شدہ ام  
 نہ بہر عشق تو من از عدم بجاں شدہ ام  
 ہنوز نہ خرد خدا شرواں نہاں شدہ ام  
 من ز رفغان لہ خویش در رفغان شدہ ام  
 ز شام تا بر صبح و اسستہاں شدہ ام  
 ز لطافت عشق تو سرور و شوق مسکین شدہ ام  
 بجا است آب ز دیدہ شہرستان شدہ ام  
 ز فرق تا بقدم نور حیا و ان شدہ ام  
 از ان نساں کہ باہاں بودہ قرآن شدہ ام  
 ز دست کج و شہان سیدہ از ان شدہ ام

چہ صابر از سر اخلاص تا بروز ہنرا  
 بر صفت و اہانت تو من سر بسزیاں شدہ ام



ز بس در کوی عشق از سر و دیدم  
 شدیم آرایش گلزار رضوان  
 باشیا چون نظر کردم نهسانی  
 ز در و محبت تو هرگز نه نالم  
 ز سودا سے رحمت پیرایین صبر  
 ز لطف بر خود در هر دو عالم  
 ز منکر ناکسان زشت کردار  
 نمیبسم تا ابد هرگز نمیبسم  
 بید اللہ فوق ایدیم چون بود  
 گریزان بود از من دشمن دین ق  
 ز الطاف خداوند دو عالم  
 زیاران از غم غربت بعد ذوق

پس از عمر کے بکام دل رسیدم  
 چو اسم خوشنیتن از تو شنیدم  
 بحسب زور جبت سال خود ندیدم  
 ز دل از بخود می آسے کشیدم  
 در دیدم من در دیدم من دیدم  
 سعیدم من سعیدم من سعیدم  
 بعیدم من بعیدم من بعیدم  
 کہ زخم خنجر چشمت کشیدم  
 مریدم من ز دست حق مریدم  
 ز اسپ باد پایرو بے رسیدم  
 بہ تیغ دل من او را سر بریدم  
 بجان و دل غم عشقت خریدم

ہمیں گوید ز شب تا صبح صابر  
 فرید الدین را عبد فریدم



چیز بدیخ تو نظر بندارم  
 از من تو میپرسی حال دلها  
 ای، بجز بدیخ تو از من  
 در تاب جلال مهریست  
 دل از تو چگونہ باز دارم  
 سرمایہ ہر دو کون ہستی  
 سوئے در تو بعد لطافت  
 وصل تو گئے گئے نصیبم  
 جز بدیخ تو گذر ندارم  
 من از دل خود بجز بندارم  
 در بجز از شکر بندارم  
 خفاش صفت بجز بندارم  
 مثلش بجان و گردن دارم  
 جز شبیوہ این ہنر بندارم  
 جز لبے تو را ہنر بندارم  
 در دل ز غمت اثر بندارم

از دولت عشق صا پر از کس  
 در ہر دو جان اثر ندارم





دستگیر من دستِ تبتِ کریم  
 شد فراغش ذوقِ مشتِ بهشت  
 من بخوشیم ز صورِ اسرارِ فیل  
 از من اسرارِ او بیا موزی  
 چون بیایم شفا هر دوسے  
 برورت میکنم ز ذوقِ نشاد  
 بشنوا ز من بگویش صدق و یقین  
 آنچه در ستر جانِ دل داری  
 زانکه در دامن دستِ بزمِ کریم  
 تار سیده زلفِ دستِ نسیم  
 گشته ام برورت بصدورِ مقیم  
 از ازل واقفم ز سترِ قدیم  
 یا نسیم دروازِ کریمِ حسیم  
 از صدقِ ماے دیده دیدیم  
 ره نیاید بزمِ عشقِ نسیم  
 می نگرد و نهان ز ذاتِ حلیم

عشق گوید ز سترِ غیبِ خبر  
 گوش کن صبا پر از ره تعظیم



زور و عشق تو در دل فغان نمی یابم  
 ز کاروان محبت نشان نمی یابم  
 از ان بکنج فراق تو ساختم از ذوق  
 که گنج وصل تو من جاودان نمی یابم  
 بیاد سرو نهادم سر نیاز که من  
 خیال قد تو در دل عسلیاں نمی یابم  
 چگونه و صفت کمال تو مینوانم کرد  
 ز بهر و صفت تو در خود زبان نمی یابم  
 بزین تو تیر متوس از شکستن پیکان !!  
 که من بستی خود استخوان نمی یابم  
 بکوی عشق تو ذوقیکه یانستم تا حشر  
 بان خدا که ز بارغ حینان نمی یابم  
 ز جام وصل گری غمزدای صابر شو  
 که جز غم تو بخود مهر بان نمی یابم



گردولتِ وصل تو ندارم  
بادرد و عنیم تو ہمکنارم

از من تو میری حالت دل  
والله ازان خوب ندارم

از روز ازل چو بلبیل مست

در ذوقِ جمال گلعدارم

من از سر صدق تا دم حشر  
در کوئے عنیم تو خاکسارم

عنیم عنیم تو بر زور گلویم  
از مستی عشق ہو شیارم

سوزد و زرخ از آتش من  
گر آه ز دل او می بر آرم

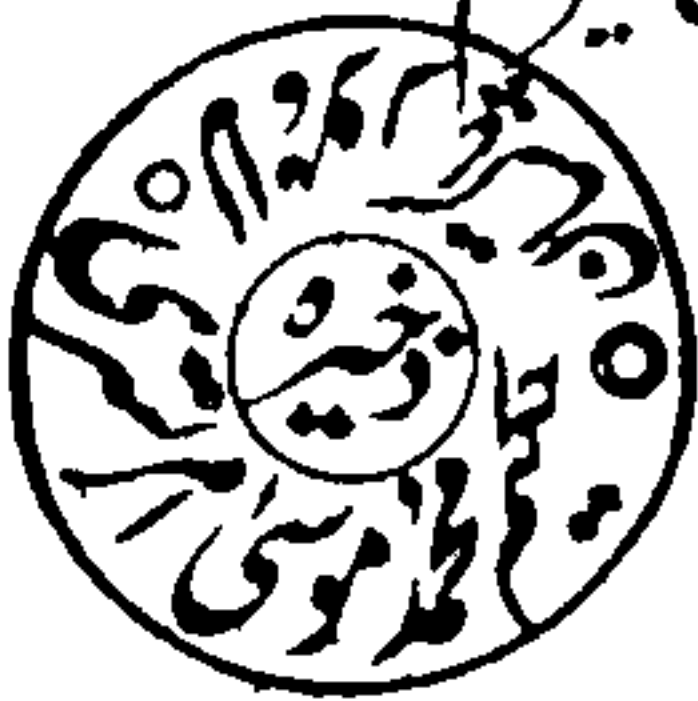
از دیدہ بجائے آب صبار  
از آتش عشق عنیم بیارم



میروم در کوسے جانان میروم  
 از غمت دارم خجالت ہا بے  
 انچہ سپہ باید ندر روز ادراہ  
 باہزاران لشکر و ردوالم  
 از کمال غیت سر نہاں  
 بہر جان بازی بکوسے دستان  
 من ز سوولے رخت زیبا لکار  
 سایہ سان پیمان پیمان میروم  
 زان سبب سرور گریبان میروم  
 بے سر و سامان جوہر ان میروم  
 برور سلطان خوبان میروم  
 یوسف مصرم بزندان میروم  
 باہزاراں فوق خندان میروم  
 سوئے او حیران و گروان میروم

بر سر کوسے تو ای صبا پر بندوق

ہر سحر گریبان و نالان میروم





من از نور انبی مہر دینم  
 نباشد در دو عالم ہم قدر دینم  
 بکنج دروگر خلوت گزینم  
 گئے در دم گئے آہ تہ زینم  
 گئے خاتم گئے عرش برینم  
 گئے گلبرگ گائے یا بھینم  
 گئے سنگ ستم گئے ای بگینم  
 گئے سنت گئے در استینم  
 ز نور خاص حق ماہ زمینم  
 امام ہادی اہل تقیینم  
 بیہرم قدسیان بالانشینم  
 گئے لیشتم گئے چون ایبیم  
 گئے خاتم گئے نقش زمینم  
 بچشم و جان حامد خاکنم  
 بیہرم جان مگر بس ناز بھینم  
 تہ ابرہ تارک افلاک سینم

مراد ریاب صابریہ از حبیینم  
 ز خدام سراج العارفینم



خداوند! بحسب سزا تو کس ندادم  
 ز لطف خاص تو امید دارم  
 بحسب سزا آفت نطق من رحمت اللطیف  
 بجز در حشر می ناید بکارم  
 باین رو چوں تو انم رفت در حشر  
 من از عصیان خود بس شرم دارم  
 چه می پرسی ز احوال من زار  
 ز دست نفس کاش کیش زارم  
 ز بجز روی تو از آتش غم  
 شرارم من شرارم من شرارم  
 خیال روی تو تا در دل افتاد  
 بهارم من بهارم من بهارم  
 چو تو همسایر بنده دارم در دو عالم  
 که من با تو همیشه یار دارم



عاشقِ رویِ یارِ خوشیستم  
 از ازل تا ابد رویِ لفتین  
 چون ز قلم بدوق ازین قلم  
 روزِ محشر سراچه غم از مهر  
 میانه پرید خدا بر روزِ جزا  
 تکلمِ روحِ سوئی شست بهشت  
 شکر نقد که با هزار نسیان  
 مسستِ رویِ یارِ خوشیستم  
 ساکنِ کوئے یارِ خوشیستم  
 محرمِ کوئے یارِ خوشیستم  
 زیرِ گیسوئی یارِ خوشیستم  
 زانکه بندھے یارِ خوشیستم  
 مائلِ ابرویِ یارِ خوشیستم  
 حسنِ نیکوئی یارِ خوشیستم

نہیست صبا پر سرِ غم، محراب  
 زانکه باز رویِ یارِ خوشیستم



بیاوردے تو چوں گل شگفتہ  
ازین شادی بکس حرفے نگفتہ

ز چشم از بجز تو در شستہ دل  
ز شب تا صبح سرور ایدہ شگفتہ

ز چشم ناکسان زشت کردار  
غیم عشق ترا در دل نہفتہ

بیاوقدہ زیائے تو جانان  
گرفتہ نامیدی را و خفتہ

بصد ذوق و طرب جانان چو صبا  
بہر کسے ترا از دیدہ رفتہ





من از ذوق وصال با رشتادم  
 زبانِ ظاہری ناید بکارم  
 بصدامیدور کوشے تو جانان  
 مگر روزے منتدیر من نگارا  
 خیر از ستر وحدت پس از من  
 بگیر از لطف دست من نگارا  
 نہ تو بروی از من جانان ال دین  
 ندارم دلدہ عشق تو جانان  
 دل خود را بدست غم بدادم  
 بو صفت تو زبانِ دل کشادم  
 سیر خود را بنجاک غم نهادم  
 انما اندر رہ تو او منتادم  
 کہ من در علم وحدت او متادم  
 ترحم کن کہ من بس نامرادم  
 بذوق خواہشت من خود بدادم  
 مگر روی کہ با دروے تو متادم

چہ می پرسی ز صبا پر حال مارا  
 بذوق وصل سرگردان چو بادام



اگر چہ از غم عشق تو بیخبر ہستم  
 نہ بہر وصل تو چوں تہر در پلید ہستم  
 نقاب از رخ زیبای خود دہے پروا  
 ہزار جان ہم از ذوق گریبتر ہستم  
 عجب نباشد اگر ز آہ من فلک بوزد  
 ز تابش رخ خود شید تو تہر ہستم  
 نگاہ کن بین ستر ای نگار زلف  
 تر حے بکن آخر کہ در گزر ہستم  
 دل بست در بر من بچو آئینہ روشن  
 ازان ز جلوہ تمسین تو چوں تہر ہستم  
 نہ سوز نہ بجز تو در کینہ غم ز گرمی عشق  
 ز فرق تا بقدم آفتش دیگر ہستم  
 غلام کوسے تو ام بچو صبا بر از سر ذوق  
 ز خاک پائے تو گر نیستم تہر ہستم



من آن نیم کہ ز عشق تو روئے گردانم  
 در بین دیار میرا نیست با کسی کلامے  
 چگونہ از دل من محو گردو این عودا  
 تو گوشہ گیر من کنز فراق بیسوز می  
 بیاد و دوست تو در کوئی تو بعد غم و درو  
 اگر ز حال من آگہ تہ من بشنو  
 چگونہ جان نیاید خزان بگلشن جان  
 حکایت شب بچران چہ پرستی از من زارہ  
 متناخ ہر دو جہاں را بہیچ نہ تمام  
 کہ من ز روز ازل عاشق سلیجانم  
 حکایت غم عشق ترا ہمین خوانم  
 ز آتش دل خود من ترا نگہ بانم  
 ز شام تا بہ صبح ہمچو ابرہ گردانم  
 مدد و دست کہ من بلبل زبان دانم  
 بیاد و دوست تو من رہبر گلستانم  
 زمین میرس تو چہیرے کہ من نہی دانم

اگر مکتوبے تو را ہے بیایم از سر درد

ز دیدہ خون جگر ہم چو صبا بر افشانم



در پیش رخت نیاز مندیم  
 جز ذات تو دل بکس نہ بندیم  
 در عشق تو پچوا برو برستیم  
 کہ گریہ کنسیم و کہ بختیم  
 یک رہ نما جمال خود را  
 در آرزوئے تو درو مندیم  
 در بزم وصال تو بصد ذوق  
 از جام لب تو ہوشمندیم  
 از آتش عشق تو ز غیرت  
 برغیرہ در تو بندیم  
 جان بازی من بین نگارا  
 درو دل و جان خود پسندیم  
 صابر ز ازل بکے جانان  
 ہستیم و لیک در گزندیم



خداوند ابدین چشمے کہ دارم  
 ہمیشہ در پوائے ابر باران  
 بود کانون آتش سینہ من  
 بحق بندگی نتوان رسیدن  
 چو پربالک بود مملوک لے الحق  
 فرست از لطف ابر رحمت خاص  
 نبات از تشنگی سر بر نیادرد  
 بدہ آب از گرم ای تازگی بخش  
 نشو فریاد بکس لے خط بخش  
 بدرہ ضائع فغان بے شمارم  
 بجانے ابر توتا کے بیمارم  
 بین بر بستر غم خوار و زارم  
 ازان از دید با آتش بیمارم  
 ازان در بند ہایت ترمسارم  
 مشوقا فل کزین رہ بقیارم  
 بدہ باران کہ سن امیدوارم  
 ز بے آبی ہمہ صحراے نارم  
 ز گلزار رحمت من لالہ زارم  
 درہ ضائع فغان بے شمارم

مکن صاحب سوال از بس باران  
 کہ پذیرد و عسایر و روزگارم



من بسوداے یار می نازم  
 بر جبال نگار می نازم  
 بچو منصور از سیر مستی  
 بستان با سے وار می نازم  
 دشمن ما بنخویش می نازم  
 با دم ذوالفتار می نازم  
 غیر حق را بحق نمیگیرد  
 بدل خاکسار می نازم  
 تا خیالی تو در کنار آمد  
 زان سبب در کنار می نازم  
 ہر کسے بر کسے نظر دارو  
 من بسیار دیار می نازم  
 گوش کن گوش صبا پر از من زار  
 بلبلم بر بہار می نازم



خدایا بحسب تو کہے ندارم  
 نیم پاک دامن ز عصیان پیشیت  
 بجز ذات پاکت پنا ہے ندارم  
 بسین اندازل تا ابد از ہر صدق  
 بجز لطف تو عذر خوا ہے ندارم  
 گناہ تو دارم مکن ہر چہ خواہی  
 بجز تو دگر بادشا ہے ندارم  
 بگیر از کرم و سست من تا بہ بشر  
 ولیکن کسے داد خوا ہے ندارم  
 تو فی واقف از حالت من خدایا  
 بجز قدرت من سپا ہے ندارم  
 زور و غمت من بجان شرمسارم  
 کہ در دہر من دستگا ہے ندارم  
 کہ در سینہ خویش آ ہے ندارم

ترایم ترایم ترایم چو صابر  
 بحسب نام تو ز اورا ہے ندارم



من از باوہ جام لعل تو مستم  
 نشستم بکویت نشستم  
 گئے بت گمہ و گاہ بتخانہ ہستم  
 ز شیب تا سحر من ازین غم ہلاکم  
 شدم خاک پا از دل و جان ہمہ رو  
 چہ گویم ز احوال خود با تو جانان  
 نہ امروز سر در نہادم بکویت  
 تو ہرگز نہ پر سیدی از من کہ چون من  
 چو مستان بہ عرش برین نشستم  
 ز غیرت درویدہ بر غیب ہستم  
 گئے بہین گمہ بت بت پرستم  
 کہ از درد عشقت تہی و دست ہستم  
 ز بد گفتن بد نہادان نہ رستم  
 بیاور گئے و امن تو بدستم  
 فلاں سے سر تو ز روزی استم  
 ز بہر تو من از دو عالم گسستم

چو صابر بکوسے تو از روز اول  
 بہ عجز تو مردم ز بہر تو خستم





بخل و زنگاہ مستان چون رسیدیم  
 چو پرسیم ز ایشان کین چه حالت  
 مرا گفتند میخوابی اگر تو  
 بصد زوق طرب قصان و ستان  
 گریبان تباہی هستی خود  
 من دروگان یازار حقیقت  
 شراب مستی از جام حقیقت  
 در سواری بخت درود عالم  
 در آنجا جز غم و غربت ندیدیم  
 جواب نشان بگوشش دل شنیدیم  
 زخم عشق سر جوئی دیدیم  
 گرفتیم از کف ایشان کشیدیم  
 چو مستان از سرمستی دریدیم  
 بجان دل غم عشقت خریدیم  
 چشیدیم من چشیدیم من چشیدیم  
 من از تباہی و بیستی دانیدیم  
 نرزدان قفس صابر بصد زوق  
 چو بلبل سوئے بستان بر پریدیم



جز غلطی خدا بشنند ارم	جز ذاتِ خدا بشنند ارم
صد لشکر جز این ہنسنند ارم	دارم نظر سے بذاتِ بیچوں
جز بر کرمت نظرند ارم	دریاب مرا کہ نہ ستم از دست
از بد گهران عندرند ارم	تا لطف تو شد نیاہ ذاتم
از ہستی نمود خمیرند ارم	محرم شدہ ام ز ہستی تو
در بستہ بجز بشنند ارم	از تابش آفتاب رویت
مہر رخ تو بھسنند ارم	نقاش صفت چگونہ بنیم
من برور کس گزیرند ارم	از حالتِ من تو ہستی آگاہ

کے دست و پد و عمال صبا پر  
در دل ز غمش اثرند ارم



من از درد عشق تو بیدار بودم  
 ز سودای عشقت بعد قفس مستی  
 شدم ناگهان مست از مستی عشق  
 بدست من امروز آمد عشق  
 چه شد گرد و گرد روز دورم بظلمت  
 چه شد گرد به غفلت مرا برده از ره  
 نه عابد نه زاهد نه صادق نه کاذب  
 گمے آئینه گاه حسن و گمے رسته  
 ز شب تا سحر گاه غم خوار بودم  
 ز آه دل خود شدر بار بودم  
 خود از مستی خویش بیزار بودم  
 من از روز اول خریدار بودم  
 بیاطن من اندر دل یار بودم  
 من از نفس بدیش بشیار بودم  
 بکار دل خویش محنت آرد بودم  
 گمے جامه و گاه دستار بودم

نه مومن نه کافر نه ملحد نه فرس

چو صابر درین ره سبکسار بودم



ما در طلب وصل تو از خویش جدا ایم  
 گر طالب مانی بحقیقت ز سر صدق  
 ما سر خدا ایم ز انوار حقیقت  
 و ایم ہمہ جلوہ انوار جمالش  
 در عالم خاکیم اگر چه بحقیقت  
 ما بادہ کشایم بخلوت کہ عرفان  
 با این ہمہ مستی کہ ز سودا تو داریم  
 گاہے بدر میکہدہ گاہے بدر مرغ  
 کہ خاک گئے باو گئے آتش و ایم  
 بنگر اگر ت بہت نظر در ہمہ جایم  
 در عین فنا منظر سلطان بقایم  
 گرد ہمہ تن نور بسروں کہ در ایم  
 ما سر خدا ایم ازین خاک در ایم  
 زاہد تو بیاتاور تحقیق کشایم  
 شاہ دو جہانیم بکوے تو گدا ایم  
 گاہے بسوے بتکہہ سالار ہدایم

ما از سرو پا چون ہمہ نوریم بہ تحقیق  
 صابر نتوان دید کہ خورشید بقایم



ظہور ذاتِ حقیقی ست منظرِ سدا تم  
بہ بین اگر تو نداری یقین بسرا تم

اگر تو خواہی ز دروم رو بملک بیتا  
ز روشنی مصباح من بشکاتم

ببین بدیدہ معنی ہر آنچہ منخواہی  
بباش بر سر سوارے نفی و اثباتم

بیاب ہر چہ طلب میکنی ز حضرت ما  
اگر نہ بینودی خود رسی بمبیتاتم

گئے قدیم و گئے حادث تم بملک وجود  
گئے تجلی عشق تم گئے طلب ماتم

ز حادثاتِ جہاں فارغ ست ہستی ما  
یکے نظر بکن از چشمِ دل بلعاتم

شوی چو صابر عاشق فدائے جانِ دلم  
بملک عشق چو بی بی ز حسن در جاتم



باطلعت نور آفتابیم  
 سلطان سریر عاشقانیم  
 عالم روشن ز تابش ما  
 صد بار اگر مرا بسوزند  
 در بحر محیط عشق غرقیم  
 در عالم عشق بادشاهیم  
 در کوچه عشق گره چنناکیم  
 ما در ظهور فات عشقیم

از هستی خویش در حجابیم  
 در دیر معان فلک جنابیم  
 ما نور بین آفتابیم  
 ما ز آتش عشق سرتابیم  
 گاہے موجیم و گاہے جنابیم  
 در عالمیان بسرخوابیم  
 در عالم عشق مہ سرتابیم  
 مگر آتش باد و خاک و آبیم

در بحر عشق ز بچہ صاب  
 از سرتاپا زور و آبیم



خوش آن وقتیکہ باتویا بودم  
 زہبہ دیدنت رویت بکویت  
 زہجام باوہ تو لعل تو جانان  
 تو میدانی کہ در چشمت بصد وجہ  
 بیاد گلشن روسے نگارا  
 من از روز ازل از لطف نیروان  
 ز سووائے تو اندر ہر دو عالم  
 تو میدانی کہ من از روز اول  
 تو مارا من ترا غمخوار بودم  
 ز شب تا صبح دم بیدار بودم  
 گئے مسست و گئے ہشیار بودم  
 سر اسر منظر دیدار بودم  
 چو جنت در جہان گلزار بودم  
 بزم قدسیاں ہم کار بودم  
 ز روسے ناکسان بزار بودم  
 گئے عاشق گئے دلدار بودم

ترا صبا پر ز حال من خبر نصبت  
 کہ من در کونے تو بسیار بودم



با زار محبت چون رسیدیم  
 متاع درو مندی را خریدیم  
 بصد ذوق طرب در بزمستان  
 گریبان خرد مندی دیدیم  
 باشیا چون نظر افتاد یارا  
 بجز نور جمال خود نہ دیدیم  
 بدیدیم جنت المادی بصد ذوق  
 بکوائے دلبر خود آمدیم  
 بکنج سحر تو با صد غم دور  
 ہزاران آہ از دل برکشیدیم  
 زدست غم گریبان دل صبر  
 چو صابر من دیدم من دیدیم





نہ مومن نہ کافر نہ من بت پرستم  
 نہ خاکم نہ بادم نہ آسم نہ آتش  
 منہ دست بر سینه من کہ بوزو  
 بان زلف کافر گرفتار گشتم  
 زمین سر میچان تو از بے نیازی  
 مکن فکر و ذوات باری نیابی  
 چگونہ تو اندر من جان بود کس  
 بکان حقیقت یکے گوہرستم  
 نہ ز تار بندم نہ من بت پرستم  
 ز تاب جلال تو چون انگرستم  
 ازین کفر و اسلام یکدم برستم  
 کہ من ہم ترا بندہ کمتر ہستم  
 ز فکر دل ہر کسے بزر ہستم  
 بحسن جمال تو من زیور ہستم

اگر آب حیوان و گر آب کوثر  
 من ہر چہ وادی بران صبا پرستم



کہ وفات اوست فخر نسل آدم  
 کہ جائے اوست بر عرش معظم  
 شدم بر عالم قدسی مکرم  
 شینم بر سر عرشت چو منعم  
 گرفتہ دامن عشق تو محکم  
 ذرا ز سستی بستی تو محرم  
 شود کار من بیچارہ در دم  
 ظہور عشق و ذاتت مسلم  
 شود جبیریل در پیش تو ابکم  
 کہ بستی با خدائے خویش بدم  
 کہ در ہر شے ظہور کسبت مدغم

رسیدم پرورد خود کار عالم  
 کجا افتد نظر بر خاک پایش  
 جبین دل چو سووم پرورد او  
 ترا اگر یک نظر افتد برویم  
 من از روز ازل از روئے مستی  
 چگویم بر تو حال من عیان ست  
 اگر یکدم نشینم پرورد تو  
 گرفتہ از کمال لطف بزوان  
 اگر پرسی نہ اسرار الہی  
 چرا از حال دل پیشت نگویم  
 از اول باشما بستر ام من

مرا چند ان غم از درو و بلا نصیبت  
 که من از سوز عشقت بہر دروم  
 بصد درو و بصد غربت بہ پیشیت  
 حسدابی دل خودوا نمودم  
 چه شد گرا از غم ہجرت خرام  
 بہر کس از فراق تست ماتم  
 رہ انفاکس رازان بستہ من  
 کہ میسوزو و عالم گر کشم دم  
 بصد ذوق و طرب در کنج ہجرت  
 دل و جان را بدست غم سپروم

ہمیں گوید بہ پیشیت صابر از عجز  
 بسودا سے تو در کوئے تو مردوم



عاشقِ دردِ بے دوائے خودیم  
 ہرچہ خواہم بخواہم اندولِ خود  
 رہ نہودہ و لم بکوئے بلا  
 شد منور جہانِ طلعتِ ما  
 دل بزلفِ کسے نے بندیم  
 از ازل تا ابد ز روئے یقین  
 جز بحقِ رو بکس نے اریم  
 عاشقِ روئے کس نیگرویم  
 ز اہلِ از ما مرج و حالتِ ما  
 در تمنائے وصلِ خود ہستم  
 والدہ جان بے نوائے خودیم  
 زان سبب عاشقِ وفائے خودیم  
 مونسِ خاص رہنائے خودیم  
 محو در نورِ مہِ ضیائے خودیم  
 عاشقِ زلفِ مشکسائے خودیم  
 عاشقِ روئے مصطفائے خودیم  
 بندہ خاعدہ خدائے خودیم  
 در ذمہ ندیم و بتلائے خودیم  
 ہرچہ ہستم و از برائے خودیم  
 شاہِ بازیم و در ہوائے خودیم

بچو صبا پرورین جہاں خراب  
 گاہ شاہیم و گہ گدائے خودیم



ما عاشق کرشمه حسابانانہ خودیم  
 مدہوش و مست و بخورد و یوانہ خودیم  
 زیادہ محنت پر عینم دل ما بروز خوشتر  
 از روزے صدق رونق غمخانه خودیم

ما از ازل شراب محبت کشیده ایم  
 در بریم عشق ساقی و پیمانہ خودیم  
 با صد ہزار ذوق و طرب و طریق فقر  
 ما عاشق لباس غریبانہ خودیم

در بریم تو ز لطف خداوند و الجلال  
 ہستیم آشنائے تو بیگانہ خودیم  
 ہرگز نظر بہ سندی شاہی نکرده ایم  
 ما از ازل بحال فقیرانہ خودیم

صما پرز حال ما توجہ پرسی کہ در جہاں  
 ما پادشاہ خلوت کا نشانہ خودیم



درد مندیم و خاک نراہ خودیم  
 مسند آرائے بارگاہ خودیم  
 زانکہ شرمندہ گناہ خودیم  
 و سبدمست و غرہ عباہ خودیم  
 محرم راز بادشاہ خودیم  
 بچو پروانہ گرد راہ خودیم  
 نراہ سبب عاشق سپاہ خودیم  
 شکر بند کہ در پناہ خودیم  
 شاہ و سرور از گاہ خودیم  
 عاشق گردش نگاہ خودیم

عاشق روسے ہم چو ماہ خودیم  
 از ازل تا ابد بے الم فقر  
 نتوان رو بکفرت گردن داد  
 و نہ ایم تا چہ پیش آید  
 راز دل کے شو و زما ظاہر  
 بے تجلی شمع روسے نگار  
 شکر راست و رو و غربت و غم  
 منت خویشتن بکس نہ نیم  
 مانہ پر شیم حلہ ہائے بہشت  
 دل بصورت تمید ہم از دست

بر سردار صابر از سر ذوق

بچو منصور خیر خواہ خودیم



مست حیران سے جانان میروم

عاشق مبروے جانان میروم

مست رقصان بچو باد صبحدم

بے خبر در کوے جانان میروم

ہوشیارم بین رخصت ازوے حال

بیخودم بر لبوے جانان میروم

منع کروند از حرم وصل او

جان فدائے کوے جانان میروم

بچ غم نبود مرا تا روز حشر

در غم ابروے جانان میروم

خال بندرے تو بروم دین زدوست

زان پئے بندوے جانان میروم

گر بعد تیغم بر اندازند ز دیش

صابر بہ پہلوے جانان میروم



بیائے دل خود بسویت دویدم  
 ز جام لبیت باوہ مستی افزا  
 من از کفر و اسلام از دولت عشق  
 بعشق تو از روز اول چو مستان  
 بمر دم ز تیر غمت تا بحشر  
 بجزوات تو دیگر از ویدہ دل  
 ز درد فراق تو پیرا من جان  
 بہائے غمت جان و دل داوہ از فوق  
 چو صابری ز مستی غفلت ز ہستی  
 فریدم فریدم فریدم منسیدم

رسیدم رسیدم رسیدم رسیدم  
 کشیدم کشیدم کشیدم کشیدم  
 رسیدم رسیدم رسیدم رسیدم  
 مریدم مریدم مریدم مریدم  
 شہیدم شہیدم شہیدم شہیدم  
 ندیدم ندیدم ندیدم ندیدم  
 دریدم دریدم دریدم دریدم  
 خریدم خریدم خریدم خریدم





چگونہ درد و غم عشق تو نہان دارم  
 نیمیرم اور غم بھر تو من نہ روز ازل  
 من از فراق تو با صد ہزار جو تھی خروش  
 ز دست غمخیز تو خست تو زان نمی ترسم  
 نہ ترس و نہ زخ و نہ ذوق خست است مرا  
 نہ تاب مہر قیامت غمے نہ دارم من  
 ز فرق تا بقدم جملہ پاک آمدہ ام  
 بدد و عشق ز صبا و غم مرا غم غیبت  
 حرام باد چو صبا بر مرا غم عشقت  
 اگر نہ خاک و رت من سر جان دارم  
 ز سوز بھر تو من زندہ ام فغان دارم  
 خیال روسے تو در سینہ بچو جان دارم  
 ہزار چشمہ ز چشمان خود روان دارم  
 کہ گرد دل غم و درد تو پاسبان دارم  
 ز لطف خاص تو در لامکان مکان دارم  
 کہ تاب لب تو چون برق بیان دارم  
 کہ نام پاک تو در دل زبان دارم  
 کہ من بگلشن حسن تو اشیاں دارم  
 حرام باد چو صبا بر مرا غم عشقت  
 اگر نہ خاک و رت من سر جان دارم



الہی من بجز ذاتت ندارم  
 پناہ تست مارا اور ہمہ کار  
 بہ بخش از لطف خود مظهر علی را  
 بدر گاہ تو رو آوردہ ام من  
 کن از لطف تسکین دل بن  
 غمے از این وان دارم نہ ہرگز  
 چگونہ پیش تو رو آورم من  
 شستم بر در تو چو گدایاں  
 بجز تو رو سے دل با کس ندارم  
 ز لطف خاص تو امیدوارم  
 بجز تو نیست کس پروردگارم  
 غریب و عاجز و سکیں زارم  
 تو میدانی من از چہ بعیت دارم  
 بدو عشق و بسیریاں خارم  
 ز حال خویشتن من شرمسارم  
 بگردانی مگر محروم دارم

چو صابر از کمال درو مندی  
 بہ پیش حکیم توبے اختیارم



بحسب زدیوانگی کار سے ندارم  
 ازین شادی ہمیشہ شہر یارم  
 بکنج ہجر با صد غنیمت و درد  
 ز چشم دل بھین من خون بہارم  
 بہ صحرائے دل خود بچو و بہتان  
 بحسب تخم غم غربت نہ کارم  
 مرا با پیچ کس نبود نزارم  
 بہ نفس خویش تن در کار زارم  
 نہ سووائے محبت بر دور تو  
 غریب و عاجز و مسکین و زارم  
 بروم گوئے محبت راز میدان  
 کہ من در عشق بازان شہسوارم  
 ہمہ تن گریہ ام از سوز صابر  
 چو دو لایب از ہمہ اعضا بہارم



دین من مصطفیٰ است میدانم  
 در همه انبیاء لطف خدا  
 بزبان ملائکہ جاری است  
 از ازل تا ابد بر او خدا  
 شاہباز ان عشق مسیگویند  
 از ہمہ آسودنیش عالم  
 پیش از ہر دو کون ہر چہ در او است  
 انچہ حق گفت ما ہمیں گویم  
 رہنما مصطفیٰ است میدانم  
 مقتدا مصطفیٰ است میدانم  
 انبیاء مصطفیٰ است میدانم  
 پیشوا مصطفیٰ است میدانم  
 شاہ ما مصطفیٰ است میدانم  
 مدعا مصطفیٰ است میدانم  
 ابتدا مصطفیٰ است میدانم  
 حقیق ناما مصطفیٰ است میدانم

صابر از چشم دل بیدو بگفت  
 ہمہ جا مصطفیٰ است میدانم



ما ظہور خدا سے خود ہستیم  
 گاہ ناریم و گاہ نور حضور  
 جلوہ ماست در مکیں و مکان  
 نور ہستیم و نورے بسینم  
 گاہ عشقیم و گاہ حسن و کمال  
 غیر مانعیت در جہان چیزے  
 گاہ ابریم و گاہ طوقانیم  
 چون ظہور کمال حق در ماست  
 نران سبب با خدا سے خود ہستیم  
 محو اندر صفائے خود ہستیم  
 عاشق جلو ہائے خود ہستیم  
 روتق بند ہائے خود ہستیم  
 پر وہ راز ہائے خود ہستیم  
 قبلہ و رہنمائے خود ہستیم  
 چشمہ بحر ہائے خود ہستیم  
 و مسدوم ما گدائے خود ہستیم  
 چون فنا نیست صبا پر اند عشق  
 بہت اندر بقائے خود ہستیم



و سبدم ناگد اسے خود ہستیم  
 عاشقا جان دہند از سر فوق  
 بر فلک از خوشی چو مہر نقاب  
 چون روی بر سر مزار کس  
 جان فشام بر او بصد منت  
 طعنا مسیزوی بمن نہ اید  
 روے او دیدہ بنجبر گشتم  
 گفت با من تو کیستی بر گو  
 ساقیا مسیکدہ بکن در جام  
 گر نہائی تو جلوہ از سر بام  
 تا شوم مست بے شراب بام  
 زندہ گردو اگر کنی تو کلام  
 ہر کہ گوید ز من تو پست نام  
 چون منت روی بگو تو اندر دام  
 بنجبر بودم از حسرتا شام  
 سپح ناد جواب از من خام

روے گرد اندھما بر از سوئے من  
 داد با من ز لطف خود و شام



ما عاشق کوئے مصطفیٰ ایم  
 از روز ازل ز لطف یزدان  
 ہر کس کہ بیمار سیدنا جی است  
 روشن دو جہان ز جلوہ ما است  
 ما دست ز بوئے مصطفیٰ ایم  
 از ما بطلب تو آب حیوان  
 ما روئے بسوئے مصطفیٰ ایم  
 دانند مرا سفینہ نوح  
 ما چشمہ جوئے مصطفیٰ ایم  
 روشن زمین است روئے خورشید  
 ما منظر خوئے مصطفیٰ ایم  
 این سلسلہ را بجان خیریدیم  
 ما آب سلوئے مصطفیٰ ایم  
 ما عاشق موئے مصطفیٰ ایم

صابری چو قطب کجا بجنبید  
 افتادہ بکوئے مصطفیٰ ایم



در کوسے تو چون مستان می آتم و میخیزم  
 دیوانہ صفت گروم تا حشر من از مستی  
 صد لیلی و صد محزون بنم ز سر سودا  
 سوز و در جهان در دم از آه شریبیم  
 تا جلوه رقی تو اندول من جا کرو  
 از من نبود پنهان اسرار دل هر کس  
 ای زاهدے معنی از من تو بر جاں را  
 من عاشق مسرتم از مستی تو مستم  
 من صابر غمکنیم افتاده بدر گاہت  
 در یاب کہ از عشقت چون شمس بر تیریم  
 از ذوق جمال تو از دیده گهر بریم  
 باز لغت تو اسے ہم یکدم چو در آویزم  
 کہ خاک وجود خود در کوئی تو می بینم  
 از دیدن رو تو یکدم چو بہ پریم  
 گر و دل خود گروم صد شور بر انگیزم  
 بر دل ہر کس را بیند نظر تیرم  
 جبریل رو از خود از غصہ چو بستیم  
 در خلوت وصل تو با خویش بیامیزم





ای دلبر زیبا تا من ترا مسجمان کنم  
بر ہر سر موئی تو من صد جان دل قربان کنم

من آدمم در کو تو بنما رخ خود را کہ من  
از قطرہ بلے خون دل گو تو گل افشان کنم

تو کیستی در پیش من حرفے مگو کہ نزدیک سخن  
من قد بیان با تمچو تو سر گشتہ و حیران کنم

گر عاقبتے بشنوز من از کوسے او جانیت ببر  
کس نصیبت کو پرید مرا گر علمے و بیان کنم

پروہ ز رخ چون افکنم در جانا خون افکنم  
گر مقلس و مسکین بود از یک نظر سلطان کنم

با سپر کہ افتد یک نظر ناگہ مرا اندر حوسے  
خورشید و مہ را چون فلک حیران سر گردان کنم

صبا پر اگر تو عاشقی در عشق من چیزے خواہ  
بسیار با من خویش را من ہر چیزے خواہم آن کنم

ما عاشق درو یار هستیم  
 صد شکر که از ره سلامت  
 از لذت درو تو صد ذوق  
 حقا که درین جهان فانی  
 از دولت عشق تو نگارا  
 افتاده بگوئے تو بصد غم  
 ہر چند تو لبس نہ سام  
 بروئے تو از کمال غیرت  
 بخاک رہ آن نگار، هستیم  
 اندر روز ازل خدا پر، هستیم  
 چون کوه بگوئے غم نشینیم  
 جز درو تو دل بکس نہ بستیم  
 سر حلقہ عاشقان، هستیم  
 بستیم بدرود دست، هستیم  
 از نفس خیس و از دستیم  
 بر خویش رہ نظار، هستیم

در آرزوئے وصال صابر  
 امروز نسیم از اسیم



جس ذات خدا و گزنداریم  
 در ہر دو سرا و گزنداریم  
 از لطف یکے نظر سوسے ما  
 جس سوزو بکا و گزنداریم

سوئے در تو بجز عنیم تو  
 ما راہ نما و گزنداریم  
 ای قبیلہ ہر دو کون تا حشر  
 جس لطف شہاد گزنداریم

پیغام برے ز حال صابر  
 جس باد صبا و گزنداریم



عاشقِ روئے یارِ خوشیستم  
 من جسم ز صورا سرا فیل  
 بندہ خوئے یارِ خوشیستم  
 بستہ موتی یارِ خوشیستم  
 مست از لبے یارِ خوشیستم  
 زیر گیسوئے یارِ خوشیستم  
 خال بندوئے یارِ خوشیستم  
 خاک از کوئے یارِ خوشیستم  
 سر بسر سوئے یارِ خوشیستم

گفت صابر بصد ہزارانِ فوق

محو بروئے یارِ خوشیستم



ما جلوہ حسن را خدا ایم  
 سلطان سر پر آفتابیم  
 گره عرش و گاہ ایم عرش  
 ما اهل سلا متقیم تا حشر  
 گردیم چو مهر و ماہ روشن  
 خلقی ز جمال او بسوزد  
 از بوش رو دیر آنکہ بنید  
 زان درول کس نمی درایم  
 بر عرش برین خدا نمایم  
 درویم گمہ و گمہ دوایم  
 سر حلقہ دین مصطفایم  
 از پرده ہستی از درایم  
 از رخ چو نقاب برکشایم  
 گر جلوہ حسن خود نمایم

صاحب روز حال ما چہ پستی  
 فرزند رشید مصطفایم



بشهر درو و غنم آزاد بودم  
بصد فوق و طرب و نشاط بودم

بدکان محبت از بس پیش

درین سودا بس استاد بودم

نمیدانم چرا برسم شد این کار

که من امسید و ارداد بودم

نمیدانم چرا دیوانه بسستم

که من از وصل و بجز آزاد بودم

بخراب غنم ابروی تباہ

بقبله چون قد عبا و بودم

بیش تقدیر ریاست شد مہر پست

اگر چه راست چون شمشاد بودم

مگر صابر برآه عشق سمانی

گے مجنون گے مسرہا و بودم



پروہ بکشاے رسول اللہ ﷺ  
 گر رسد جاکنیم بر سر عرش  
 از ازل تا بدورین دل من  
 گر بجوئی ز ازل تا بہ ابد  
 کس نشانی بدید و در عالم  
 ہست از لطف خداوند جہان  
 روز و شب از سر سودا تا حشر  
 جلوہ ذاتِ خدا می بیند  
 روشنی بخش جہانست چو مہر  
 میکنم از سر اخلاص ندام  
 ہست از نور خداوند جہان  
 قطرہ رحمت حق مست بحق  
 از مہر و مہر بود روشن تر  
 کرد حساب پرورد جہان را روشن

روئے بہم آئے رسول اللہ ﷺ  
 دست بر پائے رسول اللہ ﷺ  
 ہست سوداے رسول اللہ ﷺ  
 نیست ہمتاے رسول اللہ ﷺ  
 کیست ہمپائے رسول اللہ ﷺ  
 نور افزائے رسول اللہ ﷺ  
 باش جو یائے رسول اللہ ﷺ  
 چشم بنیائے رسول اللہ ﷺ  
 نور سیمائے رسول اللہ ﷺ  
 سجدہ بر جائے رسول اللہ ﷺ  
 جملہ اعضائے رسول اللہ ﷺ  
 رخ زیبائے رسول اللہ ﷺ  
 شرب اسرئے رسول اللہ ﷺ  
 دید بیضائے رسول اللہ ﷺ



بہ بیستم اگر روئے عثمانِ عثمان

بنازم بچشم خود از لطفِ یزدان

خیالِ جمالش چو درولِ در آید

شوم بر فلک بچو خورد شید تابان

اگر پانہی در چین ترارِ جنت

نگنجد ازین ذوق در خویشِ ضلوان

نمارم غم از پیمہ شمس روزِ محشر

کہ چشمِ دلِ حالتِ روئے عثمان

بہ بین ذاتِ اورا کہ موصوفِ باشد

بحلم و حیا و بہ ترتیبِ تیران

بناکِ کفِ پائے اوتا بچشر

فدا کروہ باشم مرازاں دلِ جان

اگر حلمِ خواہی بکوششِ چو صابر

تو کوششِ برو بی ز جبار و ب مشرکان





شد از خیال رویت عالم ہر گھستان  
 نہ انگہ بر رویے خوبت افتادہ چشم سے  
 در کونے میفر و نشان را ہی اگر بیایم  
 ای قبیلہ و دو عالم ای مصطفیٰ محمد  
 من از کمال محمود دارم امید ہائے  
 من سرور و دو عالم گشتم بیک نگاہے  
 فرو خدا خریدی چیز نور حق ندیدی  
 در ہر روز کون جہتہم جز تو کسے ندیدم  
 جز نور حق نیابی در ہر چہ جگری تو  
 خبر سے و گم نیابی در راہ عشق بازی  
 دستم بگیر از لطف ای بستگیر عالم  
 برگیر از تو خواہی از روی لطف جانم

از طلعت رخ تو خورشید گشت تابان  
 بجنون صفت بکویت افتادہ استخیران  
 بر عرش سر برارم قصان پائے کو بان  
 جز ذات تو ندارم از بہر روزہ میزان  
 دستم بگیر از لطف ای حضرت سلیمان  
 یک لخطہ در نشینم در بندگی سلطان  
 بر خان اولیائی از لطف تمام سخن دان  
 مارا برابر از غم اے قطب دین و زمان  
 بگر بچشم حق میں ددی اگر تو عرفان  
 جز درود آہ و نالہ جز سینه تلے بریاں  
 افتادہ ام بکویت مد ہوش و مسرت حیران  
 من میدہم بدستت از دست خوش جانان

دل رفت از بر من در کونے جانستام  
 صبا پر نہ بارہ یابی خیری کہ رفت انسان



اے ہی رحیم کن بر خاک اران  
کہ بے باران ہمہ بستند گدیایاں

ز ابرِ لطفِ خود ای بلارقِ گل  
بدہ باران باین امیدواران

ز ابرِ رحمتِ بے قید یارب  
زمین بسیراب گردان

بکن از برق باران بہانگیبہ  
جہاں شستہ دل را دل گلستان

شد از قدرِ جانِ صحابہ حکرِ خون  
ز بارِ روزِ چشمِ پیونِ خلاقِ ایشان



دلا باغی منشو از حکیم بزواں  
مدہ دل را بدستِ نفسِ شیطان

اگر خواہی کنی با حق کلا سے  
بخوان از صدقِ دل یک خطہ قرآن

یدہ از دستِ دلِ شرعِ محمد  
کہ یابی در جہان گنجے ز ایمان

نخواہم در دوعالم درودِ دل را  
بجز درودِ غم و عشق تو دربان

ز بس دارم ز سوزِ عشق لذت  
ز غم بر آتشِ عشق تو دامن

بدہ جان و دل و دین از سرِ صدق  
اگر یابی رہ اندر کوئے جانان

قبول افتد مناجات تو صابر  
کہ ماری بگبیر بر لطف بزوان



از کمالِ لطفِ خود یارب ز من

دور گردان این همه درد و محن

خوشی تن را در دست میدارم از آن

یافتم در تو نشان از خوشی تن

از خیال زلف من ز نار بند

بر همین شو بر همین شو بر همین

از کمال بیخودی در کجا مکان

بچو موسے میکنم با حق سخن

گزنرا شکست اندر دل بخوان

همست اندر لوح نامم بت شکن

کوه کندن پیشه باشد دل بکاف

پشت پائے میزدم بر کوه کن

سر سجده می نهد صابر بعر

دفع گردان یارب این درد کن



گفت خداوند جهان آفرین  
بامن دل خسته و اصحاب دین

سظوتِ حق کرد بنامِ عمر  
ضرب قوی سگتہ اعلانی دین

قرب ہمپید ز ازل تا بہ ابد  
یافت ابو بکر ز صدق یستین

ہادی دین گشت بحلم تمام  
زان شدہ عثمانؓ بہ محمد تیرین

از کرم خاضی خدا اور رسول  
یافت علیؓ رتبہ حق ایستین

شاه ولایت شدہ نامش علم  
ثانی او نیست بروئے زمین

صابر ازین دولت عشق از ازل  
گشت بحق و حاصل حق را امین



اے مونس جان بھیت سرازان  
 ہر کس کہ بدید رو سے خوبت  
 شد از دل اونگار جنت  
 در فقر و بلا نشیمن اوست  
 در کنج بلا نشین ز عسرت  
 جان و دل و دین بیار و روه  
 بازیم ہمین ز جان و دلہا  
 شاید کہ رسد بگوش و لب  
 دے سر ہم درد و خون باران  
 تار و ز قیامت است حیران  
 زانکہ کہ تیرا بدید رضوان  
 ہر کس کہ زتست رو سے گردان  
 تارہ یابی بہ بزم ونداں  
 بارو سے خوش و دہان خندان  
 در پیش نگار خویش رقصاں  
 می نال چو بلبل و ہزاران

مخروش و مسال پاش خاموش  
 صایرداری اگر تو عسرفان



بیاد بزم مستان خلد جویاں اونی بخشین  
 کمن فاش از سوئے تو مست بخود کس حق باکس  
 اگر خواہی شو خلوت نشین برسند عرفان  
 مشو مغرور در عالمی خود اندر ورین سودا  
 بجز حق درود عالم نیست تا دست تو بگیرد  
 قدم در شاہراہ عشق نہ ہر جا شواید  
 بکن خاک در باحیل چشم دل اگر خواہی  
 زمین خواہد آہل محبت جام ہفت را  
 باین حسن کہ فاری خاکسارانہ اگر امی کن  
 بریز ارعاشق مانی بسووائے وصال تا  
 بخلوت جائزہ غربت بعد فوق و طرب بخشین  
 خدای نفس امارہ نیاید بر شمار کس  
 درین حدت کس عکس ہے این دو بخشین  
 کہ تا پیو اسطہ بانی ز لطف خالص حق تمکین  
 نبوش از جام حدت بادہ رنگین بصدیقین  
 نمی باید متلع و دہندی جز دل مسکین  
 ازین یافت بی حاصل و من خود را کمن مسکین  
 مشو این انین رہ کج کہ در اس پیش خود چندین  
 کہ تا گردی بزم عشق بازان خلد حق میں  
 کہ دارم دل ز صہیائے محبت سخن غم خیزین  
 ز گل نازک تری با عاشقان خود مشو سنگین  
 چو باران از صدف لے دوید کہ ہر رنگین  
 برین عزمے کہ تو فاری بخون ان صدقہ الٰہین  
 چہ پوشی از بوائے نفس شیطان خرقہ بخشین  
 بیاد با محبت آشنای صاحب ارخواہی  
 بہ بزم مارسی آندم اگر داری بدل تمکین



من از یاد ساقی شدم مست غلطان  
 نظر کن بجان از سر لطف اشرف  
 نہ از باغ مستم نہ از یاد بستان  
 نہ از جا روم جز بجام لب تو  
 فتادم بکوسے تو ہم چون گدایان  
 مرا آرزو است دیر نیہ درد دل  
 بر تری اگر در گلویم خمستان  
 بکوسے فغان گر تو را ہے بیابی  
 کہ گروم بگرد تو چوں مہر گردان  
 ہزاران دل و جان نثار تو سازم  
 شوی واقف اسے دل اسرارستان  
 اگر رہ بیایم بکوسے تو حبانان  
 ز نور جمالت جہان شد گلستان  
 کنم بر تو تشر بان کنم بر تو تشر بان  
 نہ آگاہ از لذت عنم پرستان  
 بجز در مندی و گریہ بیچ مستان  
 بخار اسمر قند و بلخ و بدخشان  
 اگر رو کنی سوے روم و خراسان  
 بلرزہ در آئند چوں بیدار و دم  
 بسو دای عشقت چو صابر سر خود  
 نہادم بنجاک رہ دروستان





آدم از فوق مستی بر در پیر معنان  
گوئیامن از مکان رنم لبوسے لا مکان

صد ہزاران جان بر آفتابم بجاک راہ تو  
یا فتم اندر جمال تو نشان ہے نشان

از شجر برگے چو افتد بر زمین اندر خندان  
دل درون سینه پر سوز مسیگر و دتپان

جانفشانیہا کنم از فوق با صد آزدو  
گرد آیم مست و حیران در مکان قدسیاں

کے کنم رو سوئے جنت در سر کوئتومن  
یا فتم از جلوہ رو تو عسر جاودان

گر نگاہ بر من افتد بر رخ زیبائے تو  
رقص علیہا کنم دیگر کنم قصد جان

چند گوید صبا بر اصاف تو از روزے نیاز  
می نگنجد سر و صفات تو اندر جہان



شہر رمضان آمد شد تازگی ایمان

از بہر مسلمانان آمد ز خدا شہرمان

ہر کس کہ بحکم حق کردہ جہان کارے

شد در دو جہان سرچو فلک گرواں

ماہ رمضان تانمودہ رُخ خود

شد از رخ زیبایش شادی مسلمانان

اندوم کہ نہادوم سر اندر قدم حکمت

رفتہ از دل جانم آلودگی عصیان

ہر کس کہ درین ماہی بر حکم خدا رفتہ

انعام سے بیند از اکرمی یزدان

بر حکم تو اسے خالق بیون عاشق گزشتہ

قربان شدہ امہ قربان قربان امہ قربان

در گوش دلم آمد از غیب ندا صابر

نومید نشنود درین گریہ مست ترا عرفان



رہے مکن ای خدا سے بیچون  
 در کنج بلا بصد غم و درد  
 مجنونی من اگر بہر بسپند  
 جب سیریل فتہ بنجاک مغرب  
 گردم ابوائے وصل تا حشر  
 تا چپند مشرودہ و ہم بدل عشقت  
 از من نشد آن نگار خواندم  
 در یاد ریایا زویدہ ریزم  
 بے لطف تو گشتہ ام جگر خون  
 چشم دل من شدہ چو جگر خون  
 لیلے جہان شود چو مجنون  
 پر حال من شکستہ محزون  
 برگرد سرتو پچو گردون  
 درد و غم تست روز افزون  
 شب تا بہ سحر دعائے افسون  
 در کوسے غم تو اشک گلگون  
 صبا پر تو کہ تو چون الفت بود  
 از یاد من سراق گشتہ چون خون



اگر خوابی کہ گروئی جہان عشق شمع دین  
 بیانی ویدہ دلی رویدر گاہ نصیرندین  
 بیڑی اندرہ مستی طسور ذات جہی پورین  
 اگر واری تو از روستے یقینت دیدن زمین  
 سراج العارین را دیدہ دل ساندنا انجا  
 بیین و کثرت و کمال اربنیا کین  
 اگر خوابی شوی محرم تو را از تم و جہر اند  
 یک شے طے یا ایجا الشیور رسیدن نفس کین  
 زرد و آجیستہ از روز چشمہ نشین در انجا  
 بیسیر از دست حق نیکیت یافت کمال  
 اگر خوابی شوی سرورہ عالم چون سر روشن  
 بیاو عالمی یا نشین کونے کون نشان  
 بگو از صدق ال شوا جہین الدین الدین  
 بوسے باوہ مستی کن اگر بودی رنگین

نصیر امید صبا پر تویدر گاہ تو از روہ  
 بکن رنجے بحال این مغرب عاجز و مسکین



دارم ز ازل ز لطف بیچون  
 چون کوه نشسته ام دوزانو  
 از ہرین موئے من بصد جوش  
 صحرایے جہان ز گریہ من  
 صد شکر کہ لشکر عنسہ دورو  
 مجنونی من اگر بداند  
 انداختہ عاشق از سر ذوق  
 در ہر دو جہاں عزیز دلہاست

در دل عنسہ عشق روز افزون  
 در کوی عنسہ تو همچو گردون  
 جاری شدہ صد ہزارہ بیجون  
 سیراب شدہ ز اشک گلگون  
 در شہر و لم نمود شہب خون  
 لیسے گردو ز ذوق مجنون  
 نختے جبکہ از دو دیدہ بیرون  
 ہر کس کہ ز مہر تست محزون

قدر با چو الف زیاد عشقت  
 صبا بہر بنگر گشتہ چون نون



من بپوشے تو رسیدم بدر پیر مغان  
 گر جمال تو بود در نظر من از ذوق  
 گر خیال تو کند جان و دلم همچون ماه  
 چشم دل پیش من از جان عزیزت عزیز  
 خضر گوید تو اسے شاید معنی بشنو  
 من ازین غم ہمہ شب بر سر کوبت موزم  
 با چنین عز و کمال کہ تو داری دو دین  
 من بسوداے تو تا روز جزا می بینم  
 تا بہ پیغم رخ زیبائے تو خورشید بیتابان  
 تا کسبم گر بکنم روست بگنزار جهان  
 بر فلک تا بدم حشر شوم نور فشان  
 کہ از دل تا بہ ابد بہت بسویت نکران  
 عمر تو درین نشتر و شب چندان  
 غم عشقت تو ان کرد سپہ نہان  
 باش در عالم جان بچو خداوند جهان  
 روئے بنما کہ طرف کویتو مستم حیران

روئے بنما کہ شوم بچو تو غم ساز غم  
 چند صابر ز فراق تو کنت شور و فغان



خدا یا بیدار تو در صفا بر علی را  
 بعد غریبت و غم بپیشیت رسیدم  
 بعد در روانفت رسیدم بسویت  
 بجز تو کسے نیست اندر روح عالم  
 بده عشق تو و خاص صابر علی را  
 بعد ق ابو بکر صدیق اکبر  
 بخلی که راوی بعثمان عثمان  
 تویی خالق مالتوی رائق ما  
 منم بنده خاص ترا در جان و دل را  
 ترا احسان و ایمان از الوار الیقان  
 غریبم غریبم بجان منر مسبان  
 تو خود می شناسی نغان فقیران  
 جمعی کریم حکیم و رحمان  
 یعنی محمد با سراسر امتدان  
 بعد از عمر بنش او داد دل و جان  
 بجز علی و سے شیر یزدان  
 بده آب حیوان بده آب حیوان  
 بگفت بر نهاده شود هر چه فرمان

بیدارگاه تو سر نهاده است صفا پر

بدر و دل و جان او بخشش و فرمان



بعرش برین میخراهم چو مستان  
شود بر من از لطف تو کار آسان

بیازم بگویت ہر ران دل جان  
ز حسن رخ تو چہاں شد گلستان

بیریزی اگر در گلیم خمستان  
اگر ز سر باشد دگر آب حیوان

مسلمان مسلمان مسلمان مسلمان

شوم بر تو قربان شوم بر قربان

در خشان در خشان در خشان در خشان

چو در عہد قربان چو در عہد قربان

کہ تومی شناسی فغان فقیران

اگر یار یابم بکوسے تو جانان  
درین تنگی جان اگر رخ نمائی

ازین لطف ہائے کہ کردی بصدق

چہ شد گرز حسن تو گل گل شکفتم

نگروم بجز جان لعل تو مدہوش

ز در صفت بنوشتم ہر آنچه وہی تو

بکن رحم بر جان من زانکہ ہستم

اگر رخ نمائی بصدق ذوق دستی

ز عکس زخمت بچو خورد شید گروم

فدا نمودم از دم دل و جان نمود را

ز حال دل خود بہ پیشینت چہ گویم

چہ پرسی نہ احوال صبا رنگار

ز تو نیست پنهان ز تو نیست پنهان





از کرم خسر و سلطان دین  
 شکر کنم از دل و جان تا ابد  
 گرد سر رو ضمیر چو گشتم عمود  
 بر دل من از کرم خاص خود  
 از ازل تا به ابد یا شتم  
 خسر و گوین ترا از کرم  
 سر نکند از ره شد مندی  
 چون نشوی قطب زمین زمان

یافتہ ام گو سیرکان نصیبین  
 یافتہ ام رتبہ حق العقبین  
 در نظر دم غیرت خلد برین  
 کہ خدا سے دو جہان آفرین  
 نبیست کسے ذات ترا ہم قرین  
 کرو ز الطاف جہان آفرین  
 پیش جمالت ہمہ شویان چین  
 ہست ترا جلوہ حق ہمیشین

بخش بضا بر تو نہ ملک سخن  
 نہ آنکہ تویی خسر و زوئے زمین



لطف کن لطف یا معین الدین  
 او قتا دم بصد ہزار امید  
 جز تو کس نیست دستگیری کن  
 او قتا دم زبے مدد ہایت  
 من نہ دارم بحسنہ کرم ہایت  
 ہست در کا خانہ لطف  
 بدہ از لطف خویش تا ہستم  
 جز تو کس نیست آشکار و نہان  
 جلوہ ذات پاک حضرت تو  
 یا ہستم من ترا بہر دو سرا  
 کے گزارم نہ دست و امن تو  
 ہست از جلوہ رخ خوبت  
 گفت از زبان سیر خودت  
 یافت صابر تر از صدق یقین

تو فی مشککات معین الدین  
 بردت بینوا معین الدین  
 ساندہ بر پا سرا معین الدین  
 در جفا و در جفا معین الدین  
 در جہان آشنا معین الدین  
 گنج ہائے دوا معین الدین  
 از جہان فنا معین الدین  
 در مقام بقا معین الدین  
 ہست در چشم ہا معین الدین  
 سوے حق رہنما معین الدین  
 یا ہستم مدعا معین الدین  
 مہر و مہر ارضیا معین الدین  
 مرحبا مرحبا معین الدین  
 سرور اولیا معین الدین



من آدم به پیش تو سلطان عاشقان  
 و است تو هست قبله ایمان عاشقان

در هر دو کون جز تو کسے نیست و شکر  
 و ستم بگیر از کرم ایجان عاشقان

و ارم امید از کرم نعل روح بخشش  
 مریم بنه بسینه بریان عاشقان

از هر طرف بنجاک درت سر نهاده ام  
 یک لحظه گوش نه تو بر افغان عاشقان

از سخنر نگاه تو محسوس حالی

شد نطق روح بخش تو در جان عاشقان

کویتو هست غیرت جنت بعد شرف

حسن و جمال روی تو بستان عاشقان

صا بر بنجاک کوئے تو سر بر نهاده ام  
 زان رو که هست کویتو سامان عاشقان



ای دل بند برست را در کوئے جان بازان  
 باشد کہ رازہ یابی در بزم دل گدازان  
 از گلشن عسیم تو گزور بہشت آند  
 ہرگز بزدن نہ آیم چون طبل از گلستان  
 سر بردست نہاوم چون بندگان عابز  
 گیری ز لطف دستہ ای قلبتین سلیمان  
 از من تو در گزر کن ای منتسب نیان  
 کہ خوشیستن نہا ہم دد کوئے میفر و نشان  
 بودم بجاک کویت افتادہ، بچو ذرہ  
 از طلعت جہالت گشتیم چو مہر تابان  
 قطرہ بہ بجز اندر افتہم جو عجب نہ گزرد  
 آن قطرہ یقین شدہ ذرات نسیج نشان  
 صابر ہر چہ گفتتم از صدق دل بگفتم  
 تو گزشت جان فزا کن منیوش نہ بگرہ روان



از کمال لطفت حق در ملکین  
 با غم و غریت بعد ذوق طرب  
 در مسیحاں گشتن روحانیان  
 تا نشوی موقت بول حق شو بجے لوا  
 هست جایم عرش اکبر که چه من  
 کشت زار از ازل از مصطفی  
 در رو چشم دشمنان بازه و سحر حق  
 و هست قدرت را بعد عز و شرف  
 در همه خوبان عالم تا به حشر  
 خاتم حسن ترا از بس زریب

هم مقرریم، هم مقرریم، هم مقرریم  
 هم ششیم، هم ششیم، هم ششیم  
 یا سیم، یا سیم، یا سیم  
 دل، دل، دل، دل، دل، دل  
 بر ز مییم، بر ز مییم، بر ز مییم  
 خوب شیم، خوب شیم، خوب شیم  
 خا که کنیم، خا که کنیم، خا که کنیم  
 استیم، استیم، استیم  
 حبیبیم، حبیبیم، حبیبیم  
 من نگیم، من نگیم، من نگیم

صابر از یاد لب شیرین یار  
 انگبیم، انگبیم، انگبیم



بیاد رکوسے ماگر عاشقی تو      بکن روسوسے ماگر عاشقی تو  
 بدہ جان و دل و دین ہرچہ داری      بیاد روسے ماگر عاشقی تو  
 شوار سو دا بیاد کفن زلفم      نزل ہندوسے ماگر عاشقی تو  
 بصد فوق و طرب مست و خرامان      بیاد بوسے ماگر عاشقی تو  
 نہ چشمہ دل ہزاران چشمہ خون      رمان در جوسے ماگر عاشقی تو  
 پریشان شو پریشان شو پریشان      بعشق موسے ماگر عاشقی تو  
 اگر خواہی تو محراب حقیقت      بدین ابروسے ماگر عاشقی تو  
 بدہ جانے گرت ہست آرزوسے      بیابین روسے ماگر عاشقی تو

کشتے چون روکشان صبا پر و لیکن  
 مکش از کوسے ماگر عاشقی تو



ز خرد بان و در عالم بہت تری تو  
 بہر صورت ظہور تست ظاہر  
 ز نور تست روشن بہر دو عالم  
 نہ پر سدا نیز و از عصیان کسے را  
 بکن رگے بجان درو مند ان  
 ستان نقد و لم در رونمای  
 چنان در دل خیالت جا گرفتہ  
 بچشم عارفان حق شناسان  
 بگوش من نلا آمد بہر سو  
 اگر خواہی کہ گردی محسوس را  
 بیابے وصل ما آخر تو صابر  
 کہ اندر درو و عنتم صابر تری تو  
 بچشم عاشقان پیوستہ تو  
 بحسن نحو لشتن خود ناظری تو  
 گے نور شہید و مہ گمہ اختر تری تو  
 یابن حسن از معشر بگوری تو  
 بہ لطف حق تعالی سہری تو  
 بیاد رونما خوش دلبری تو  
 کہ درو ہمیشہ حاضر تری تو  
 گے پنہان و گاہے ظاہری تو  
 کہ اندر عاشق صادق تری تو  
 کون در کوسے ماشیون گیری تو



عاشقم بدخ زیبائے تو  
 گشت از بہر تماشا عالی  
 با چنین حسن و جمال از چشم دل  
 از کمال حسن تو تا روزِ حشر  
 چست آید خلعت پیچیدری  
 گفتہ با من کہ منہ و ابارتست  
 چون متازم در میان عاشقان  
 آشکارا و سنان در بزم عشق  
 از سرستی چو صبا بہر وصل  
 سر نہادم در رہ یغمائے تو  
 جانفشانی میکنم بہر پاسے تو  
 مست بود این عنقرض و راسے تو  
 من نہ دیدم در جہان ہمتائے تو  
 بہت در کون و مکان غوغائے تو  
 اسے بس و قامت رعنائے تو  
 جان و ہم بروعدہ مندرائے تو  
 گنج با دارم من از عنس ہائے تو  
 رقص با کروم من از سودائے تو



دلربا شمع جاودانی تو ○ مطلع نور آسمانے تو  
 در ہمہ کائنات از رہ حسن گوہر کان لا مکانے تو  
 محرم میر راز حق گروی سورہ عشق او بخوانے تو  
 میر ساند ترا بعرش برین مرکب عشق گردبانے تو  
 دروازہ ورود عاشقان خدا گہ ترا ہست درنمانے تو  
 جلوہ عشق ظاہر پیدا چہ کنم من اگر ندانے تو  
 من ہم از تو امید ہا دارم زانکہ بر خلق مہربانے تو  
 با چنین حسن و جہان ہمزہ رونق باغ بوستانے تو  
 گرد آئی بزم مسرور بیان بان یقین دان کہ خود مانے تو  
 عالم ہر دو کون بندہ قسمت سرور جملہ سرورانے تو  
 و امننت راز کف نہ بگزارم سر ہم درو بید لانے تو  
 ہر چہ خواہی بکن ترا زید بادشاہے جہان ہنمانے تو  
 چون تو انم جمال تو دیدن زانکہ از خوشترین نہانے تو  
 عالمے روے سوے تو دارو در جہان قبلہ جہانے تو  
 سوے حق صبا پر از کمال کہم ہا دے جملہ عاشقانے تو



مرا از شر حسودان نگاہدار اللہ  
کہ ہست باطن ما بہ تو آشکار اللہ

چگونہ عرض کنم حال خود تو میدانی  
بکن تو رحم باین خستہ جان نثار اللہ

رحم ببدقتہ کار ساز تو بمراد  
تو باش در ہمہ کارم نہ لطف یار اللہ

دوانہ تو بریش و لم نہ حقہ لطف  
رسیدہ ام تو از صدق دل نگار اللہ

بجز تو کس نبود دستگیر جان و لم  
بکن تو رحم برین زارہ و بیقرار اللہ

ترحمے بکن از لطف بر من صابر  
در آمدم بہ پناہ تو آشکار اللہ



قبلاً کون و مکان شاہِ ولایت تویی  
کعبہ ہر دو جہان شاہِ ولایت تویی

در صفتِ ذاتِ تو جملہ جہاں اکبم است  
سرشہ سروران شاہِ ولایت تویی

ہستیِ راست حق گفتنِ عیانِ جہان

نورِ زمین و زمان شاہِ ولایت تویی

ویدہ ام از چشمِ دل ظاہر پر آشکار  
ہادی ہر انس و جان شاہِ ولایت تویی

در صفتِ ذاتِ تو نیت کسے در سخن

محرّم رازِ نہان شاہِ ولایت تویی

چون نوازی چارہ نسازی سرا

ای کس ما بسیکساں شاہِ ولایت تویی

صبا پر شوریدہ را گفت کسے از شما

صاحبِ قصرِ جہان شاہِ ولایت تویی



ز اعداد نظم اسم الدین چشتی  
 ز خلیص خاص سلطان مشایخ  
 بیاس عشق واری در بر خود  
 اگر اطفی تو کشتی بان نباشد  
 بکس سودا سے گندم گشته از آن  
 نمیدانم چہ خواهد شد کجاست  
 مشور و ننگه از آفت مقصود  
 بهشتی اسم چشتی هم چشتی  
 غیبی مطلع ز شرق و دل او چشتی  
 صدق کالدی پاکب سوسر چشتی  
 بدین سخن کسی بند این کلمه کشتی  
 بهمان نور و سوسے کس چیزی کشتی  
 کشتی اسم کشتی اسم کشتی  
 چه پاره از کلمه کشتی

ہزاران شکر احسانتہ کہنم پاد  
 کہ حساب را بکنج عنم ہمیشتی



ولا بیدار شتو از خواب بستی

بدرود غنم بسیار مرود بستی

شراب بیخود می در کام جان کن

بلکن یک دم ز مستی ترک بستی

بلکن کاری که تا آید بکارت

چرا از خویشتن خافل نشستی

رسی کے پیشگاہ بزم وحدت

اگر داری خیال بت پرستی

چہ روز خوبی تو مقصود از خداوند

تو دل را با خدا ہرگز نہ بستی

بزن بر نفس کا فکیش صابر

بیا زو سے قوی تیغ دو دستی

رسیدیم پروردگاران دہلی ○ سلیمان مننت ایمان دہلی  
 جمال حضرت سلطان دیدیم شدم از صدق دل قربان دہلی  
 ندارم هیچ غم از لطف بزدان دروکارم شکر سلطانی دہلی  
 کنم بر سر سر اعداے خود را ظفر با ما سرت در میدان دہلی  
 نہ نور و صفت قطب منور بہشت آباد چشم نشان دہلی  
 بجزوات نصیر الدین محمود ندیدم در جهان سامان دہلی  
 ز بہر حفظ و صلون من ز آفت رسیدند از کرم مردان دہلی  
 حسودان مراد ہر دو عالم بسوزد غیرت سپیدان دہلی  
 شدم آرایش گلزار جنت چو آمد در نظر مستان دہلی  
 جہان و اہل آن دیدم ندیدم بعالم ہمہ مستان دہلی  
 نیم من طالب زہد ریائی نیم ہمیشہ سب زندان دہلی  
 بنرم شیخ ابوالحسن بھذوق نشینم مست در ایوان دہلی  
 بود این شیخ مدوح و مکرم جو رسم الشہد قرآن دہلی  
 چو او کس نیست چون ہر امروز ندار و طاقت بجران دہلی  
 ہزاران شکر از کون چو صابر کہ آمد در کفایت و امان دہلی



ولا گر عاشق بت ناپوستی  
مشو ناعقل این ره تانوستی

بجزین درو و عالم که بچند  
نمیداند که سیرا نشستی

شدهی سر حلقه زندان و اسیر  
ز دست نفس اماره ز رستی

مشو بیدل امید و صیل پیمایش  
چرا در کنج غنم تنها نشستی

نداری لذت ز خم ولا با هم  
که تو از بیدری مرهم نشستی

بهر اندان جانمهی از بهر جرم  
اگر واقف شوی از سیر مستی

مگر صبا بر بسو و اسک مجربست  
تواند و نسبیاد مافیها حبستی



دارم خمبہ اند بحسب الہی

ایدل تو بخواہ ہر چہ خواہی

خواہم دادن بلا تردد

از شک تو میباش در تباہی

جز قدرت او نظر نیاید

از ماہ بسین تا بساہی

کام دل تو بر آورم من

تو از عنم او چرا سیاهی

مخدم کردی از سر ہستی

بر بند بدل نہ منہای

بافتند بسازگر تو اسنے

پڑ دار ز دل ہوا کی شای

کے رہ یا ہے پیر بزم زندان

صاحبہ تو بنوز غسریق چاہی





بجز شکر تو مارا نیست کار سے  
 بدر گاہ تو رو آور وہ ام من  
 بسووانے محبت درو عالم  
 اگر زمین غم نگویم جاے آنعت  
 مراد کنج تنہائی نگار را ہو  
 بکن تو ہر چہ خواہی رطب یا بس  
 ہر آنکو از کمال خویش دم زدو  
 ندارو باغبان ہشتت جنت  
 کنم کشتہ ہمہ اعدائے خود را  
 ہمیں خواہم شینم پرورد تو  
 یا صاحب زشین بر مسند عشق  
 اگر ہستی تو غم از دوست دارے

دو عالم را توفی آمد نگار سے  
 کہ جز تو نیست کس پروردگار سے  
 چو من دیگر نباشد خاکسار سے  
 بدر گاہت کسے را نیست گاہ سے  
 بجز دردت نباشد عمگسار سے  
 یہ پیشیت نیست مارا اختیار سے  
 چنین کس را نباشد اعتبار سے  
 باغ حسن چون تو گلخدار سے  
 کہ دارم در کھنڈل زوال فقار سے  
 نہ بینی بر دولت از من خبار سے



نهشته اند ز اول بلورِ پیشانی  
 بهر دو کون ظهور تو ظاهر و پیداست  
 تویی تو عالم اسرار عشق از سر صدق  
 اگر تحسلی عشق بر دل کم تا بد  
 بحق سر تو نغضی ز آنکه از تو می تا بد  
 هزار جان بد میدهند اهل ذوق از مستی  
 اگر بنجاک در تو است جا آوانی کرد  
 و اگر تو خواهی که در پیش حق شوی مقبول

بخواه هر چه نخواهی تو صبا پر از دل خود  
 مگر تو سبب دل خویش را نمیدانی



ای عشق بیا که ناگزیری

ای درد بیا که دلپذیری

در کون و مکان چو تو در غنیمت

در عشق خدا اگر بمبیری

در زیر فلک تو بے نشانی

کز حسن و جمال بے نظیری

غم غنیمت مرا ز روز محشر

در هر دو جهان چو دستگیری

شد از تو جهان جهان معطر

تو روی با مشک یا عبیری

هرگز نشوی خلاص زین غم

در عشق بتان تو خود اسیری

صاپر بدر تو چون گدایان

تو خسرو عالم و امیری



ہیا پیا کہ مذاہم تو ام بیاساتی  
 اگر گوشت چھینے بسوسے مانگری  
 فتادہ ام بسر کو تیرے بعد عزت  
 ہیا و باوہ کہ سون از خوار بیجا نم  
 گلپہ مخزن اسرار واری اندر کف  
 نہ کاٹ سیدہ من خواہ سیر حیرتجوی  
 اگر نگاہ تو افتد بسوسے من از ذوق  
 بکن پہ تیغ کہ باوے ز خون کس ناید  
 بدہ شرابِ محبت یا بین گداساتی  
 کنم بہر سر موسے لہ جان قداساتی  
 غریب عابیز و مسکین و مینواساتی  
 درین دیار کس نیست آشناساتی  
 تو خود کشتاور میخانہ بہر اساتی  
 کہ هست مخزن در و غم و بلا ساتی  
 شوم ز ذوق ہواست کہ در ہوا ساتی  
 کنم بدستِ معنائے تو پر ضیاساتی

دہم ہزارہ دل و جان چو صبا پر از سر ذوق  
 اگر شوی بخرا بات رہنہا ساتی



پئے آرام ظما ہر رو بخوابی  
 یقین مسیدان کہ خود را خود حجابی  
 بگو با من تراز اسرار کننوں  
 کتابی ہاں کتابی ہاں کستابی  
 بجز یاد خدا شاہین نسبتی  
 غرابی ہاں غرابی ہاں غرابی  
 سرا با این شغلے کہ داری  
 سیاہی ہاں سیاہی ہاں سیاہی  
 نسخ خود را از سوئے بالصدر نج  
 نتابی ہاں نتابی ہاں نتابی  
 تونی کا ندر بود حرفوں و نمیا  
 عجابی ہاں عجابی ہاں عجابی  
 تو خود را خود بہر دم وحدتِ ما  
 شرابی ہاں شرابی ہاں شرابی

تونی تو مسدود ہے سپرہا گچھ

ترا بے ہاں ترا بے ہاں ترا بے



چو درو حدت سراسے مار سید سے  
 پیدیں انچہ تو ہرگز ندید سے  
 گو باہیچکس از حالت خود  
 تازہ ہستی خود چون وانہید سے

چو در ہر شے ظہور اورست پیدا  
 چرا پیرا بن ہستی درید سے

بمزم بادہ نشان حقیقت  
 بعد ذوق و حشر بخم پاکشید سے  
 تعیش پر وہ بر رویت افند  
 چرا با نفس بد خو آرمید سے

توا از ترس حزن چون طسبل خام  
 کہ باغ الفت با بر پرید سے  
 سیاق ہر چہ خواہی زود صابر  
 چو درو حدت سراسے مار سید سے



مصطفیٰ مصطفیٰ بہرود مہر لائے  
 ہاتھوں مہمت اندر شہراب طہور  
 بیڑ تو گس نیست و مستی تو نہ گیر  
 ہست و زوات کو کشائیش کار  
 کار من سازا آشکار و نہساں  
 چھوڑ موم سے رو و دو کون از ہوش  
 تقویٰ کر و صفت ذات لہرا  
 بہرود عالم زوات تو روشن  
 نیست بیڑ تو گس بہرود مہر لائے  
 رخ خورد ار سے بن بنائے  
 اوشتا و مہر نہر و غنم اپائے  
 گرہ اندر شستہ و خم بکشائے  
 نیست ذاتت گت جہرا زخدا  
 پردہ اندر سے خود دے بکشائے  
 منظر حق توفیٰ ز سرتا پائے  
 نیست خالی نہ نور تو کیجائے

مصطفیٰ بہرود مہر لائے  
 مصطفیٰ مصطفیٰ بہرود مہر لائے



یارب بنما جمال و صلی

یارب بنما کمال و صلی

بستم ز شام تا دم صبح

در آرزوی وصال و صلی

بہتر بود آرزو ز نعت طوبی

اندر نظر مردم نسال و صلی

از کس تا پاشوم فدائیش

ہر کس کہ کنت مشال و صلی

غم نیست مرا از شیر و شمن

وز دم سوز و جلال و صلی

دیدم ہمہ جانیا فستمن

و در پرو بہاں مشال و صلی

لذت بخشد چو آب حیوان

صبا بریدلم نلال و صلی





ندارم بجز فات پاکت پنا ہے  
 من از روز اول چشم خدا بین  
 مراد جہانت چہارہ ندارم  
 بعد سوز غربت بسوی تو جانان  
 شوم بر تو قربان شوم بر تو تشریان  
 زہر قد مبوس تو شوق گشته  
 چگونہ نہان مانم از چشم مردم  
 بعد شکر در درد و غم همچو مستان  
 ازین نطف در خوشیتن می بگنجم  
 چگونہ یم ز حال دل خود بہ پیشیت

تو ایاستم در جہاں تکبہ گاہے  
 ندیدم بعالم چو تو بار شنا ہے  
 بجز عشق و مستی ندارم گناہے  
 شراب گشتہم ز افغان و آسے  
 بکن از سر لطف بسویم نگاہے  
 کشیدم سر از خاک همچون گیاہے  
 کہ خورد شید و مہ شد مرا بار گاہے  
 در آیم بکویت بعد عز و جاہے  
 ز من جملہ عصیان و تو فند خواہے  
 ندارم بجز درد و غم دستگاہے

چگونہ فتاوی تو صبا پر بقیدم  
 بنودم بجز حسن و غمزه سپاہے



امروز شاہ شاہان مہمان شد است مارا

جبریل با ملائک دربان شد است مارا

در جلوہ گاہ وحدت کثرت کجا بہ گنجد

ہزار ہزار عالم یکسان شد است مارا

ماخانہ جہان را بسیار سیر کردیم

اسے شیخ بت پرستی ایمان شد است مارا

در محفل گدایان مرسل کجا بہ گنجد

بے برگ بے نوائے سامان شد است مارا

اسم بہشت و دوزخ بر عاشقان حرام است

ہر دم رضائے جانان رضوان شد است مارا



من ز سو دای محبت والا و دیوانہ ام

عاشق شوریدہ سر محو کج جانانہ ام

قبلہ گویم یا پیغمبر یا حسد یا مصطفیٰ

استیلائے شوق بسیار است من دیوانہ ام

من بہ قربانت شوم لے ساقی باوہ فروش

از شراب بے خودی لبریز کن پیمانہ ام

عشق آن شوخ پری رُوح جان صبا پر سوختہ

من نہ دانم شمع ام یا شمع را پروانہ ام





من آدمم بہ پیش تو سلطان عاشقان  
ذات تو ہست قبلہ ایمان عاشقان

در ہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر  
دستم بگیر از گرم اسے جان عاشقان

از ہر طرف بجاک ورت سر نہادہ ام  
یک لحظہ گوش نہ تو بر افغان عاشقان

صبا بر بجاک کوئے تو سر بر نہادہ ام  
زلان رو کہ ہست کوئے تو سامان عاشقان



ایک ہندی دوہا حضرت کا یہ ہے  
یہ نثر بردار ایک تھا۔ تین بول کرین  
گتے میں گڑھ پر کھ لہ۔ کہیں علاؤ الدین

## تاریخ وصال

شہر چو اتروپیا علاؤ الدین علی احمد بخلد  
سال وصل آن شہر والا قدر اہل کمال  
گو علی احمد علاؤ الدین صابرا بیزوی  
ہم علاؤ الدین صابرا صادق امدانجھل

### ایضاً

چوں علاؤ الدین زونیا رخت بست  
سال وصل ادشدا نہ سرور عیاں  
گشت روشن در جہاں مانند ماہ  
ہادی و محبوب صابرا بادشاہ  
ہم بگو صابرا سراج الطالبین  
رحلت آل بادشاہ اہل جاہ

### ایضاً

چو صابرا زونیا نے زول رخت بست  
شد از لفظ مخدوم و صلش عیاں  
شدہ رونق افزا بخلد قدیم  
دگر کن رسم متقی سلیم